ایک مہدو تیا ہی ناستک سیلے مین لکھا ہی

یہ سرنامہ ہی

یہ پُستک برمھ لاونی ہریکار کی ہی کہ جسکے پڑھنے اور دھیان دھرنے سے کوٹ کوٹ پاپ
مُرجھیت ہوتے ہین اور جو اسکو پڑھکے نِندا کریگا وہ نرک کُنڈھ کو جاویگا بچار کرو من مین
مول بست کیا ہی جسکی اچھا سے سنسار رچا ہی وہی برمھ نرنجن نرگن نرنکار کہلاتا ہی اہل اسلام
اُسکا نام زبان پر وحدہٗ لاشریک واحد ذات پاک پروردگار لایا ہی یہ بات ہم تم سبہا جوگن سے
عرض کرتے ہین کہ دیکھو جو بست مُردار ہی اُسکا کیا اعتبار ہی جو بست اکار دار ہی وہی پھلدار ہی
اکثر لوگ کلغی و طرہ پر مرتے ہین برمھ کی نندا کرتے ہین ہم بھی کسی زمانہ مین کلغی طرہ پیسواس
رکھتے تھے اور اکثر کلغی طرہ سے بیاد کرتے تھے شمول مورکھ کے رہتے تھے پچھم سے پورب تک
پھر آئے ہر جگہ پر کلغی و طرہ کے جھگڑے پائے جبکہ ہم جبن وسا کو کہ لوگ کہتے ہین لاونی دکھن
سے اُتپت ہی آئے اور ایک شہر جبل پور نامی پھانک ملک دکھن کا ہی وہان پر پہونچے

اور من مین سوچا چہات چہات روپ دکھائی دیا اور اُسنے میرا پاپ دور کیا یسن کہ ایسی
اِچھا آئی کہ جو کچھ کہو وہی امرہو اور وہی اجر ہو من اچیت تھا چیت آیا [illegible] بیان
برمھ نام کا گیان کیا میرے چار یار سمیان اننت رام پانڈے [illegible]
ملک لساں برمھ کا سنہ ۱۲۶۹ ماہ پھاگن دن شیوبرت کا اُس تتھی [illegible] جاری ہوا
مین مسمی ماتا دین آدہین قوم کایست بھٹناگر ساکن لکھنؤ محلہ پورہ ٹولہ کا ہون اب عرض میری
یہ ہی کہ سب صاحب مہربانی فرماکر میرے سخن نا ہنجار مین جو کچھ نقص ہووے اُسمین صلاح دیوین اور
اِسکو چار پرکار کی بولی مین اکثر لوگ مشہور کرکے گان کرتے ہین یعنی کوئی لاونی کوئی چہند
کوئی خیال کوئی مرہٹی

یہ پہلے خیال مین گائی جاتی ہے

برمھ ایک ہے وہ آپی آپ
ہم تو جپتے اُسکا جاپ
ماتا دین کہتے ہین گیانی

نہین وہ چہن نہین وہ پاپ
نا اُسکی ماتا نہ کوئی باپ
برمھ کی رٹو سدا ان بانی

یہان سے خیال شروع ہی

اول راہ لنگڑی کا خیال بیان برمہہ

برمہہ نام ہی گورو ہمارا سب استتون پر ہی بھاری + بابا پلٹ کہ گھٹ مین دیکھ لیو سب سے نیاری

نشن الکھ پرانم سوامی پاپ برمہہ ہی ہمارا + چندا سورج دھرتی اکاس بنا تو لکھ تارا

جوت اکاس پرگاس ہی جسکا بل ہی سارا ایسا + دھوندھو کار ہی کہ جن کا نہین ملتا وار پارا

اپرم پار اپار ہی جہان جسکی جگ پر ادھکاری
بابا پرگھٹ کہ گھٹ مین دیکھ لیو سب سے نیاری

بند ۲

برمہہ نام نرگن ہی جس سے سب جگ کی ہی لگی اُپت + وہی نام ہی سول تت مول وہی ہی سب مین تت

سب باتین اختیار مین اُسکے اُسکی جانے وہی گت + ہاتھ مین اُسکے ہاتھ مین اُسکے سبکی گت

نرنکار آنکار وہی ہی نہین وہ کچھ ہی ہنکاری
بابا پرگھٹ کہ گھٹ مین دیکھ لیو سب سے نیاری

بند ۳

نرنکار نربکار وہی ہی نہین گورو نہین ہی چیلا + نہین ہی دوتیا کوئی وہ آپ ہی آپ ہی اکیلا

تات مات نہین کوئی ہی اُسکے نہین کٹم پریوار اسیلا + الکھ نرنجن وہی ہی اور نہین کچھ جھمیلا

سُن ماش مین کچھ بھی نہین اکاس دھرتی کی ملیاری
بابا پرگھٹ کہ گھٹ مین دیکھ لیو سب سے نیاری

بند ۳

طرّہ تو مردانہ بانا کلغی زنانا باناسے
اور نتیجہ سے ہمارے بھی نتیجہ من مانا ہے

پھر مجھ نرگن کو مجوسے ایسا چھوڑ چھوڑ ایمان بیٹھے — گیانی جو تھے مورکھ سے ملکر ہوا گیان نہ بیٹھے
ماتا دین تو ہر مجھ نام سے اپنا لگا کر دھیان بیٹھے — نہیں کچھ مطلب ہمین ہے چاہے کوئی آن بیٹھے
یہ سامنا کیا کوئی جہان انت سے ام پہلوان بیٹھے — لگا شنے کا واعدہ جسکو ہو آکر سرے میدان بیٹھے

ہمت سنگہ کہین کیون دیے ہوا ثبات نہ تقشا ہر
اور نتیجہ سے ہمارے بھی نتیجہ من مانا ہے

خیال مہادیو سری کشن کی ادھرنگی برنگ

بند ۱

میرے تو دونون پیارے ہین شیو شنکر اور کشن ہری
کیا برنون مین یہ برنگ اِن دونون کی برابری

اُنکے سیس مکٹ براجے گلے مین بیجنتی مالا — اُنکے سیس پر جٹا ہے اوڑھ رہے وہ مرگ چھالا
سری کشن کے کانون مین کیا پڑا اچرا او بیالا — شیو شنکر کے کان مین دونون طرف مندرا کالا
وہ تو کھاتے دودھ بالائی مصری ماکھن کا گولا — آک دھتورا زہر وہ تجھجن کرتے بم بھولا

بند ۲

اُنکو بھاتی بجیا ہی در اُنھین بھاتی مستان گری
کیا برنون مین یہ برنگ اُن دونون کی برابری

اُنکے سنگ مین رادھا پیاری اُنکے سنگ مین پاربتی — کیا سو بھا مین کہون اُن دونون کی ہے ایک گتی
اُنکے سنگ مین سکھیان ساری اُنکے سنگ گن ہا جتی — وہ باسی ہین برج کے وہ باسی کیلاس پتی
وہ تو دیتے دھن مال وہ سنسار کا مین رتی رتی — اُنکو چڑھتا ہے چندن اُنکو چڑھتی بیل پتی

اُن دونون کا جھگڑا ایک ہے فرق نہ سمجھو اسمین ذری
کیا برنون مین یہ برنگ اُن دونون کی برابری

بند ۳
بھوگ جسنے کیا ہم سمجھے اُسی کا بھاگ بڑا

جوگی جگت جانے نہین کایا کو لئے دُکھ دینا — کبھی تپشیا اگن کی کرین کبھی جل کو سیوین
بھوگ مین ہین مدہ ماتے امرت اسکو پیتے ہین — کایا کو ابہی اُسکے نام سے نرمل کرلیوین

پانچون کو کر بھسم رہا وسے وہی سب مین رنگ بڑا
بھوگ جسنے کیا ہم سمجھے اُسکا بھاگ بڑا

بند ۴
جوگی پھرا وین بگان سنگے مین پھرین کفنی سیلی رنگائے — بھوگ مین ہم پھرتے ہین گاندہے دسالے اودوشالے
جوگی تو مدرا کے بھربھر پیالے دم پیتے ہین پیالے — بھوگ مین ہم ہنے المست پھرتے ہین متوالے

بھوگی نہین سوگ کرین اور جوگی کرین سوگ بڑا
بھوگ جسنے کیا ہم سمجھے اُسکا بھاگ بڑا

بند ۵
جوگی نے بیکل ہاکر کے سارے تن کو ہے جھانا — بھوگ مین تو ہمنے ہے اپنے آپکے پہچانا
جوگ سے دیکھا بھوگ کا ہے رستہ ہمنے لگانا — ماتادین کہین بھوگ کو سمجھے جو ہو دسرے دانا

گری لال کہین دیکھا ہمنے بھوگ مین انراگ بڑا
سنلے جوگ جسنے کیا ہم سمجھے اُسکا بھاگ بڑا

خیال

اج انادھر وہ برمھ کہ جسکا جنم بیدون نے بکھانا ہے
پورن پرماتم پرسوتم اُسی نام کا گانا ہے

بند ۶
جلس گیان سے لکھا الکھ کو تب وہ پرگھٹ دیکھانا ہے — بشن روپ ہے وہ تو سچراچر بیچ سمانا ہے
سنتن کارن انسر سنگھارن بیٹھ دھارن کیا ہے — ملا اُسی کو کہ جسنے تن بین پانچ مین چھانا ہے
دھرا نوراگ کا منا کر بھگت سرومن پایا ہے — چار بید ارت ہاتھ مین گیان کا بھرا خزانا ہے

پالت سرجت برت اگ جگ سب یا کا کارخانا ہے

میل مٹھائی بانٹین سبکو جو جو سادھو اوسنت ملے ۔ پریم کا پیالہ مین بھرپور رس امرت تنت سے

بند ٹیک
دیا کی دولت لٹا دین سبکو دن دونا دھرم ہے
بھجن بھاو کے باجتے باجے دور سب بھرم رہے

رام نام کا رنگ بنا دین پین پچکاری لین بھر کے ۔ ہارین لکھ مین تنکے جو پیارے تنکے بر کے
ست ستار سنا دین سادھو ہری کا دھیان دھر کے ۔ گن گیت کو آپ گا دین سبھی سنت جن مل کر کے

بند ٹیک
چھت کار کی چارو دسا مین سنت کے آسن جم رہے
بھجن بھاو کے باجتے باجے دور سب بھرم رہے

بید کے بستر بچھنے تن پر موہ کی مالا پہنا دین ۔ لپٹ کی لکڑی جمع کر ہر ہولی مین دین لگا
وہی جوگی وہی تپیشری وہی برمھ چاری کہلا دین ۔ ہیت کے ڈاٹ گلے مین ہار وہ سبکے من بھا دین

بند ٹیک
پنتھ نقارہ گرجے سادھون کے دوارہ پر ہر دم رہے
بھجن بھاو کے باجتے باجے دور سب بھرم رہے

ماتا دین ہر ہولی لو جین جنپر دیا بھگوان رہے ۔ اننت رام کی جنگ سے جھنڈا سیت نشان رہے
بھیا لال اور بال گوبند کا سدا بنا کلیان رہے ۔ دولت سنگھ کا گرو کے حکم سے دونا گیان رہے

منی لال کہین سب اکھاڑہ پرمھ والون گرم رہے
بھجن بھاو کے باجتے باجے دور سب بھرم رہے

خیال بشو کا

بند ٹیک
الکھ نرنجن برمھ سناتن بھیج بھوسا گر بستارن
کرتا پالن بشو کا ایک تنک مین سنگھارن

ہی اپنا سی گھٹ گھٹ باسی من سناسی ہلاتے ہین ۔ سیس سار دھا بید کہی نیت پار نہین پاتے ہین
جوگیشر جیین سینتن کے نہین دھیان مین لاتے ہین ۔ واسن جا طر دیکھکر بھگت پر گھٹ ہو جاتے ہین

لوکی لٹکن لٹکاسے رکھے جڑے جواہر دونوں انگ — لگن کی لڑیاں لگیں ہیں دو نوں کا ایسا سنگ

بند ۳

پن پکھراج اور پیت کا پنا جھلکے تینوں سنگے بیچ
سچے جوہری جو ہیں وہ پرکھیں جو ہر تنکے بیچ

سیل سو بھاو کے سبزہ جھلکے فیض فیروزہ ہے جھلک — موہ کا مونگا پیم کا پارس دم دم ہر بادک
ہری نام کا ہیرا ہیو ہیں ہیبت عقیق اور ہول لالک — زیب زمرد لاج کے لعل جو طمع وہ نہ ہے لک

دھرم دام دے پرمھ بازار میں سودا کریں پرجن کے بیچ
بند
سچے جو ہری جو ہیں وہ پرکھیں جو ہر تنکے بیچ

نرگن تت اور پانچو تت کا گمرا اکٹھا کرتے ہیں — جس کی جماعت جمع کر جوڑ جوڑ کر دھرتے ہیں
برمھ نام جو ہر ہی چھوڑ کر کلغی طرہ پر مرتے ہیں — ماتادین کہیں کہ مورکھ پیارے نام سے ڈرتے ہیں

اننت رام کہیں بال گوبند نہیں ہیرا دبے گا کھن کے بیچ
سچے جوہری جو ہیں وہ پرکھیں جو ہر تنکے بیچ ++

خیال جدائی رادھکا کرشن جیکا

کنور کان نند اکے لال اب جا سے متھرا کو سجا نگری
بند ۱
ایسے رتے کو پر بھول سکے گھر کی ڈگری

نہیں پرتی کہیں چین ہوں تیں ہیں تڑپوں ہر گھڑی — دکھ کی کہانی کھوں کیا دھیان ہے جو جن نگری
سنکے حال رادھا کا سکھی رہی بھول گئیں پنہاں گری — دن مشکل سے کٹے نہیں ہیں کٹے ساری جگری

سیام بنا اب سنو سکھی رہی ہر وہ گیا سیرا نگری
بند ۲
ایسے رتے کو پر بھول گئے گھر کی ڈگری

سنگار بھینکا لاگے نہ نیکا دکھ چھایا ہیر لگ گری — وہ سوتن تو شیام کو موسے ہوئی ہی اب گری
تھر تھر اکپت گرتے بکھر منہہ کرت ہی ڈگ گری — پنکھ نہیں ہو نہیں اڑ کے جھوتے ہر بکھری

کیا کہون آس سوتن کو جو شیام مرے کو لیا ٹھگری
ایسے رتجھے کو بر پر بھول گئے گھر کی ڈگری
بند ۳۵

جا دن سے گئے شیام سکھی اون کاگ بولا نگری
نا جانو کیا کارن تھا جو شیام دیا ہمکو تگری
سگن نکارہ ہوا پھر واسین کو چھینکا جھگری
سوچ کرت ہین حال سن سنکے رکھ من ٹھگری

جب مین آوے آس سوتن سے گوکل مین جاکے جھگری
ایسے رتجھے کو بر پر بھول گئے گھر کی ڈگری
بند ۳۶

ماتا دین سے برمھ کا گانا نکالا رہین لجیا نگری
برمھ والون کے خیال پہ سنکے گری گئے ہین جھگری
اننت رام کی جنگ سے سیتا کرے رنگ مگری
برمھ جوت تو وہ سنکے گھٹ گھٹ مین لگی نگری

سنگئے شیا مار اوھا کو جب صبح کی تو پ گئی تھی ڈگری
ایسے رتجھے کو بر پر بھول گئے گھر کی ڈگری

خیال ملاوت خاصیت ہین و نام پرمیشر کا

کا یا کاشی من متھرا ہو دیا مین دوارکا دھام ملے
پریم پراگ مین ہمارے ست مین سیتارام ملے
بند ۱

گیان گیا گوکل مین گردھر سچ مین سچتا نند ملے
ہر دسے مین ہر بر لومین لالچی من مین پرمانند ملے
شیام سو اس مین راہ مین ہمکو پرمانند ملے
دل مین دمو درکہ جسمین جگجن ناتھ انند ملے

میا مین مادھو مکت موہن آس مین آسارام ملے
پریم پراگ مین ہمارے ست مین سیتارام ملے
بند ۲

کرم مین کرپا ندھان کشیو دھرم مین دھرتی دھیان ملے
بھاو مین بھولا بھگت مین بھیرون سیوا مین سیتا ان ملے
روس مین رگھپت جوگ مین جادو پت بھگوان ملے
نر تر بھون نر ہر ک مین ہمین آن ہنومان ملے

بشن برمھ بلد یو شمبھو صورت مین سالگرام ملے

بند ۳

پریم پراگ مین ہمارے ست مین سیتارام ملے

جھمپا مین جد نبش منی اور سکت مین جن بل پلے　　چت مین چتر بھج نینہ مین نارائن نردھار ملے
تب تیرتھ مین برج راج اور ترشنا مین ترپرار ملے　　اچھا مین الیسر کام مین کرشن کرت پیکار ملے

نکی مین نندلال اور گھٹ مین گوبند وہی گھنشیام ملے
پریم پراگ مین ہمارے ست مین سیتارام ملے

بند ۴

ماتادین کہین تن مین تیرتھ بھجن کرے ہزار ملے　　اننت رام کہین نام کو ر تو تمھین آرام ملے
بھیالال کہین بنا برمھہ کے نہین بیکنٹھ دھام ملے　　دھن دولت کہین اوبےشن تجھے صبح وشام ملے

بال گوبند کہت کہین بھجن کریہ تو نام ہیدا ملے
پریم پراگ مین ہمارے ست مین سیتارام ملے

خیال برمھہ رام کا

بند ۱

برمھہ وہی نرنجن نرگن نرنکار وہی بھگوانی
وہی خدا ہی وہی ہی اللہ وہی رحمانی

جو مورکھ ہین نہین سمجھتے برمھہ کون نرگن ہی کون　　کون نرنجن نرنکار آنکار سرگن ہی کون
پین سمجھتی راچھش جانے پاپ ن اور پن ہی کون　　برہمہ بشنو مہیش ہی کون اور برکھ من ہی کون
بھینس کے آگے بین بجے نا جانے راگ اور دھن ہی کون　　جیسے چکی نا جانے ان کون اور گھن ہی کون

بند ۲

اسی طرح مورکھ کو سمجھو برمھہ وہ کیسے پہچانی
وہی خدا ہی وہی ہی اللہ وہی رحمانی

گدھا تو زیور پہنے سے گھوڑا نہین بنجاتا ہی　　لاکھ سکھاؤ گدہے کو وہ گدھا ہی کہلاتا ہی
کوا تو چلا ہنسا کی چال وہ کیسے چلنے پاتا ہی　　موتی کا چگنے والا جو ہو وہ موتی کھاتا ہی
کوا تو نقشہ کا جیو انگوری باغ کب بھاتا ہی　　کاٹھ کی تلوار سے کیسے جنگ جیتنے آتا ہی

بند ۳

جو گیانی ہین اگیانی کی بات کو نہین ہرگز مانی
وہی خدا ہی وہی ہی اللہ وہی ہی رحمانی

جو کہتا برمھ نرگن کو ہم تو نہین کچھ ہین جانی
چارو بید اور چھو شاستر برمھ نام کو بکھانی
برمھ نام کی کرے جو نندا اُسکا نہین ہو کلیانی

یہ تو بات ہی سچ کہو مورکھ کیونکر پہچانی
تیتیس کوٹی دیوتا تیشری دھرتی دھانی
ایسے پاپی کا باقی نام رہے نا نشانی

بند ۴

اُنکے دین کا نہین ٹھکانا جو چھوٹے ہین ایمانی
وہی خدا ہی وہی ہی اللہ وہی ہی رحمانی

جو کہتا تو ہی ہمارا نرگن کا گانا ہی
برمھ نرگن تو ایکی ہی سنت بید ون مین بکھانا ہی
ناتا دین کہین برمھ نرگن تو ہی ہمارا بابا ہی

بن سرگن کے نرگن کو تو نے کیونکر جانا ہی
بجتے مورکھ جو سنکے اُنھون نے نہین سمجھا ہی
پرائی پونجی چورا کر کیون بنتا تو سیانا ہی

اننت رام اور بھیا لال کہین بانکو بند ٹیک چھپانی
وہی خدا ہی وہی اللہ وہی ہی رحمانی

خیال دوسرا

بند ۱

کیون پھرتے ہو اتنا بھٹکتے تم جنگل بن مین بابا
غور سے دیکھا ہی جسنے ملا اُسے تن مین بابا

دو بدھا دل سے دور کرو دیکھو دل کے درپن بابا
تارک دنیا ہو کر بیٹھو اُسی سے کچھ پہچان بابا

بھولو نہ اُسکو اُسیکا رکھو ہر دم دھیان بابا
کیا معنی وہ ملے ناظاہر ہین پھران بابا

بند ۲

روم روم مین رما ہوا ہی اپنے بھگتن مین بابا
غور سے دیکھا ہی جسنے ملا اُسے تن مین بابا

دل کی کدورت دور کرو اور آتما کو کر صاف بابا
آپی منصف وہ ہی کر دیویگا انصاف بابا

جو تم کپٹ چھل چھید رتیاگ دے بکو نکچہ لاکم کاف بابا
پرکھو گے اُسکو جد ہین جد بکے ہو حرف بابا

ظاہر ہین وہ ظاہر نہین ہو ظاھر باطن مین بابا
بند ۳ غور سے دیکھا ہو جسنے ملا اُسے تن مین بابا

لاکھون محتر انفتر ہو گئے نہین نظر آیا بابا
مار کے من کو خاک کیا اور گلا دے دیکی پایا بابا
ملا اُسیکو کہ جسنے جیت سے ہو جیتا پایا بابا
پانچو اندری کری بس جی سمی نے ہو پایا بابا

ایسے جتن جد کرو ملے تمھین آگا، فاگا مین بابا
بند ۴ غور سے دیکھا ہو جسنے ملا اُسے تن مین بابا

ماتادین اور اننت رام کرین ہر دم پریم بھجن بابا
بھیالال و بال گوبند کہین آسکے ہم شرن بابا
اُسی نام سے کام ہو وہی تارن ترن بابا
لگن ہین آسکے مگن ہو ٹیک چند کہین ہن بابا

منی لال نے پایا اُسکو مارا جگر پر لگن بابا
غور سے دیکھا ہو جسنے ملا اُسے تن مین بابا

خیال راہ لنگری

چراغ ہین بتی نہین تیل بھرا کس کام کا ہو
بند ۱ اندھے کے آگے آئینہ اگر دھرا کس کام کا ہو

شال دوشالہ کاندھے پڑا نہین میں چمچ اکس کام کا ہو
جسے کھلانا پیٹ بھر کے تھا دیا تھوڑا کس کام کا ہو
ماں باپ کی خدمت کرے نا انھین چھوڑا کس کام کا ہو
بن چار جامہ کا بے کہو گھوڑا کس کام کا ہو
اگرچہ اسکے دھرا ہو لاکھون توڑا کس کام کا ہو
ملکا بنکر شہر مین پھرا لنگوٹا کس کام کا ہو

اپنے ہاتھ سے سر کاٹ نے سوت مرا کس کام کا ہو
بند ۲ اندھے کے آگے آئینہ اگر دھرا کس کام کا ہو

خدا نام پر دیا نہین کر سخی کہلایا کس کام کا ہو
چیلہ ہو کر گورو سے بھید چھپایا کس کام کا ہو

دان پن کیا اُسنے پہلے نہ سمجھا پاکس کام کا ہے
در سب کے خاطر جسنے اپنا دین گنوایا کس کام کا ہے
بیٹا ہو کر باپ کا نام ڈوبایا کس کام کا ہے
منتری ہو کر وقت پر کام نہ آیا کس کام کا ہے

بند ۱۶
پرکھ سکھا نا جوہر جوہری کھوٹا کھرا کس کام کا ہے
اندھے کے آگے آئینہ اگر دھرا کس کام کا ہے

جوگی ہوا گر جوگ بجانا جوگی ہونا کس کام کا ہے
بنا بھجن سچّا نند کے عمر کھونا کس کام کا ہے
جس سونا پہننے سے پھٹے کان وہ سونا کس کام کا ہے
آتش کا میل نا دھویا پھر تن دھونا کس کام کا ہے
گنگے بیج کو زمین میں بویا بونا کس کام کا ہے
مردہ پر رویا ہوا نا زندہ رونا کس کام کا ہے

بند ۱۷
جون برچھ پھلدار نہیں ہے ہوا ہرا کس کام کا ہے
اندھے کے آگے آئینہ اگر دھرا کس کام کا ہے

ماتادین کہیں بر جو نہ گایا اُسکا گانا کس کام کا ہے
جہاں پر آدر بھاو نہیں وہاں آنا جانا کس کام کا ہے
سمجھانے سے نا سمجھے اُسے سمجھانا کس کام کا ہے
سُر بے بانے کا کھیل ناچانا بانا کس کام کا ہے
لذت دار جو کھانا نہیں وہ کھانا کس کام کا ہے
سُنّے نہ اپنی اُسے پھر کہو سنانا کس کام کا ہے

سحر کہیں اب شہر چھوڑ کر رہنا صحرا کس کام کا ہے
اندھے کے آگے آئینہ اگر دھرا کس کام کا ہے

خیال دوسرا

بند ۱
دیکھیں الٰہی کسدن قفس سے چھوڑیگا صیاد ہمیں
دکھلاتا ہے ستم پر ستم سنے تعداد ہمیں

دن و رات تو یوں ہمیں گذرتا کرتے ہیں فریاد ہمیں
دشمن ہے صیاد جان کا کرتا ہے برباد ہمیں
دیتا نہیں ہے کوئی اس دن لگی میرے داد ہمیں
دانہ پانی بن رکھتا ہے ایسا پلا جلاد ہمیں

دم بھر بھر کر روتا ہوں جب آتی گلوں کی یاد ہمیں

بند ۱۲
دکھلاتا ہے ستم پرستم بے تعداد ہمین

درد غم نا کبھی ہوا نا کبھی پڑی افتاد ہمین — دیدے سے اپنی وہ گل رکھتے تھے پرغم شاد ہمین
دیدار اپنا دیے کرتے تھے قمری ترشمشاد ہمین — دل لگیان تھین یہ بج کی ظاہر نہ تھی بنیاد ہمین

درگاہ سے اپنی حشد اب دیگا اس دل کی فریاد
بند ۱۳
دکھلاتا ہے ستم پرستم سنے تعداد ہمین

داغ جگر نہین مٹنے کا ہے خوف جان زیاد ہمین — دغاباز ہے صیاد کا نہین آتا اعتقاد ہمین
دیکھو دیکھکر روتے ہین سب جاں شیرین فرہاد ہمین — دل سخت وہ ملا ہے اب مثل فولاد ہمین

دام بلا سے یا حق تعالے کر جلدی آزاد ہمین
بند ۱۴
دکھلاتا ہے ستم پرستم سنے تعداد ہمین

دعا خدا لوحسن لے میری س قفس سے کر شاد ہمین — دے پھر دلیسے گلون کے چمن مین کر آباد ہمین
دینے لگین سب جالو رچمن کے آسا مبارکباد ہمین — دنیا مین یکتا ملا ہے نامادین استاد ہمین

دولت سنگہ کہین کیا مضمون سے لاوے شہزادہ ہمین
دکھلاتا ہے ستم پرستم سنے تعداد ہمین

خیال

چوک ۱
آؤ اے زاہدو ہم وحدت کی پلاوین تمکو مل
پینے سے جسکے حال مخفی سب جاوے تمپر کھل

سر وحدت جسے نہو وے بھلا وہ ہی مستانہ کیا — ساقی میسر نہ ہو جس جگہ تو وہ میخانہ کیا
سر مین گھر ہو وے نکوئی تو تو وہ بتخانہ کیا — ساغر وحدت پیا نہو جسنے وہ رندانہ کیا

جو یہ نشہ مین ہو وے چور تو ظاہر ہو اسکو بالکل
پینے سے جسکے حال مخفی سب جاوے تمپر کھل

چوک ہے

بھولین رنج وغم دنیا نشہ خوشی مین دل سرشار بھی ہو
عالم مستی مین سنے خطر ساقی سے گفتار بھی ہو

وہ مے ہی زاہد وکہ جسپر چشم دلکی رہتی ہی نگاہ
ایسی شی کی کہو سو جان سے کیونکر نہو دے چاہ

وہی جان جانان ہی مستون کی سنو زاہد وبے اشتباہ
بہار اُسکی کہون کیا کیا مین آپ سے اب انتہا

اشعار

جس طرح سے گل پر دل بلبل کا رہتا ہی فدا
تاک مستانون کی انگورون پر رہتی ہی سدا

جبکہ ہو مخمور دل اس نشہ سے اے ساقیا
دیجیو بھر جام دیگر بھر کے بادہ ناب کا

چوک ہے

سے لال زرنگار جیسے جانان کا بوس و کنار بھی ہو
عالم مستی مین سنے خطر ساقی سے گفتار بھی ہو

دور ہو وے ملال خاطر باقی رہے نہ رنج وغم
اگر رہے تو دوبارہ پیے آتشین کو پیہم

داغ کدورت دفع ہون دل سے خوشی ہان ہو بجا ہم
مستانون پر سدا رہتا ہی ساقی کا لطف وکرم

اشعار

جوکہ ہو بیمار الفت وصل کی دے اُنکو تاب
جسکے پینے سے وہین ہو جاے وہ چنگا شتاب

رنج وغم عشاقون کے دلپر ہین بیتے بیحساب
ساقیا گردش مین کردے جام مثل آفتاب

چوک ہے

بھر کے آب حیات سے ساغر پلا کر دور غبار بھی ہو
عالم مستی مین سنے خطر ساقی سے گفتار بھی ہو

جو مستانہ ہی اسکا اور مشتاق نظارہ یار بھی ہی
سے محبت انھین کو اے صاحبو سزاوار بھی ہی

تانا دین کہتے ہین ندکو دنیا سے نہین کچھ کار بھی ہی
زبان سحر سے نام دلبر کا جاری ہر بار بھی ہی

اشعار

یہ وہ شی ہی جسکا صاحب ایک جہان غم اشکار رہی
جبکہ ہو مخمور تو معشوق بھی غمخوار رہی

یا مسلمان ہو وسے یا کہ صاحب تا رہی
یار تو سے یار پر اغیار تابعدار رہی

دے ساقی وہ مے اصغر کو جس سے مخفی اشکار بھی ہو
عالم مستی مین سنے خطر ساقی سے گفتار بھی ہو

خیال

ہیچ کارخانہ جہان ہی کہتا ہون مین خدا لگی
زلیست دو روزہ پر ہم این جینن ہوس اور ہوا لگی

چوک سلہ

شمع نور وہ بنا تو دل پروانہ کو تو شمع لگی
راز سماعت کرنے کی سامع کو آرزو سمع لگی

طامع کوئی ہوا تو اسی طمع کی طمع لگی
جمع ہوا کچھ تو اسکو جمعداری پر جمع لگی

سزاوار گر ہوا کوئی تو سزاواری کی سزا لگی
زلیست دو روزہ پر ہم این جینن ہوس اور ہوا لگی

چوک سلہ ۲

نظر محبوب کے جو دیکھا کسی نے اسکی اسکو نظر لگی
فکرمند جو ہوا عشق مین عشق فکر کو فکر لگی

جگر تھام کر کہا یہ لگی صبر کے در جگر لگی
مخبر کوئی بنا جانان کا تو اسکو خبر لگی

راضی ہون مین اسمین تیری رضا سے میری رضا لگی
زلیست دو روزہ پر ہم این جینن ہوس اور ہوا لگی

چوک سلہ ۳

اسکے حسن جہان کے دل محسن مین حسین بازار لگی
دوکان اسکی رت جہان کی ور دل جو بہار لگی

سودا جسنے کیا تو اسکو سود کی مار لگی
دل ہی بایع مشتری ہی اسکو چاہ دلدار لگی

شوخ نفع نقصان کو خوب یہان کنارے سفینہ فنا لگی
زلیست دو روزہ پر ہم این جینن ہوس اور ہوا لگی

چوک ستلہ

تیری صفائی نورسی رخ خورشید مین کیا ہی نکھر گئی
شکل بدر سے تیرے کیا خوب اے بدر منیر لگی

نادین استاد کو تیری صحبت کی تاثیر لگی
سیف زبانی سچ سے دشمن کے شمشیر لگی

اصغر علی اصغر کی اسنے اگر جہان سے دعا لگی
زیست دروازہ پر ہم این حسین ہنوپاؤ رہو لگی

خیال

ای ظالم کیون کرتا ناحق زور ظلم ہمپر نکلا
دیکھ ذرا تو حال عاشق کا تیرے ہی ابتر نکلا

چوک سلہ

نہین روا ہی بے گناہ کا خون سر اپنے پر لیجے
یون تو خوشی ہی ظلم اور ستم جو چاہیے کر لیجے

اگر قتل کی خواہش ہی تو حاضر ہی یہ سر لیجے
نہین عذر ہی ہماری جان اسی دم لیجے

شعر

مجھے ہرگز نہین انکار ہی اس جان سے اپنی
نہین کلمہ نکالون حیف کا زبان سے اپنی

نہین باہر کبھی ہونگا سنو اس آن سے اپنی
نکالو حوصلہ دل کا چھوٹے ارمان سے اپنی

ہر یک بات مین جا صنم آپکا خاکسار اثر نکلا
دیکھ ذرا تو حال عاشق کا تیرے ہی اثر نکلا

چوک تلہ

مگر یاد رہے آپکو نہین لازم جو دو تقصیر
زیر دست ہین تمھارے ہر یک طرح ہین بے تقصیر

سنو ذرا تم غور سے اپنے عاشق صادق کی تقریر
کر رحم تم بیکسون پر سنو اسے بے پیر

شعر

سنگدل ایسے نہو آپ جو خاکسار ہین
رنج کیون دیتے ہو صاحب جن ہین ہم نزار ہین

رنج و غم انکو دو صاحب جو کوئی اغیار ہین — ہمپر کیا ہی ظلم کرنا ہم تو تابعدار ہین

چوک سہ
مین سمجھا تھا سوم دل ہی پر دل تو تیرا بھی پتھر نکلا
دیکھ ذرا تو حال عاشق کا تیرے ہی ابتر نکلا

تجھے تو ہی اختیار جو چاہے کرو بھلا یا برا ہم — چاہے قتل تم کرو چاہے مجھپر کرو کرم
ہم تو نہین منکر ہین ہرگز ظلم کرو یا کرو ستم — کہنا آپکا ہمین منظور سبھی ہی سخت و نرم

شعر

تمہارے قول کے بندے ہم ہین جی جان سے ہمدم — توقع آپکے قدمونکا ہمکو رہتا ہی ہر دم
نہین ٹالونگا ہرگز جو کہ فرماؤ گے مجھے صنم — ہی خدا شاکر تمہارے عاشق جان باز ہین ہم

چوک سی
نہین ہمارے دل کا حوصلہ ابتک دلبر نکلا
دیکھ ذرا تو حال عاشق کا تیرے ہی آخر نکلا

ہم تو عاشق صادق ہین ہمیشہ جان سے اپنی گذر رہے ہین — حال ہمارا یہی ہی کبھی جیسے کبھی ترستے ہین
نہین وہ عاشق کہلاتے جو اف زبان سے کرتے ہین — ماتادین تو ہمیشہ دلبر کا دم بھرتے ہین

شعر

صحبت وصل گر چہ کہین نہ مجھے امداد ہو — ہی جو تیرے مژدہ مراد دل وہ بھی آپ آباد ہو
وصل ہو دلبر کا تو دل فکر سے آزاد ہو — بلبل گو بند کہین چونی لگن سنگ شاد و ہم

ہیچ راسے کہین تیرے سوا نہین کوئی میرا ہنر نکلا
دیکھ ذرا تو حال عاشق کا تیرے ہی ابتر نکلا

خیال

سب شاق و مشتاق تھے جب تک چمن حسن گلزار رہا

چوک سلہ	گئی بہاری تو نہین کوئی خواہان زنہار رہا	

کوئی فریفتہ جمال ہو سو جان سے تمیز تثار رہا
شوق وصل مین کیا آگے کوئی برسون بیمار رہا
دل دیکر کے آپکا کوئی دلدار رہا
دل و جان سے ہر ایک اپنا بیگانہ یار رہا

	مرتا کوئی تھا دیتا جان تھا کوئی سینہ فگار رہا	
چوک سلہ	گئی بہاری تو نہین کوئی خواہان زنہار رہا	

کبھی شہرہ آفاق آپ تھے خوب گرم بازار رہا
وہ بھی دھوم ہر گلی کوچہ مین جسکا نہین شمار رہا
اس سودے کا عالم کا عالم ایک خریدار رہا
شاہ خوبان تھا تو ہی خوبون مین سردار رہا

	لوٹا مزہ ہر بشر نے یعنے جو جسکو درکار رہا	
چوک سٹہ	گئی بہاری تو نہین کوئی خواہان زنہار رہا	

نشہ خودی مین جسکے ہر دم دل اپکا سرشار رہا
دور دور ہوتے ہین کبھی نہین کوئی یار اغیار رہا
نام و نشان کو بھی اب نہین باقی جسکا خمار رہا
لگتے گلے تجھے جسکے اور ہر دم جن پر پیار رہا

	گئے وہ سب دن گذر کہ جب ہر بشر تیرا غمخوار رہا	
چوک سعہ	گئی بہاری تو نہین کوئی خواہان زنہار رہا	

نہین ہا عالم حسن و رنہین وہ باغ و بہار رہا
ناز و بیا حسن بات یہ تمکو اے جانان سرمار رہا
وہ ہوا اوڑ گئی بس اتبو باقی گرد و غبار رہا
وہ کچھ بھی نار ہا رہا تو آخر جانی خار رہا

	اب بھی کوئی پوچھیگا تمھین بات کا صرف اظہار رہا	
چوک شہ	گئی بہاری تو نہین کوئی خواہان زنہار رہا	

دم دینا منظور نظر تھا یہی تمھارا اکار رہا
ماتا دین کہین نہین کہین تیرا قلب رو قار رہا
طلب وصل مین کبھی اقرار کبھی انکار رہا
خودی سمائی جسکے دل مین وہ خود ہی خوار رہا

	تجرا سے بھی یک مدت تک تیرا خواہان دیدار رہا	
	گئی بہاری تو نہین کوئی خواہان زنہار رہا	

رخ آفتابی یار پر ابرو کی تحریر وحید
کاہیدہ ہی دیکھکر فلک پر جسکو مہ نو دید
جوک سلہ

اسکے کتابی رخ کے اوپر لکھی ہوئی ماصی تحریر
آیت قرآن کہوں یا قران کی اسکو تفسیر
لکھ پڑہے حافظ کی تو اسپر یاسین ہوئے تاثیر
نور آوے کہ صورت یار کی ساری تفسیر

کمان ابرو یار کی کرسکے قوس قزح خم کھاکر وحید
کاہیدہ ہو دیکھکر فلک پر جسکو مہ نو دید
جوک سلہ

روی سیم بر کے اوپر کیا بچھی یہ شکل نرالی ہے
گنج حسن پر گویا دو بیٹھی ناگن کالی ہے
چور نظر سے دیکھے نکوئی جسکی صورکھوائی ہے
گویا وہ عاشق کے لیے افعی ڈسنے والی ہے

ذو الفقار دو زبان کرتی ہے جسکی تا ہید
کاہیدہ ہی دیکھکر فلک پر جسکو مہ نو دید
جوک سلہ

اسکی خمد ازی کو دیکھکر محراب بھی شرمائی ہے
دل میں بتوں کے اسنے کعبہ کی جگہ بنائی ہے
سرنگوں ہے جو دیکھ یار پر شیخ نے دہونی رمائی ہے
چھوڑ دیر کو برہمن بنا پھرے سودائی ہے

جسپر خط آس ہہ کی پڑی ہوگیا ہے اسکو زور وحید
کاہیدہ ہو دیکھکر فلک پر جسکو مہ نو دید
جوک سلہ

لوح جبین یار پر روز ازل کا نقشہ ہوا رقم
ہوئے عطارد کہین سے جسکے شش در رکھے قلم
مانا دین استاد آپکا سب جیسے ہم سید اکرم
پاندے جی کہتے چہوا دو استاد کے پیر آکے قدم

اصغر علی اور سحر پر اپنا رکھا ہی جانان لطف و فرید
کاہیدہ ہو دیکھکر فلک پر جسکو مہ نو دید

خیال دیگر

چھپتے رہو چھپ چھپ کے رقیبوں کے گھر کو تم جاتے ہو
یہ کیا سبب ہی نہیں صورت اپنی دکھلاتے ہو

چوک

بلا بلا غیروں کو اپنے گھر میں آپ بٹھاتے ہو — حسرت دل کی نہیں کسلیے میری مٹاتے ہو
حسن دو روزہ کو اپنے غیروں پر روز لٹاتے ہو — اور اس گدا کو سبب کیا در سے اپنے ہٹاتے ہو

خیال میں اس عاشق صادق کو اپنے نہیں تم لاتے ہو
یہ کیا سبب ہے نہیں صورت اپنی دکھلاتے ہو

چوک

بغلگیر ہو انکے اب سینہ سے سینہ ملاتے ہو — شراب وصلت شوق سے انکو روز پلاتے ہو
سرور وصل میں آکے اپنے ہاتھوں سے پان کھلاتے ہو — کرکے سرخرو غیر کو ہجر میں مجھے جلاتے ہو

سبب اسقدر خفگی کا کیوں نہیں اب بتلاتے ہو
یہ کیا سبب ہے نہیں صورت اپنی دکھلاتے ہو

چوک

نہیں عذر لاتا ہوں جو کچھ آپ مجھے فرماتے ہو — دل و جان سے تابعداری میں [illegible] ہو
ابکے اشارہ غمزہ رقیبوں سے دل کو بہلاتے ہو — اور اس عاشق پر نگاہ غضب سے تیوری چڑھاتے ہو

کرکے مسیحا نہ صد ہا مردوں کو زندہ بناتے ہو
یہ کیا سبب ہے نہیں صورت اپنی دکھلاتے ہو

چوک

دیکھو حیف صد حیف ای جاناں اثر نہیں لاتے ہو — ہجر میں اپنے بھلا عاشق کو کیوں تپاتے ہو
ماتادین استاد نہیں اصغر کو سمجھاتے ہو — میاں سحر کو گلے سے اپنے نہیں لگاتے ہو

ذرا کہو پانڈے جی اصغر کو ہجر میں ناحق ستاتے ہو
یہ کیا سبب ہے نہیں صورت اپنی دکھلاتے ہو

خیال

چوک

خدا تو خود خلاق ہے خالق خادم اور مخدوم بنا
حاذق حاذق حق کا حاکم اور محکوم بنا

ازدن ہے رزاق ہے راسخ رفیع رنج رحیم ہے تو — کارساز ہے کاشف کشف کبیر کریم ہے تو

ہم کبھی بلتے تھے سنگ مین انکے آپ بھی سنگ ہجاتے تھے
ماتادین کہدین آکیا سنگ مین عیش اڑاتے تھے

دو معنی کا خیال خیال پر گاتے لالہ سالگرام
عوض مین اسکے کراتے دونون وقت تھے آپ سلام

خیال عشق معرفت راہ لنگری دلیت وا

آج اٹھانے سے نقاب جو روے یار باہر نکلا
گویا چمکتا برج آتشین سے مہ انور نکلا
بند ۱

لاثانی ہو جلوہ نہ اسکے ثانی جلوہ گر نکلا
جسے ہوا دیدار وہی محو جمال ہو کر نکلا
غور سے دیکھا تو گل عالم گل کا ہی افسر نکلا
خوبروئی کا ہر یک خوبرون مین اسکا ور نکلا

عجب تماشا ہوا جدھر سے وہ میرا دلبر نکلا
گویا چمکتا برج آتشین سے مہ انور نکلا
بند ۲

چھپا لیا خورشید نے منہ جس وقت وہ شکل قمر نکلا
دیکھ جھلک تجھ کی تیرے شرمندہ ہو اختر نکلا
ماہ کا چہرہ ہوا شق دل مین ہو مضطر نکلا
کیا ہی تاب ہے جس سے بیتاب پری پیکر نکلا

یون تو ماہرو بہت سے ہین پر تجھسا نہ کوئی بہتر نکلا
گویا چمکتا برج آتشین سے مہ انور نکلا
بند ۳

قتل عام کرنے کو وہ جسدم لیکر تیغ و سپر نکلا
جو نکلا سامنے سے اسکے ہو کر کے سنے سپر نکلا
دھوم ہوئی یہ جہان مین اتبو رجو شہر نکلا
نہووے جو جانبر وہان سے ایسا کون بشر نکلا

جو گذرا کوچے سے اسکے او ہی چشم تر نکلا
گویا چمکتا برج آتشین سے مہ انور نکلا
بند ۴

جو رتبہ تجھ مین ہے نہ ویسا کوئی رتبہ ور نکلا
ماتادین شاعرون مین سب سے بالا و برتر نکلا
روے زمین پر دوسرا انہین کوئی ہمسر نکلا
سخن جنجون کا گویا یک یک دانہ گوہر نکلا

تیجراے کی زبان سے مصرعہ یہ کیا خوشتر نکلا
گویا چمکتا برج آتشین سے یہ انور نکلا

خیال

دیکھے طرح مجھ بسمل کو ہوا جد سے وہ طرحدار جدا
جان جسم سے رہا کرتی ہو میرے ہر بار جدا — بند

جگر ادھر جلتا ہو جدا ہو ادھر سینہ افگار جدا
جان نکل جاویگی اگر ہوونگے وہ سرکار جدا
پر دلبر کا نہین چشمون سے ہوتا خمار جدا
کر کے مبتلا ہوا چاہتا ہو وہ عیار جدا

کیا کیا آفتین ہوئین ہین جد سے ہوا ہو وہ گلعذار جدا
جان جسم سے رہا کرتی ہو میرے ہر بار جدا — بند

تڑپ ہانے نشے سے دل اسقدر میرا ہی ہاجدا
ادھر چشم گریان سے میرے رونے کا لگا تار جدا
نہیں جیسے کوئی علاج شفا سے ہو بیمار جدا
زخم جگر کا ادھر بڑھ رہا مرے ہو جار جدا

ادھر ہوش گم ہوئے ادھر کو ہوا صبر و قرار جدا
جان جسم سے رہا کرتی ہو میرے ہر بار جدا — بند

ہمکو رکھا وم دیکھے وصل کا غیر سے ہو اقرار جدا
ادھر پیار غیر و نیز ادھر ہوتا ہی ہمسے وار جدا
کہو ہمدمون کیسے ہو دیگا گرد و غبار جدا
کیا حالت وہ ہوتی ہو جد ہوتا دلدار جدا

ادھر ہم تڑپین ادھر دیکھ ہنس رہے ہین سب وہ اغیار جدا
جان جسم سے رہا کرتی ہو میرے ہر بار جدا — بند

جا عشق نہین ہوتا ہو یہ تا بعد عمر زنہار جدا
ماتا دین کہتے ہین خیال تا قافیہ نئے کا کرلیا زار جدا
اس دنیا سے نہو دم جب تک آہ کا کار جدا
بندے عشق کے جو ہین انسے ہو گل سنسار جدا

تیجراے کی سینہ مین ہی کھٹک رہا یک خار جدا

جان جسم سے رہا کرتی ہو میرے ہر بار جدا

خیال

اپنے ناز نخرہ پر ہمکو اتنا دھمکاتے ہو تم
چند روز کا حسن ہی جسپر بل کھاتے ہو تم

بند ۱

اگر کسی عاشق کا دل بیگناہ ترساؤ گے تم — آہ کی آتش پڑے گی اسمین جلجاؤ گے تم
خاک مین ملجاؤ گے پھر پیچھے بہت پچھتاؤ گے تم — آخر کو ایک دن سمجھ لو یہی مزا پاؤ گے تم

ایسی تان تمکنت ہمین ناحق کو دکھلاتے ہو تم
چند روز کا حسن ہی جسپر بل کھاتے ہو تم

بند ۲

اتنا گھمنڈ مت کرو سکھی ہم بھی خاکسار دن مین ہین — حکم کے تابع تمھارے ہین تابعدار و نہین ہین
اگر ہم لائق قتل کے ہین تو بھی جان نثار و نہین ہین — یکتا حسن ہین آپ ب سنیے پیارے پیار و نہین ہین

بھین جبین ہوئے ہو تم ہمسے غیرون سے لڑواتے ہو تم
چند روز کا حسن ہی جسپر بل کھاتے ہو تم

بند ۳

غرور جو کرتے ہو حسن کا اسکا کچھ اعتبار نہین — اوڑ جاویگا رنگ یہ رہیگی پھر بہار نہین
چھوٹے ہوائیان چہرہ پر ہو ویگا کوئی جان نثار نہین — خار دیکھکر بیٹھا وے پاس کوئی زنہار نہین

یاد کروگے ان باتون کو جیسا اتراتے ہو تم
چند روز کا حسن ہی جسپر بل کھاتے ہو تم

بند ۴

آہ کسی عاشق کی او بیدرد نہ لے اپنے سر — ماتادین کہین غنچہ ان باتونکا نہین بہتر
کوئی نہین پوچھیگا پھر آخر پچھتاؤ گے بہت پائیگے قدر — تیغ ابرو کہین کھلا دیا ہمنے تیکو مال و زر

گلشن جیون یون کہین ہمارے پاس نہین آتے ہو تم
چند روز کا حسن ہی جسپر بل کھاتے ہو تم

خیال

عجب ہی سرخی لبون پر ترے پیارے پان کہ کھانے سے
داغ جگر پر لالہ نے کھایا لالی کے آنے سے
بند ۱

چمک مجھے دندان ترے یکبار مسی لگانے سے
کہکشان کا گھٹ گیا رتبہ ابرو کے جھکانے سے

دونی جھلک ہوئی تیری سرخی کا لی ملجانے سے
برق زمین پر تڑپ کر گری تھی وہ شرمانے سے

ماہ درخشان سے نہ کچھ بنا بجز منہ کے چھپانے سے
داغ جگر پر لالہ نے کھایا لالی کے آنے سے
بند ۲

مرجان مجھے زندگی اپنے صدقہ ہو کر جانے سے
انار بھی ہوا عرق عرق پھر دیکھ کے خجالت پانے سے

شفق کا سینہ ہوا شق دانت سرخ ہو جانے سے
سبزی زمرد کی دب گئی پان کی شعاعیں کھانے سے

جوہر پر کھا بھولے جوہری ایسے جوہر پرکھانے سے
داغ جگر پر لالہ نے کھایا لالی کے آنے سے
بند ۳

وہ رتبہ ہوا پان کا ہی پیارے ترے چبانے سے
سنگ مرداور مرداریدلگا دلمین پچھتانے سے

خون ٹپکنے لگا یاقوت کو حال سنانے سے
مرصع بھی ہوا سنے آب جڑے سے جڑو انے سے

گئی جھلک ہیرے کی اے دلبر ترے اب مسکانے سے
داغ جگر پر لالہ نے کھایا لالی کے آنے سے
بند ۴

جڑی قطبیاں الماس کی ہین نیلم کی رنجانے سے
وہ گوہر پیدا ہوتے ہین اسکے اشک بہانے سے

قدر جوہر کی دندان سے اٹھ گئی اکر ایک زمانے سے
بیشبہ پاؤ سے موتی گر آئے ساگر کے خزانے سے

ایسا جوہر نہین ہی پیدا اسلئے نا غوطہ لگانے سے
داغ جگر پر لالہ نے کھایا لالی کے آنے سے

ماتادین کہین وہ تاثیر ہی یارو بہ بڑھ کے گانے سے
جیسے لوہا کندن ہو پارس کے چھو جانے سے

انت رام کہین جال کھلے کندن کا کسوٹی لگانے سے ۔ بال گوبند کہین مورکھ نا سمجھے ہین سمجھانے سے

پرھ سے زیادہ رتبہ نہوگا اور بانا گانے سے
داغ جگر پر لالہ نے کھایا لالی کے آنے سے

خیال

جو عاشق ہوگئے ہین وہ آزاد ہوئے ہین مانے سے
عاشق کو کعبہ کام کیا مسجد اور بتخانے سے

بند ١

جو ہین ثابت قدم نہین ہلتے ہین کبھی ہلانے سے ۔ کیا طاقت ہے قدم پیچھے ہٹ جاے ہٹانے سے
تیر نگہ روکتے ہین اپنے اس دل کے نشانے سے ۔ جان سمجھکر عاشق ہوئے ہین لاکھ بہانے سے

نہین رنج دلپر لاتے ہین کسی طرح بہکانے سے
عاشق کو کعبہ کام کیا مسجد اور بتخانے سے

بند ٢

کسی بات کا غم ہی نہین نا کام انھین گھبرانے سے ۔ کیا مطلب ہے انھین کہین کے آنے جانے سے
وہ ہردم سرسبز ہین رہتے ایسے غذا کے کھانے سے ۔ عاشق رہتے شاد ہین عشق کی دھول اڑانے سے

ہے عالم ہستی کا مست رہتے ہین اس پیمانے سے
عاشق کو کعبہ کام کیا مسجد اور بتخانے سے

بند ٣

عاشقون کو نہین کام ہستی سے رغبت ہے پرشانے سے ۔ دل کو اس سے لگا لے طبیعے مین ستانے سے
جو عاشق سچے ہین کام نہین کچھ لینے بیگانے سے ۔ حال عاشق کو عشق کا پوچھا چاہیے پروانے سے

اسی کو ہے لذت اسکی جو گذرا ہے اس خانے سے
عاشق کو کعبہ کام کیا مسجد اور بتخانے سے

بند ٤

کلغی طرہ اور بانا جو گاتے ہین بانا گانے سے ۔ شبہ نہین ہے پہنچینگے نہین جہنم جانے سے
بانا دین کہین پاک ہوینگے پرمو قدم پر سر کو جھکانے سے ۔ انت رام کہین کم عقلو تم سمجھو سمجھانے سے

تیج راے کا ہر ایک سخن ہی گویا موتی کے دانے سے
عاشق کو پھر کام کیا سجدہ اور تنجانے سے

خیال

بھرتی ہی تصویر تیری ای یار ہماری آنکھون مین
آتی نہین ہی نیند زنہار ہماری آنکھون مین — بند ۱

نہین نظر کوئی آتی ہی نظیر ہماری آنکھون مین
تجسا نہین دکھلائی دے بشیر ہماری آنکھون مین
تیرے سامنے سبھی حقیر ہماری آنکھون مین
یوسف بھی پھرتا ہی بے توقیر ہماری آنکھون مین

چھپی ہوئی ہی ادا تیری دلدار ہماری آنکھون مین
آتی نہین ہی نیند زنہار ہماری آنکھون مین — بند ۲

تو ہی بنا ہی شاہ تو ہی وزیر ہماری آنکھون مین
تو ہی بیکس اور تو ہی غربا امیر ہماری آنکھون مین
تو ہی تونگر تو ہی فقیر ہماری آنکھون مین
تو ہی ہی لیلی تو ہی ہی ہیر ہماری آنکھون مین

بسا ہوا دلدار لیل و نہار ہماری آنکھون مین
آتی نہین ہی نیند زنہار ہماری آنکھون مین — بند ۳

قدم تیرے کی خاک ہوئی اکسیر ہماری آنکھونمین
ہوئی روشنی مثال ماہ منیر ہماری آنکھونمین
مثل سرمہ کے کھنچی تحریر ہماری آنکھونمین
اثر کر گئی اسکی تاثیر ہماری آنکھونمین

روز نشہ ہی عشق سرے کا خمار ہماری آنکھون مین
آتی نہین ہی نیند زنہار ہماری آنکھون مین — بند ۴

خوش آتی ہی پیارے تیری رفتار ہماری آنکھون مین
اتادین تو بنا ہوا سردار ہماری آنکھون مین
پیارا تو ہی ہی تیرا ہی پیار ہماری آنکھونمین
اینت لم تو ناطرار ہماری آنکھونمین

تیج راے تو کھبا ہی خوش گفتار ہماری آنکھونمین

آتی نہین ہی نیند زنہار ہماری آنکھون مین

خیال تصنیف بال گوبند

پورب سے پچھم پچھم آیا ڈھونڈھا دکھن اُتر ہمنے
کہین نظر نا آیا پایا دل مین دلبر ہمنے　　بند ۱

لاکھون طرح کے صدمے جھیلے سبھی رنج تن پر ہمنے
چھوڑ عیش آرام سبھی کیا ترک مال و زر ہمنے
بستی بیابان سمجھا او سمجھا بیابان شہر ہمنے
لعل بدخشان جواہر کو سمجھا کنکر ہمنے

مکہ مدینہ ہند مین ڈھونڈھا مسجد اور مندر ہمنے
کہین نظر نا آیا پایا دل مین دلبر ہمنے　　بند ۲

فرش خاک کا بنا بچھایا کمل کا بستر ہمنے
غم کا کھانا کھا کے غصہ کو مار کر رکھا صبر ہمنے
شال دوشالہ چھوڑ کر اوڑھا گمر ہمنے
آب اشکون کا پیا تو کھایا لخت جگر ہمنے

شب و روز اُس گل کی یاد مین ڈھونڈھا اودھر ادھر ہمنے
کہین نظر نا آیا پایا دل مین دلبر ہمنے　　بند ۳

وقت سبکی نور عشق اُسکے مین پایا جب تر ہمنے
جو کہ آفتین گذرین اُنکو سمجھا بہت کمتر ہمنے
چاہ مین اُسکی پہنا سر فلک کا ستر ہمنے
زبان پر تھر ن رکھا اور کھایا زہر برتر ہمنے

عاشق سبکے عشق مین اُسکے چھپا کو جیسے جگر ہمنے
کہین نظر نا آیا پایا دل مین دلبر ہمنے　　بند ۴

جو جو ہین مشہور سب فن مین بچھایا اُس جا گر ہمنے
ملک اعدا ماسکے تیغ جیت کر پایا سارا لشکر ہمنے
کہا جسکو اُسی جا طرف کیا ہی سفر ہمنے
ناتا دین کہین لکھا جو لکھوا گیان دفتر ہمنے

بال گوبند کہین کیا پایا نہ کوئی عالیقدر ہمنے
کہین نظر نا آیا پایا دل مین دلبر ہمنے

خیال

اپنے حسن کی کر کے بناوٹ ہمدم جسدم نکلین گے
قدم چومنے کو اُسدم بابا آدم نکلین گے

بند ۱

جبکہ پیارے لیکر ہاتھ مین تیغ دودم نکلین گے
کوئی نیم جان آہ کرینگے کسیکے ہان دم نکلین گے

لاکھون کے دل سینے گے لاکھون بیدم نکلین گے
کوئی بسمل تڑپتے اور کھاتے غم نکلین گے

اُسکی ناز برداری کے لیے حور ارم نکلین گے
قدم چومنے کو اُسدم بابا آدم نکلین گے

بند ۲

وید بازی کے لیے ماہ خورشید بھی ہمدم نکلین گے
بانک پنے کو دیکھ ہاتھ جوڑے وہ رستم نکلین گے

وضعداری بھی ضع کو دیکھ ہو خادم نکلین گے
تھرا اُٹھینگے بشر جب آپ ہو برہم نکلین گے

مُردے بھی شہرت کو سنکر قبر سے یکدم نکلین گے
قدم چومنے کو اُسدم بابا آدم نکلین گے

بند ۳

اگر ذرا ہنس پڑے چمکتے دندان فی دم نکلین گے
چال مین اُس فن لہر کے یارو کیا کیا ستم نکلین گے

جنھین دیکھکر گوہر بھی بنکر شبنم نکلین گے
برق کے دل پر پڑینگے چھالے زخم نکلین گے

شوخی شرارت تیری مین کیا کیا جو سر قدم نکلین گے
قدم چومنے کو آسدم بابا آدم نکلین گے

بند ۴

دھمکاتے عاشقوں کو لیکر اوکا ہاتھ نکلین گے
تاتادین کے دل کے پیارے آپی محرم نکلین گے

سگینا [illegible] کے گناہ کرکے سر قلم نکلین گے
تیرے ثانی جہان مین ورشہ کم نکلین گے

تیج رائے کہین زبان سے میری سخن یہ ہردم نکلین گے
قدم چومنے کو آسدم بابا آدم نکلین گے

خیال

چراغ حسن اس گل سے حسینوں کا ہے دم حیران کے بیچ
چرچا حسن کا دیکھو کیا پھیل رہا ہے جہان کے بیچ

بند ۱

چہرہ تیرے کی دیکھ جھلک خورشید حیران آسمان کے بیچ
چمک کہاں ہے ہوئی اسقدر کسی حور غلمان کے بیچ
چاند چودھواں ہو گیا مات جو بیٹھا ایوان کے بیچ
چاہ ہوئی ہے تیری پریوں کی پیتان کے بیچ

چین جبین کا شور ہوا ہے چین و ترکستان کے بیچ
چرچا حسن کا دیکھو کیا پھیل رہا ہے جہان کے بیچ

بند ۲

چڑھے ہیں ابرو بانکے جنکی ثانی نہیں خم کمان کے بیچ
چاہے کوئی تعریف لکھے تو طاقت کہاں ہے زبان کے بیچ
چشم دیکھکر ہوا نرگس غلطان پیچان کے بیچ
چپ رہنا ہے بھلا رکھ زبان کو اپنی دہان کے بیچ

چال تیری کا ہوا ہے شہرہ دیکھا ارض و سمان کے بیچ
چرچا حسن کا دیکھو کیا پھیل رہا ہے جہان کے بیچ

بند ۳

چومیں قدم ترا ہیں فرشتہ خوش ہو جی جان کے بیچ
چرخ گردوں نے سر ہے جھکایا اپنا تیرے آستان کے بیچ
چپ ہے استادہ ہیں سب حاضر دستبستہ فرمان کے بیچ
چاک گریبان کرے متحیر ہو سر آن کے بیچ

چارہ نظر نہیں آتا کوئی دیکھے اگرچہ دھیان کے بیچ
چرچا حسن کا دیکھو کیا پھیل رہا ہے جہان کے بیچ

بند ۴

چنچل پن کو دیکھ تیرے ہوئی برق وہ آہ و فغان کے بیچ
چین نہیں ہے ماتادین کو من ادل جولان کے بیچ
چلاتے ہیں ملایک سے نام لامکان کے بیچ
چو سب لکھن سنگھ کو رکھے خدا امان کے بیچ

چست قافیہ بیچ رنگین موزون میدان کے بیچ
چرچا حسن کا دیکھو کیا پھیل رہا ہے جہان کے بیچ

خیال

۱

عجب ہے خانۂ عشق کہ جسمین ماتم و عیش یکبار بھی ہے
یہ وہ شے ہے تلخ بھی ہے اور لذت دار بھی ہے

کبھی فکر وصلت مین یار کے دل میرا بیقرار بھی ہے
کبھی جدائی مین جانان کی دلکو رنج ہزار بھی ہے
کبھی وصل ہے تو دل پر طور میرا نثار بھی ہے
بصد شوق کبھی تو ہوتا بوس کنار بھی ہے

کبھی حسرت غیر سے چبھتا جگر مین میرے خار بھی ہے
یہ وہ شے ہے تلخ بھی ہے اور لذت دار بھی ہے

کبھی گلی کوچہ مین شہر کے کبھی جنگل ویران بھی ہے
کبھی جگر جلتا ہے غم سے کبھی گانے کی تان بھی ہے
کبھی چمن ہے کبھی گلشن ہے کبھی بیابان بھی ہے
کبھی تسلی ہے دلکو کبھی یہ دل حیران بھی ہے

کبھی ہنسی دل لگی کبھی پہروں رونے کا تار بھی ہے
یہ وہ شے ہے تلخ بھی ہے اور لذت دار بھی ہے

کبھی تخت سلطنت بھی ہے اور کبھی کوچ رکاب بھی ہے
کبھی شاہانہ پوشاک ہے کبھی بدن پر گرد و غبار بھی ہے
کبھی محل ہے کبھی پھر صحرا کی بہار بھی ہے
کبھی ہے مسند کبھی کنکر کا بستر دشوار بھی ہے

کبھی بے بسی نہایت ہے اور کبھی کل کا اختیار بھی ہے
یہ وہ شے ہے تلخ بھی ہے اور لذت دار بھی ہے

کبھی رنج دیتا ہے ہمین اور کبھی کرتا دل شاد بھی ہے
کبھی جلاد ہے نانا دین کبھی ہر فن کا اُستاد بھی ہے
کبھی مہر ہے کبھی ہر وقت مجھپر بیداد بھی ہے
اصغر علی نے مضمون نیا کیا ایجاد بھی ہے

سچ ہے راسے کہین اسی عشق مین مجھے رب کا دیدار بھی ہے
یہ وہ شے ہے تلخ بھی ہے اور لذت دار بھی ہے

خیال نئے شوقی

اب جو تو خالق ہے تو مین مخلوق ہوں صانع کاریگر

بند ۱ — برحق جو تو ہے تو میں بندہ ہوں بنا تجھ باری کا

تو مالک کونین کا ہے تجھے درجہ ہے سرداری کا — ثنا خوان میں ہوں اے پیارے فقط تیری جہانداری کا
جل شانہ تو ہے تو میرا حق ہے خدمتگاری کا — دل و جان سے مجھے حوصلہ ہے جان نثاری کا

ذوالجلال اور جلیل بنا ہے تجھمیں جلوہ نموداری کا
بند ۲ — برحق جو تو ہے تو میں بندہ ہوں بنا تجھ باری کا

رازدان ہے تو میرا تو میں شرمندہ ہوں بدکرداری کا — زینت جان ہے تو سجدہ کرتی ہے خلق کردگاری کا
شاہ تو ہے صاحب ہے تو ہے اس جہان کی گلزاری کا — ضال و لال ہوں حقیر ہوں میں طالع کی خواری کا

ظاہر ظہور ا تیرا ہے میں عاشق ہوں صورت پیاری کا
بند ۳ — برحق جو تو ہے تو میں بندہ ہوں بنا تجھ باری کا

عاصی ہوں میں بندہ خاکی اپنے عصیان بھاری کا — غفور ہے تو اور میں طالب ہوں تیری غفاری کا
فرمان ہے تیرا میں مقید ہوں فرمانبرداری کا — قدیر تو ہے کریم ہے میری حالت زاری کا

گل تر ہے تو نیا تو میں باغبان ہوں باغ بہاری کا
بند ۴ — برحق جو تو ہے تو میں بندہ ہوں بنا تجھ باری کا

لازوال ہے تو ہی معبود ہے خودمختاری کا — نور منور ہے تو میں گمراہ ہوں عالم تاری کا
واہ تیری کیا شان ہے یا رب کلام ہے لاچاری کا — ماتادین ہے منتظر صرف تیری دلداری کا

تیج رائے کہت کہیں خیال حقانی نئی طیاری کا
برحق جو تو ہے تو میں بندہ ہوں بنا تجھ باری کا

خیال

سنے قرار بےچین ہے دل نظروں میں تیری تصویر پھرے
نہیں ہے معلوم ہجر پر وصل کی کب شمشیر پھرے

مثل گردش ارض و سما کے جہان مین دلگیر پھرے ہمتو کیا ہین منتظر تیرے شاہ و وزیر پھرے
یہی دعا ہی حق سے ادھر سے کب وہ بدنظیر پھرے جسکے سبب سے میری بدبختی کی تحریر پھرے

بصد شوق اُس لب کے ہم ہوسکے گریبان گیر پھرے
بند ۲ نہین ہی معلوم ہجر پر وصل کی کب شمشیر پھرے

ماہ سے وہ یک عزیزون بتو کیون بنا حقیر پھرے دید کو میرے ماہ صد ہا تجھسے سنے نظیر پھرے
ہو ہو آستان بوس لاکھون ہین در سے امیر فقیر پھرے جو جو پھر کے یہان سے ہین ہین زنجیر پھرے

اس مضمون رنگین کی دیکھین کدھر ضمیر پھرے
بند ۳ نہین ہی معلوم ہجر پر وصل کی کب شمشیر پھرے

نامہ غم کو لیکے گئے ہین اب تک نہین خبیر پھرے شب و روز یہ چھید تا جگر عشق کا تیر پھرے
اے طالع بدبخت کسلیے تو کرتا تاخیر پھرے دیکھا چاہیے کس طرف میرا حرف تقدیر پھرے

زخم جگر کی لیکر مسیحا کب تک دوا اکسیر پھرے
بند ۴ نہین ہی معلوم ہجر پر وصل کی کب شمشیر پھرے

منزل عشق سے جو گذرتے نہلین اب تک وہ راہگیر پھرے اس صحرا مین ٹھوکرین کھاتے جوان و پیر پھرے
اسمین بسے دائی رسوا و نورانجہا ہیر پھرے ماتادین یہین نہین قسمت کی کبھی لکیر پھرے

ہیچ راسے تو وحشی بنکر کیون کرتا تدبیر پھرے
نہین ہی معلوم ہجر پر وصل کی کب شمشیر پھرے

خیال

کیا مرغ دل صید ہمارا روز نظارہ کرکے
بند ۱ مارا یار نے تیغ ابرو کا اشارہ کرکے

یہ دل دیوانہ بھی مبتلای عشق ہوا یار ستمگر جاتا رہا دل ہاتھ سے تا ہم گز کچھ آیا صبر

نقش رنگین تصویر ہوئی اُس جان جان کی پھر دلپر — آہ و فغان کر گذرنے لگا روز شب پھر آخر

شعر

جس طرف دیکھا ذرا غور سے جلوہ گر ایا وہ مین نظر — پھر نہ سوجھی کوئی تدبیر ہوا مین بیخبر ہو گیا مجبور

گیا قتل فرقت یار نے جگر دو پارہ کر کر کے
بند ۱ — مارا یار نے تیغ ابرو کا اشارہ کر کر کے

ہوئی آتش عشق تیز پڑے گئے پھپھولے یکباری — گیا کیا اپنے کہون جسقدر ہوئی دلکی خواری
ایسی کچھ اُسوقت دل پر غم نے کی گریہ و زاری — تار نہ ٹوٹا چشم سے اشک ہے ہر دم جاری

شعر

آگیا خیال رنج یار کا مجکو جسدم پھر نہ ایا دم — نوبت مرگ ہوئی زیادہ کیا لکھین ہم کہتے ہین کھا کے قسم

ایسے رنج و غم مین ہم رہے فرقت کو گوارا کر کے
بند ۲ — مارا یار نے تیغ ابرو کا اشارہ کر کر کے

وحشت نے بھڑکایا دل کو اور بھی دل گھبرایا — مین نے سمجھا اجل نے نوید رخصت سنایا
مثل خار ہو گئے سوکھکر ہاتھ زندگی سے اُٹھایا — ہو کر لاچار آخر یون ہین اس دل کو سمجھایا

شعر

کیون نادان تو نہین سمجھتا ہے تو نے خطر عشق کا ہے شاہ — احق ہے جان کا کھونا نہین کچھ بہتر خیر کچھ صبر تو کر

عبث ہوئے حیران ہم اس صلت کا سہارا کر کے
بند ۳ — مارا یار نے تیغ ابرو کا اشارہ کر کر کے

حال خلاصہ ہے عشق کی بڑی بری ہیلی تعبیر — ماتادین کو پایا شاعرون مین کبھی بے نظیر
جو ہین جفائے عشق سے واقف انکو سمری یہ تقریر — کہین ٹیک چند لگے کی جگر مین جا کر مثل تیر

شعر

قفس جسم مین طائر دل رہ رہ کے گھبرانے لگا

اگر جو دل اپنے کو صاحبو کچھ مین میر بڑھا نے لگا
پھر تو یہی معمول ہوا ہنسنے مین مجھے رسوا نے لگا
عشق کیا فراور بھی سر پڑھ ہو دم مچانے لگا
غرض بہہ موں مجھے کا فر ذرات ستانے لگا

شعر

نہ دم لینے کی فرصت دی غم دلدار نے مجکو
کیا ہر طور سے لاچار عشق یار نے مجکو
ملایا خاک مین اب عشق کے آزار نے مجکو
نہ چھوڑا ہرگز ہرگز غرض اس مکار نے مجکو

سب جلے ہو گئے یہ دل مرے مین اور بھی آگ لگانے لگا
قفس جسم مین طائر دل رہ رہ کے گھبرانے لگا

بند ۳

غم جانان مین دریا اشکون کا رو رو کر مین بہانے لگا
اتنا دین کہین بدون لبر گھر دیرانہ نظر آنے لگا
آہ و نالا دیکھ مرا فلک تھرانے لگا
ہو کے ہراسان ہاتھ مل ملکے تبت چھپانے لگا

شعر

ہوا بیت الحزن ہمکو مکان بے یار کے
ترک ہمکو کر دیا اپنے مثال اغیار کے
وحشت ہے دل کو نہایت ہجر سے دلدار کے
بس یہی سینہ مین غم کھٹکے ہے مانند خار کے

تیج رلے کے مضمون پر ہر بشر صدقہ ہو جانے لگا
قفس جسم مین طائر دل رہ رہ کے گھبرانے لگا

خیال

آج چشم گریان سے جو نکلے اشک گوہر بن بہار کے
غیرت زدہ ہو جس سے دریا مین چھپے گوہر سارے

بند ۱

عجب قیمتی ہیری چشم دریا سے سوتی نکلے ہم
جنکی بدولت غنی بن بیٹھے ہین جن لن ہین

اشعار

کر خوشی سے ظلم اے صیاد اب اختیار ہے — کون کرتا ہے منع یہان کسکو اب درکار ہے
ہمکو لیجانے مین آشیان کچھ نہین انکار ہے — ترک گلشن کرتے ہین کیا تجھسے اب سروکار ہے

کرتے ہین صد شکر خدا کا کہ قفس سے ہوئے آزاد
مبارک ہووے تیرا یہ گل و چمن تجھکو جلاد

بند ۵۲

تنگ آئے ہم بہت تیرے ظلمون سے لبون پر دم آیا — خدا ہے شاکر کہ جو جو غم و رنج ہے اٹھایا
بجاے تعجب ہے عیش کے عوض مین جان جلایا — تو ہے کافر نہ تو نے ذرا رحم ہم پر کھایا

اشعار

یہ ہوس تیرے سبب سے دل مین لیے جاتے ہین ہم — نا میسر آئی نوبت وصل گل کی کوئی دم
رکھا ہر دم دام مین دکھلائے لاکھون رنج و الم — کون سا وہ دن ہے جبکہ نا ہوا ہو وہ ستم

کیا کیا نہ تو نے ستم کیا اور کیسی کیسی نا ہوئی بیداد
مبارک ہووے تیرا یہ گل و چمن تجھکو جلاد

بند ۵۳

پھر آنکھون سے نہین تیرے گلشن کو دیکھینگے زنہار — و نا گلون سے تیرے ہم رکھینگے خواہش بہار
کہین بنا لیوینگے آشیان بہت جہان مین ہین اشجار — ویرانے کو کرینگے جا کر کے رشک گلزار

اشعار

اب ہو رخصت کہ ہمین صیاد گلشن سے شتاب — لیوینگے ہم راہ بیابان تجھ پہ ہووے یہ ثواب
اے ملک تو خوب ہے تیرے ہی [illegible] — بہت ہین پر خرم بہت خوش [illegible]

آج قفس سے چھوٹ کے جاتے وطن کو اپنے ہین شاد

بند ۴

مبارک ہووے ترا یہ گل و چمن تجھکو صیاد

ہوئی بروانہ چمن سے بلبل اٹھا کرکے اپنا آشیان
پھر تو اڑنے لگی خاک گل باد کش بھی ہیان ہان

حیف کے جاسے نہ چھوڑا چمن مین کوئی نام و نشان
جاسے ماتم ہوگیا بلبل کی ہوتی ہے روان

اشعار

بنائے گھونسلے زاغون نے آکرکے ہر یک جا
اب ماتادین کہین قدرت حق کا یہ دیکھو تماشا

ہوا ویران چمنستان ایکدم مین سراپا
کہ ہو بلبل کا جہان مچائین زاغ یون غوغا

بتجرا سے کہین چمن ہستی سے یون ہی ہر ایک ہے نامراد
مبارک ہووے تیرا یہ گل و چمن تجھکو جلاد

خیال

بند ۱

کوچۂ عشق مین دیکھا رنج کے سوا نہ کچھ آرام ملا
مفت کا ہمکو بیٹھے بٹھلا کے ایک الزام ملا

عجب پریشانی مین جان پھنس گئی جسکا کچھ شمار نہین
جسکو دیکھا وہی بیگانہ کوئی اپنا ہے یار نہین

ہوئی بے بسی سقدر چلتا کوئی اختیار نہین
اب ہم نے سمجھے عشق سے زیادہ کوئی یار نہین

اشعار

بجلی ہے جان کھینچ نا عشق مین حاصل کوئی مطلب نہین
نکل جاوے بدن سے جان ایکدن سچ ہے کچھ اغلب نہین

یہ بتا دو دل پر صدمہ ہے اسمین کب نہین
یہ حضور عشق سے ہے عرض تاو مجھکو زیادہ تاب نہین

یہ مین عشق سے بولا تیرے خانہ مین نکو کوئی نام ملا
مفت کا ہمکو بیٹھے بٹھلا کے ایک الزام ملا

گو کہ ہمنے سر کو جھکایا جسم نہ آیا تو بھی ذرا
عشق کے میدان میں اگر گر نادان تو نے مونہہ موڑا

الٹا مجھی سے لگے کہنے کیوں عشق نے قتل پر زور دیا
جان بوجھکر جان دی راہ عشق سے نہیں ڈرا

شعر

خبر تجکو کیا نہیں تھی عشق میں آفات ہے
کٹ گئے لاکھوں ہزاروں اسکی لیئے وفات ہے

ذکر اسمیں قتل خون کا رہتا سن نزاکت ہے
تیرا سر ہے اب ہو عاشق میری شمشیر ہو اور بات ہے

بند ۳۵

کہا آج سے اے عاشق تجھے رنج والم کا کام بلا
مفت کا ہمکو تجھے بٹھلائے یک الزام ملا

مینے بھی یہ جواب یا میں جان سے کھیلا کرتا ہوں
بڑے بڑے بلند کوہ میں عشق سے جھیلا کرتا ہوں

شامل عاشقوں کے ہو کر عشق کا میلا کرتا ہوں
بحر عشق کی سیر میں آپ اکیلا کرتا ہوں

شعر

مجھے کیا کام راحت رنج کا سامان ہونے سے
خوشی سے ہے نہیں مطلب رہا فرقت میں رونے سے

نہ مطلب استراحت سے نہ بستر غم کے سونے سے
فقط ہے کام دریا عشق میں تن میں ڈبونے سے

بند ۳۶

یہ بھی کچھ مرضی تھی خدا کی جسپر نہ وہ گلفام ملا
مفت کا ہمکو تجھے بٹھلائے یک الزام ملا

پھر یوں عشق بولا مجھے از رہ غضب دیکھے کے تاں
جب پاویگا راہ تو اسکی نکل جاویگا سب خفقان

بیہودہ سا نہ بک تو سمجھ عشق کو زہر کی ملکان
یہی کہیگا حضرت عشق بچاؤ میری جان

شعر

قدر تجکو کھلیگی سب جبھی تو عشق کے صدمے سہے گا
نا ملے تجکو کنارہ عشق کے دریا میں جب تو آ بہے گا

پھر نہیں مان کے نے عشق کا دل مین سحر گر رہیگا
زبان سے نام نہین لیگا نہ باتین سطرح تو کہیگا

کیا آپسے کہون مجھے جو گالیان اور دشنام ملا
مفت کا ہمکو بیٹھے بٹھلا کے کیا الزام ملا
بند ۵۳

مین نے کہا اتنو ماراہی قدم نیک تیرا کہ ہو وے مد
یہی دعا دے مجھے تیرا برلا وے خدا جلدی مقصد
سنکے میرا یہ سخن لگے کہنے تو گستاخ ہوا ازحد
کیا ہے خوف ہے جہان ہو ماتادین میرا مرشد

شعر

اننت رام پانڈے کہین عشق کی پوری کہانی ہو چکی
شاعری بجھیا لال کو بندکی دیکھو روانی ہو چکی
عاشقون کے حق مین یہ کامل نشانی ہو چکی
گنیش سنگھ مجھپر آپکی مہربانی ہو چکی

تیغ راسے لی مجھے عشق مین جاین صبح تا شام ملا
مفت کا ہمکو بیٹھے بٹھلا کے کیا الزام ملا

خیال

ہوا جو ہر دندان مین کہ جب سے شوق کھانے پانون کا ہوا
لب کی لالی تیری سے لال رتبہ لالون کا ہوا
بند ۵۴

پیشانی سے آیا پسینا جس سے ثبوت نور ہوا
ذوالجلال کے جلال سے وہ کوہ تجلی طور ہوا
جھلک کی شعاعی تیری سے پری فرشتہ حور ہوا
روشنی سے جسکی اب روشن مہر ماہ بھرپور ہوا

اشعار

ابروے خمدار سے پیدا ہے خم شمشیر کو
زلفین مسلسل سے ہوا ہے سلسلہ زنجیر کو
تیر مژگان کی شرارت پیدا نشتر تیر کو
چشم سرمہ کی تحریر سے رتبہ ہوا تحریر کو

عشق مین عاشق ہوا جسے عشق ہی سا بانی کا
اننت رام کو ہی امید امیدوار مہربانی کا

ماتادین آدھین کہین درجہ اُسی سلطانی کا
کیا ہی طاقت جو سراپا سرتا پا کہدے حقانی کا

بال گوبند کہین یہی برھہ سے رتبہ برھہ والون کا ہوا
لب کی لالی تیری سے لال رتبہ لالون کا ہوا

خیال

دم آخر ہوا میرا انجکو گلعذار تکتے تکتے
جان سے اپنی گئے ہم در و دیوار تکتے تکتے

بند سلہ

جب سے عشق مین قدم دھرا ہین لپرسیکڑون وار ہوئے
کیا کیا بلائین آئین سر پر نئے نئے آزار ہوئے

چلے اسقدر کہ ہم خارون سے بدتر خار ہوئے
غم کے لشکرستانے میرے پر طیار ہوئے

اشعار

نہ فرصت غم سے ہی مجکو نہ بچے نہین جان بچانے سے
رہائی قید غم سے ہی نہین کوئی بہانے سے

نہ چھوڑے آتش ہجران جگر میرا جلانے سے
نہ راحت جان کو ہی کچھ غذائے غم کے کھانے سے

نہین تسلی دل کو ہوتی کہسار تکتے تکتے
جان سے اپنی گئے ہم در دیوار تکتے تکتے

بند ۲

جان جانے مین شبہ نہین تیرے ہجر مین مرجاوینگے
جان سے ہمکو حیف نہین ہی جان سے ہم گذر جاوینگے

مستانون مین مجنون سے بڑھکر نام کرجاوینگے
اکدن پیارے ہم ملک عدم کو آخر جاوینگے

اشعار

ہم عاشقون کا یہی کام ہی تصدق جان کرتے ہین
یہ مشکل عشق ہی اُسکو نہین نادان کرتے ہین

جو ڈرتے جان کو عاشق نہین طوفان کرتے ہین
کہ اب ہم یار پر اپنے یہ جان قربان کرتے ہین

دم رخصت ہونے بر آئی ویران خار تکتے تکتے

بند ۳
جان سے اپنی گئے ہم در دیوار تکتے تکتے

نہ تو جان نکلی ہی میری نہ تو یار تک سمائی
نادانی ہوگئی تمسے جو طبیعت اپنی پھنسائی

عجب کشمکش ہی دل کو جان پر نوبت آئی
یا میرے خالق مجھے دے قید والم سے رہائی

اشعار

تصویر یار مین مین نے جگر اپنا جلایا ہی
پیا خون جگر اپنا غذای غم کو کھایا ہی

یہ بار عشق کو مین نے سر اپنے پر اُٹھایا ہی
تعجب یہ تو دیکھو تمنے نہ اتبک یار پایا ہی

بند ۴
ناک مین دم اب ہوا میرا دریا کنار تکتے تکتے
جان سے اپنی گئے ہم در دیوار تکتے تکتے

خوب طرح یہ یقین ہوا کوئی دم مین اب خصت ہی ہم
اتبک ہی امید کرے جو دلبر اپنا فضل و کرم

وحشی طبیعت ہوگئی دیوانون مین شامل ہین ہم
ماتا دین کہین خدا کے لیے وہ دکھلا ہمدم

اشعار

میری یہ ہی التجا تمسے کرو مجھپر رحم ہمدم
نہین غم کا بیان ہوتا قلم سے گر کرون رقم

جگر داغی ہمارا ہی نہ زیادہ اب کرو ستم
یہ بھیا لال کہین پیارے نہ اتنا اب کرو ظلم

تیج رائے کو ملا وہ پیارا انتظار تکتے تکتے
جان سے اپنی گئے ہم در دیوار تکتے تکتے

خیال

اگر جو دل ستانہ میرے سے آہ نکلواؤگے تم
اُلٹ پڑیگا آسمان زمین مین چھپ جاؤگے تم

ستانون کی آہ سے ای نادانو تم آگاہ نہین ۔ آہ سے جسکی بچا سکتا ہی تمھین اللہ نہین
ترس جلا کا کرتے ہین ہم دل سے کہ نکلے آہ نہین ۔ آہ کرین تو تمھین بچنے کی کوئی ہو راہ نہین
آہ میری مین ہی وہ اثر جسکی ملتی کچھ تھاہ نہین ۔ سچ سمجھو تم جھونٹھ مین کہتا ہون والله نہین

اشعار

سمندر خشک ہو جاوین سبھی بے آب ہو ہو کر ۔ مچھلیان بھی اُچھلنے کو لگین بیتاب ہو ہو کر
آسمان چکر مین آجاوے سنو گرداب ہو ہو کر ۔ پگھل کر یہ اُٹھین گے سنگ بھی سیماب ہو ہو کر

بند ۱۱ ۔ پھر تو دل اپنے مین آہ عاشقون سے ڈر جاؤ گے تم
اُلٹ پڑیگا آسمان زمین مین کھپ جاؤ گے تم

کوہ کو مین سقدر جلا دون کہنا کچھ ضرور نہین ۔ جلکر سرمہ بنی ثانی ہو جسکے کوہ طور نہین
اگر یہ ہو ہو گرے لامکان بچ سکتا کوئی ہو ضرور نہین ۔ مین وہ مست ہون کہ جسکو پاتا ہی منصور نہین
اگر جہان کو فنا کیا چاہون تو بات کچھ دور نہین ۔ مگر یا خدا کہتا ہون یہ مجکو منظور نہین

اشعار

نہین طاقت کسیکی ہی جو ستون کی وہ آہون کو سہینگے ۔ فرشتہ حور جلجاوینگے دریا آہ مین بہتے ہی رہینگے
دُوریان ٹوٹ جاسہ و خور ند وہ ثابت رہینگے ۔ بچاؤ آہ سے آخر سبھی پھر ان کو کہینگے

بند ۱۲ ۔ پھر نا ستون کا کسیکے مین اُس آہ مین جل جاوگے تم
اُلٹ پڑیگا آسمان زمین مین کھپ جاوگے تم

ستم چھوڑو عاشقون کو اسمین نفع کوئی امکان نہین ۔ جان بوجھکر اسنے تو ہوا تمہا نادان نہین
آہ تو کیا گر اُف کرینگے رہیگا یہ جہان نہین ۔ بچے رہیو چھیڑنا ستون کا آسان نہین
خدا جانتا ہی قائم یہ رہے زمین آسمان نہین ۔ کہان چھپوگے تمھین چھپنے کا کوئی مکان نہین

اشعار

آہ کو اپنے نکلنے کی اجازت ٹک اگے دون — تو ایکدم بھر بچیگا نہین فنا ہو جائیگا گردون
جیسے جا ہون فنا فی اللہ سے ایکدم ہین نہین گردون — دھوین سے آہ کے جا ہون زمین و آسمان بھر

خاک مین ملجاوگے پھر نا زندہ کہلاوگے تم
اُلٹ پڑیگا آسمان زمین مین کھپ جاؤگے تم
بند ۲

ہم وہ عاشق صادق ہین چھیڑنے سے جنکے ہو جاتا ہی — غضب ہے میرے ڈرا کرتے ہین فرشتے بھی یار
جسنے ذرا بھی چھیڑا ہمکو وہ ایکدم مین گیا ہی گزر — اگر سرکشی کروگے بچنا ہوگا تمھین دشوار
تا دین تمھین ستانون سے نہ سر اٹھاؤ تم زنہار — بھول کے ہرگز چھیڑیو نہین کہے دیتے ہین یار

شعر

قسم کھا کر مین کہتا ہون جھڑی شعلون کی گردون سے لگا دونگا — زمین و آسمان کو خاک مین دم مین ملا دونگا
گریگا آسمان بچنے نہ نگارے فلک کو مین ڈھا دونگا — اگر زیادہ ستاؤگے قیامت کا سماں پھر دکھا دونگا

بیچ راہ کہین ایسا مضمون کہان پاؤگے تم
اُلٹ پڑیگا آسمان زمین مین کھپ جاؤگے تم

خیال

ای گل رعنا ہم عاشق ہین ہمین اسقدر خار نہ دے
کشتۂ ناز ہین تیرے ہم سینہ پر تلوار نہ دے
بند ۱

تیر نگاہ کافی ہے گلے خنجر کی لگا تو دھار نہ دے — یہ کیا غضب ہے جسم سے بہا خون کی دھار نہ دے
آج ہی تیغ دودم ہاتھ مین ظالم کہین وار نہ دے — خدا ہے مالک ستا زندگی کا کہین آزار نہ دے

اشعار

قتل پر اپنے نیت سبکی جفا کار نہ دے — کشتوں پر تیغ ای ظالم تو خبردار نہ دے
اپنے بیگانوں کو تو مار اب یکبار نہ دے — عاشقوں پر تو اٹھا ایسا یہ طومار نہ دے

بند ۲
رحم نہیں آتا ہی تجھے تو ذرا غم بسیار نہ دے
کشتۂ ناز ہین تیرے ہم سینہ پر تلوار نہ دے

خدا کسیکو تا بہ عمر بھر ایسا قاتل یار نہ دے — غم دے الم دے ستم دے عشق کا یک آزار نہ دے
سن ای بیوفا بہر خدا تو چاہے لینے قرار نہ دے — مگر وصل مین پیارے فرقت کا تو یہ بار نہ دے

شعر

گر جلانے کی نہ تدبیر تو تعذیر نہ دے — ایک جان پر تو غم لاکھ ای سنگے پیر نہ دے
ہم ہین عاشق ہمین تو نالہ شبگیر نہ دے — پا مین دیوانہ سمجھکر مرے زنجیر نہ دے

بند ۳
پاس محبت کیجئے ذرا کچھ ایسی غم کی مار نہ دے
کشتۂ ناز ہین تیرے ہم سینہ پر تلوار نہ دے

خون کا دعوی ہوگا حشر مین چھوڑ تو مجھ کو گنہگار نہ دے — زیر حکم ہین تیرے اندیا اسقدر دلدار نہ دے
کبھی نہ دستوں پر ایسے ظالم کو کوئی اختیار نہ دے — بیچاروں کو جو کہ دم لینے بھی زنہار نہ دے

شعر

بوسہ لینے پر طمانچہ تو اب عیار نہ دے — گالیان ہوکے جفا اب سربازار نہ دے
حالت غیر ہے چشم تو ہر کار نہ دے — چھوڑ از بہر خدا صدمہ بسیار نہ دے
نہیں تاب طاقت ہی صبر کی تو اسقدر انتظار نہ دے

بند ۲۶ کشتہ ناز ہین تیرے ہم سینہ پر تلوار ندے

تو ہی مسیحا مرض عشق کا جگر کی بڑھنے خار ندے
ماتا دین کہین دشمن کو یہ مرض کبھی کردگار ندے

علاج وصلت ہی کافی اور دوا زہر تاب ندے
یا حق تعالی کبھی جھوٹون کا تو اعتبار ندے

شعر

کوچہ قاتل خونخوار مین کوئی جان کے اب جان ندے
محفل رندون مین جاکر کوئی ایمان ندے

یہ وہ خانہ ہی کہ چین سے لینے وہ یک آن ندے
ہا تو نہ اسکے کبھی بھول کے کوئی کان ندے

ہیچ راے یون کہین مجھے ای پیارے رنج ہزار ندے
کشتہ ناز ہین تیرے ہم سینہ پر تلوار ندے

خیال ادھر تیس حرف ایک مصرعہ اوپر

آن ادا انداز دکھا کر چلا یہ دل کرکے نخچیر
بدون دیکھے یار کے یکدم دلکو نہین ہی دھیر

بند ۲۷ کشتہ ہین دیدار یار کے کرین حال کیا کیا اظہار
جسدن سے ہی عشق کیا نہین چین نظر آئی نہار

ثابت ہی یہ اجل پھرتی ہی دام لیے ہر بار
حالت دلکی غیر ہی کہا نہین جاتا دلدار

شعر

خاک چھانی ہی ترے ہجر سے حیران رہے
ذکر کیا کیجے جس طرح سے کہین رنج سہے

دیکھے دلدار کو دل عشق کی دریا مین بہے
روز شب یا دمین دل آہ کی کلمہ ہین کہے

زبر دست دلدار تیرے ہین نکر یہ زیادہ تر دلگیر
بدون دیکھے یار کے یکدم دل کو نہین ہی دھیر

سدا اکسیر ہی وزاری رہتی ہو راحت کا نہیں کام رہا
سدا ناطرح کے رنج ہین دل کے تئین نہین قرار رہا

شاد نہ یہ دل خواب مین میرا کبھی نہار رہا
ضبط اس دل کا ایک لحظہ بھر نہین ہی دلدار رہا

شعر

طائر دل کی صدا ہی ہی ہر لحظہ گھڑی
عاشق زار ہو دل نظر نہ کیجے اس پہ گھڑی

ظلم مت کر یہ طبیعت ہو صنم تجہپر لڑی
غرض کچھ فرق نہین دل کو تیری چاہ بڑی

قید ہجر سے رہا ہے تجھے نا اتنی دست تجے تعزیر
بدون دیکھے یار کے یکدم دل کو نہین ہی دھیر

بند ۳۶

کس سے دل کا حال کہین اس دل کے تئین ہی لاچاری
لاکھ طرح سے ہی حیرانی دل جینے سے آیا عاری

گویا ہمکو ہماری زیست آج کل ہی بھاری
مفت ہاتھ سے کھو یا دل کو ظالم سے دلداری

شعر

نہین تھا آگاہ ابھی اس عشق کے آزار سے دل
ہی نہ ثانی تیرے آزار زیادہ قاتل

واہ رے عشق تیرے جور جفا مین کامل
یہ تو تبلا کہ ستانے سے تجھے کیا حاصل

راحت کا نشان رہا نا جسدن سے عشق نے کیا اسیر
بدون دیکھے یار کے یکدم دل کو نہین ہی دھیر

بند ۳۷

چاک چاک سینہ ہی دہن سے آہ سدا رہتی جاری
صد ناطرح کے رنج مین بستے رہتے ہی دل آزاری

ناتا دین کہین عشق کے جور جفا سب بھاری
اننت رام کہین کچ اس سے بھول کے نا کیجے یاری

شعر

راستہ عشق کے ہرگز نہ گذرہی جانا یار
بال گو بند حسن تہون کو نہ کبھی کرنا پیار

کیا ہی جسنے آچمن آیا ہی لاچار — لالہ بھیا لال کی رہتی ہی صدا یہی ہر بار

بیچ راسے کے خیال سے گئے شاعر کے جگر تئین بین چیر
بدون دیکھے یار سے کے یکدم دل کو نہین ہی دھیر

خیال بلبل کا

کہین باغبان سنو بلبلو باغ مین ہی آمد خزان
اور کسی جا اُٹھا کر لیجاتو اپنا آشیان — بند ۱

چمن ہوا ویران خار چبھتے ہین بلبل کے تن
نہین وہ گلشن نہین وہ گل ہی نہین وہ ہی باد صرصر
خزان نے آکر حال اندنون کیا ہی کیا ابتر
نہین شگفتہ وہ غنچہ دماغ ہو جس سے معطر

شعر

نہین ہی وہ بھاری نا گلون کی وہ پھبن ہی
نہین بیلا چمیلی ہی نہین کہین یاسمن ہی
نہین وہ کھلنے غنچے کہین نا نسرن نا نسترن ہی
بیابان سے نہین کچھ آج کل اب کم چمن ہی

نہین کہین غنچہ اور گلون کا رہا چمن مین نام و نشان
اور کسی جا اُٹھا کولیجا تو اپنا آشیان — بند ۲

جہان چمن مین شبنم ہی ابھی وہان لو لپٹ چلتی ہی
کیے سبھی سامان عیش سے کے غم مین بلبل بلتی ہی
لگی تھی کیاری جس جگہ وہان خاک اُچھلتی ہی
دیکھ حال یہ کلیجا پکڑ ہاتھ تو ملتی ہی

شعر

اُٹھا کر نظر اپنی باغ مین دیکھا جدھر ہی
نہین شگفتہ گل ہی کوئی نہین اب سبز ہی
اُسی سمت اب آتا نظر روز حشر ہی
فقط آشیان گل مین زاغ و شپر کا گذر ہی

بند ۱۲

خشکی نظر آتی ہی ہر طرف سُوکھ گئے وہ چشمہ دان
اور کسی جا اُٹھا کر لیجا تو اپنا آشیان

اشکبار ہو ہوکر بلبل کرتی ہی یون گریہ زار
کسکے سامنے بیان غم کرون نہین کوئی غمخوار
عبث دشمنون نے یہ بلای غم مین کیا ہی گرفتار
یا حق تعالی تو نہ ہم بیکسون کو مار اب غم کی مار

شعر

تبسم کی جگہ چشمون سے اشک اب بھر آے ہین
عوض مطرب کے نالون کی صدائین وہ سناتے ہین
سلے ایام گردش سے کے زمانہ مین پھرا ہین
جھکاتی کوہ کاہ ہی خاک سر پر وہ اُڑاتے ہین

بند ۱۳

وہین مجھے پہونچا دے مولا دید گلون کی ہووین جہان
اور کسی جا اُٹھا کر لیجا تو اپنا آشیان

بہت ہوئی حیران وہ بلبل کہے بصد آہ و زاری
دیکھا چھپے ہمین ہو نصیب وہ گلزاری
قید الم سے دلکو ہمارے کیسے صدمے ہین بھاری
گر ملین وہی گل مصیبت بھول جاوے دلکی ساری

شعر

یہ ماتادین شاعر چھند نحمہ نت بناتے ہین
اننت رام پانڈے کہین سنئے خیال اپنا سناتے ہین
جو مور کھ ہین نہ ارمی لال سے دُم اپنی دبانے ہین
یہ باک گوبند چھیالال دیہاتی بر مجھ کی ترم کھاتے ہین

بیچ سالے کے کہئے جھکتے رتن چھند رنگین بیگمان
اور کہیا اُٹھا کر لیجا تو اپنا آشیان

خیال نقطون کا

خلق خلائق خلق اللہ کا خود خدا ہی خاقان ہی یہ

بند ۱ | ناشکرون کا نجس نابید نام و نشان ہی یہ

مقدس معبود مقدم متغلب متعال ہی وہ
صریح صادق صوفی صانع صاحب الجلال ہی
زکی زور آور زیرک زندگی کا آب زلال ہی
ہردم ہمدمون ہویدا ہی ہو بہو ہمال ہی یہ

شعر

غالب غفور ہی غائب غنی ہی اور غفار
وہی واحد ہی واہب الٰہی وہ والا وقار
ناصر و ناصح نصیر و نگہبان نور و نگار
ہی ہمارا ہر گھڑی ہمراہ ہمدم ہمکنار

ہی قادر قدوس قدیر اور قدم قوی قدردان ہی یہ
بند ۲ | ناشکرون کا نجس نابید نام و نشان ہی یہ

جہان مین جلوہ جدا جدا بجا بجا ہم جمال کا
ہی رازق رزاق رازدان رحیل رحیم ربّ کا
جل جلیل جل جلی جاودان مجلا جلال کا
بیان کرے کون کریم کبیر کے کل کمال کا

شعر

باری نبیا دبرتر بس برابر و بار ہی
خالق خالص خلیل خلص کا خمار ہی
یک یگانہ یزدان یعنی یکتا یاور یار ہی
بس بھروسا بہت ہماری بندہ کو بردبار ہی

فاضل فایز فایق فرحت فخر فدا فرمان ہی یہ
بند ۳ | ناشکرون کا نجس نابید نام و نشان ہی یہ

حادث حامی حافظ و حاکم حبیب ہی وہ
اصل الٰہی آپ ہی اعلیٰ احد احداوت ہی وہ
عاقل و عادل عظیم الشان عجوب عجیب ہی وہ
قیم قوی ہی قدیم و قائم قریب قریب ہی وہ

شعر

مونس مانوس ہر محرم و محمود ہی
سالم سبحان سامی ساجد و مسجود ہی

خرد مند و خرم و خورسند تھی خوشنود ہی | ہی وہ رب العالمین ہر سبز رہ وجود ہی

لاثانی لازوال لاحق لائق لقب لاثان ہی یہ
ناشکرون کا نجس ناپید نام و نشان ہی یہ

بند نمبر ۸

شاداب شاجی شاد شاطر شاہد اور شہود بنا | مجید موجا مقدس مناصب مقصود بنا
ناسخ ناطق نجیب ناظم نیست اور نابود بنا | وحید وہ ہی وسے ہر وجود مین موجود بنا

شعر

ظاہر و باطن ظہور اُسکا ایجاد ہی | قاصر فتان فرکا کنستر بے بنیاد ہی
ناتادین منشی میرا مرشد مبارکباد ہی | بیچ راے کی سن لکھے چھند محفل ہوئی دلشاد ہی

سخن سنج سمجھو سب اس سے ذکر سبحان ہی یہ
ناشکرون کا نجس ناپید نام و نشان ہی یہ

خیال صفت زلف

زلف یہ ہی یا جادو ٹونا سحر چھپا دا یا نٹکا
جسکو ناکا بیچ مین لایا اٹھا یا دھر ٹکا

بند نمبر ۱

حسن چاشنی سے ان نفون کا ایک فوہ دیکھا اٹکا | تا بہ عمر تک چھوٹا لٹکے بیچ مین رہتے اٹکا
الکون کی تدبیر چلی نہین بھیرتا ہی بھٹکا ٹکا | دکھلاتا ہی باتون مین کیا کیا وہ کرتب نٹکا

شعر

اُلجھا دل میرا زلف مین کیا کہون مین حال اُلجھاوٹ کا | سلجھا ہی بہت مشکل ان پھندون کے بناوٹ کا
کوئی صورت نظر آتی نہین جان کی بچاوٹ کا | کسی ہی یاد اب نغران بالون کی سلجھاوٹ کا

بند ۱۱
بچا نہ ہرگز ان گیسو کا جسپر ہی کوڑا پھٹکا
جسکو تاکا بیچ مین لایا اُٹھایا دھم پٹکا

بلوہ عام ہورہا مچا گھر ام زلفونکے جھٹکا
بل دے دسے بلدار بنا ناگن کا نون ہو گیا کٹکا

ان زلفون مین بھرا ہی زہر بلا بل کا مٹکا
زہر زلف کا نہ اُترے بدن مین ہے جسکے جھٹکا

شعر

بنا انداز زلفون کا نیا طرز ہی بناوٹ کا
عجب ہی جال پھند زلفونمین اس لگی پھانسا کا

مسلسل ہی زلف اُسکی کہون کیا حال سجاوٹ کا
طلسمات ہی کوئی یا ہی کوئی افسون لگاوٹ کا

بند ۱۲
عجب تماشا دکھلاتا ہی بالون کو مٹکا کا
جسکو تاکا بیچ مین لایا اٹھایا دھم پٹکا

پھنسا زلف مین دل جا کر آخر کو کھایا جھٹکا
یہ تو ہی ایک لہر دریا و تھاہ نہین جسکے پٹکا

کہا نہ مانا یہ ہرگز اب کس طرح اُسکو ہٹکا
بہت ہی مشکل لگانا پار پڑا گھاٹ اوگھٹ کا

شعر

عجب خوشبو ہی زلفونمین بیان کیا کرون تراوٹ کا
کئی ہین یادفن اُسکو پریت لگی گھلاوٹ کا

دکھلاتا ہی کرشمہ اپنی باتونکی کھچاوٹ کا
عجب شوخی شرارت ہی بھری چہرہ بنا ہی جھنجھلاہٹ کا

بند ۱۳
مشک ختن تاتار چین کا علاقہ اُسکے کو رٹ کا
جسکو تاکا بیچ مین لایا اُٹھایا دھم پٹکا

ماتادین عرض انت رام کو سہارا برمھ کی جو کھٹ کا
پیارے لال کہین جسمین آہی معلوم سبکے حال گھٹ گھٹ کا

سنکے حال یہ میرا اب شمن ہی میان سے ہٹکا
بھیا لال کی جنگ سے کیا ہی آج طبیعت کا کھٹکا

شعر

لکھو خیال اب کوئی آکر کے اس نگت بلاؤ بکا
صفا ہو جھنڈ کہنا کام نہین یہان کوئی رسے کرکٹ کا
سیپے چلے جاتے ہو چرخے سے کلام بکتے ہو بسٹ کا
یہ گانا ہی بہت مشکل نہ سمجھو کوئی رہٹ کا

بال گو شد اور مٹے تیکچند کہین ذکر نبسی ہٹ کا
جسکو تاکا بیچ مین لایا اٹھایا دھر ٹیکا

خیال بلبل کا

بند ۱

آج صنم سنے زلفون کے کیا پیچ نکالے سنے نئے
دل پھنسنے کو عاشق کے دام ہین ڈالے نئے نئے

زلف نہین ظلمات غضب ہی دل اسمین جا ہو اسیر
نہین چھوٹتا کرے کوئی گر اسکے لاکھون تدبیر
پہونچے جھٹکا دل کو اسدم ہلا وے زلفونکی زنجیر
لہر نہ اترے زلف یہ رکھتی زہر کی تاثیر

شعر

زلف بکھری چہرہ پر اسکے عجب نایاب ہی
سنبل و ریحان زلف سے کھا رہا حجاب ہی
اگر ہو وے اسکے مقابل یہ کہان آب و تاب ہی
دیکھ شرمندہ جھلک سے آفتاب مہتاب ہی

بند ۲

کھائے داغ پہ داغ حسرت کے دلپر چھالے سنے نئے
دل پھنسنے کو عاشق کے دام ہین ڈالے نئے نئے

عجب آن انداز ادا سے زلف کے تئین ہلاتا ہی
عالم زلف کا دیکھ عالم کا دل پھنس جاتا ہی
ماہ جبین سرو قد پیارا کیا کیا کھیل کھلاتا ہی
قدم قدم پہ چلے نزاکت سے بل کھاتا ہی

شعر

زلف کی تیزی کہون کیا خنجر آبدار ہی
عاشقون کی قتل کے قاتل بنی خونخوار ہی

زلف چہرہ پر وجوڑا جیٹھا گنڈے مارے ہے | گرد چہرہ پر زلف دونون ہین پھبکار رہے

بند ۳

شیام گھٹا سی گھر آئی اُٹھے بادل کالے سنئے
دل پھنسنے کو عاشق کے دام ہین ڈالے سنئے

ادھر دکھلائی دی لفین اِدھر او دھر ہاتھ سے نکالا | لاکھون عاشق زلف سے اُسنے کر ڈالے بسمل
زلف پیچ مین عاشق کے دل لٹک رہے صد ہا بیدل | عاقل ہو گئے ہین غافل بال ہین ایسے قاتل

شعر

زلف اُسکی کا کہون کیا مین عجایب حال ہی | پھر یا جادو طلسمات یا کوئی اب جال ہی
بال تو یہ نہین اس جال کا وہ بال ہی | کسکی نسبت دیو مین کالا بھی اب کیا ال ہی

بند ۴

چہرہ پر پھیلائے رکھے ہین دور کھو اسلے سنئے
دل پھنسنے کو عاشق کے دام ہین ڈالے سنئے

کیا ہوا یہ قاتل ہین مگر عاشقونکی ہی یہی غرض | چہرہ اُپر سے رہے ناتا پرساد کی یہی غرض
پیاری پیاری لفین تیری اننت رام کے حقمین فرض | برمھ والون سے کلغی الونکے لیے ہین خیال فرض

شعر

برمھ کا گانا کہین بھیا لال نت مول ہے | یہ تو کلغی ڈونڈھ تیرا خاک پتھر دھول ہے
غلط گانا بھاگ جانا یہ تیرا معمول ہے | اننت رام اور بال گوبند کہین گانے مین سے بھول ہی

ہمت چھوڑ دی سب نے جیتے ہوئے برمھ والے سنئے
دل پھنسنے کو عاشق کے دام ہین ڈالے سنئے

خیال زلف دوسری

آج صنم نے چہرہ پر کیا لٹ کے دکھلائے لٹکے

بند ۱ لٹ کے لٹکے دیکھ کر کتنے لٹ مین سے نکلے

ایسی ہین پیچدار وہ لٹ پیچ کھا کھا کے ہوگئے اسیر افلاطون تجھ وہ بھی اُس لٹ کی ہین نیچے زنجیر
ایسی ہین زہریلی زہری افعی کی رکھین تاثیر جسکو کاٹے بچے نا ہرگز کرے صد تدبیر

شعر

لٹ مین دل لٹکا میرا رہ کے گھبراتا ہی یار تیغ کھانڈہ ہی کوئی یا خنجری ہی ذو الفقار
یا کوئی بچھوا چھری بندوق ہی دو نال ار تیر تلم بھالا ہی شمشیر یا برچھی کٹار
بچے نہ ہرگز اس لٹ کے جسکے دل کو پہونچین جھٹکے
بند ۲ لٹ کے لٹکے دیکھ کر کتنے لٹ مین آ لٹکے

چہرہ پر اس پیاری کے یون لہر لہراتی ہی گویا ناگن باہنی سے بل کھا کھا کے آتی ہی
ار دگرد رخسار و نیز وہ صدقہ ہو ہو جاتی ہی چوم چوم کر وہ دل مین اپنے بہت اتراتی ہی

شعر

گیسو یا انکو کہون یا کالون کا ہجوم ہی ہی یہی خطرہ مجھے پیارا میرا معصوم ہی
دیکھکر اُسکی جھلک شمس و قمر محروم ہی شہرۂ آفاق ایسا وہ تو شام و روم ہی
کتنے تو کنجون مین اُس لٹ کے پھرتے ہین بھٹکے بھٹکے
بند ۳ لٹ کے لٹکے دیکھکر کتنے لٹ مین آ لٹکے

جبکہ پہنستہ مین اوس لٹکے نہین چھوٹے کوئی تمام عمر جادو ہی یا کوئی ہی بلا سے آفت ستم قہر
جسکے ڈنکو ڈسے تم چاہو پڑھ پڑھ کر پھونکو منتر لہر لہرا وسے نہ جاگے زہر بنا رہی تا بہ حشر

شعر

دو ۱ ہی ایک دو اور دو ہی دو کی چار لہ اسکے کاٹے کا منتر نہین کوئی ہی یار

مقابلہ کرے کوئی نہین سے چلے اختیار　یہ کالے وہ ہین کہ رکھتے ہین ہر دم مار و مار

بند ۵
سنبل بھی کھاتا پیچ تاب اب چمن مین رہ رہ سر پٹکے
لٹ بکے سے لٹکے دیکھ کتنے لٹ مین آ لٹکے

یہ لٹ ہے اُس دلبر کی تم جسکو دل سے ڈھونڈھتے ہو　ظاہر و باطن اُسی کو ہر جلوہ مین پاتے ہو
بر مہ نام کو چھوڑ پھر سے کلغی طرہ کو گاتے ہو　سچ بتلاؤ تم اسمین کہو مزا کیا پاتے ہو

شعر

ماتادین کہین پانڈے جی اُسکی عجائب شان ہے　گر کرے کوئی صفت اُسکی کہان زبان ہے
بھیا لال سے کہین دولت کا یہ بیان ہے　ظاہر مین وہ دور ہے اور سبکے دل مین یان ہے

اور کسیکو مت سمجھو یہ سے لٹکے ہین ناگ نٹ کے
لٹ سے کے لٹکے دیکھ کے سے کتنے لٹ مین آ لٹکے

خیال بلبل کا

بند ۱
ایسی کیا تقصیر کری جو کنج قفس مین پڑ گئے ہم
یا امیر سے مولا بُرا ہو جسنے دکھلائے ہین یہ غم

سرسبزی تھی چو طرفہ سے گلو نکے رہتے تھے ہمدم　جان و مال سے فدا ہوتے اپنے گل پر ہر دم
جھکتے تھے مرغان چمن اور قہقہہ ہوتے تھے باہم　کسی بات کا مجھے نہین رہتا تھا کچھ رنج و الم

شعر

دید گل تھی چمن مین ہم تھے بہت خوش و خرم　عیش عشرت سے گذرتھا نہ تھا کچھ بھی ظلم
بادشاہی تھی اُس گل کی ہم بنے تھے خادم　دل لگی جو چلے ہوتے تھے وہان ایک قسم

بند ۱

اب دیکھین کسدن صدمے اس سے لگے ہمارے ہونگے کم
یا میرے مولا بُرا ہو جسنے دکھلائے ہین یہ غم

بیان کرون کیا حال اس غم کا دل اب ہو رہا ورم ۔ کہ نہین سکتا صیاد جو جو دکھائے ہمین ستم
اگر جو جراح دیکھے زخم کو وہ بھی ہو جاتا ہے سم ۔ زخم ہون بڑا کہ جیون جیون خم پر وہ رکھے مرہم

شعر

کر دیا گل سے جدا تونے ہمین ایک قلم ۔ تونے ثابت ہے کیا مجھپر بھلا کون جرم
کس لیے قید کیا اب تک نہین ہون مجرم ۔ سچ سچ کہدے ارے صیاد تجھے سر کی قسم

بند ۲

ایسے صدمہ اگر اُٹھاوے کیا طاقت کوئی آدم
یا میرے مولا بُرا ہو جسنے دکھلائے ہین یہ غم

نہین ہے طاقت جسم کو میری چل نہین سکتا ایک قدم ۔ جو چاہے سو کرے ہم سبھی سہین گے سخت و نرم
رکھے ہے دیدہ سیلاب اشک سے چشم میری بہتی پُرنم ۔ یاد مین گل کی چشم سے آنسو ٹپکے ہین تھم تھم

شعر

ہو گئے ایسے وہ گل ہمسے یکایک برہم ۔ خواب مین بھی نظر آتے ہین نہین کوئی دم
آہ کیا کیجے اب صیاد کیا کیسا ظلم ۔ کوئی دم مین تو دیکھا دیگا سبھے راہ عدم

بند ۳

اتنا بھی ہو گیا ہے جسپر نہین دکھائے ہو ذرا رحم
یا میرے مولا بُرا ہو جسنے دکھلائے ہین یہ غم

یہی ہمین امید ہے خدا چمن مین وہ گل رہے جم جم ۔ ماتادین کا جہان مین نام رہے ہر دم قائم
دیکھین کسدن خدا کا ہوگا ہم پر پیار و فضل و کرم ۔ اننت رام جی بھیا لال کہین وہ ملے صنم

شعر

دولت سنگھ کا ترنم سنو جیسا ہے مضمون گرم ۔ بال گوبند گاتے ہین اب میم پر کردیا ختم
پسند بہت آتی خوب والے ہین اٹھاتے ترنم ۔ برمھ کہ گاتے نہین ہوتے وہ اپنا دھرم

برمھ والون کے خیال یہ سنکر دو ٹوٹے کے کھل گئے بھرم
یا میرے مولا برا ہو جسنے دکھلائے ہین یہ غم

خیال

چھٹکی چاندنی سے سبزی ہو پڑی شبنم گاہ مین ہو
مزا جب اٹھے مرا وہ پیارا بھی ہمراہ مین ہو ۔ بند ۱

تخت چمن پر بیٹھا وہ گل ہو اسکی بادشاہی بھی ہو ۔ ہاتھ مین ساغر لیے وہ ساقی صراحی بھی ہو
جو جو حوصلے ہو وین دل کے میرے الٰہی بھی ہو ۔ ہر ایک بات کی اس گل سے مجکو آگاہی بھی ہو

شعر

ہر طرف کو فصل گل بلبل چہکتی سنگ ہو ۔ ہو نشے مین پیالے سے ہر دم اچھلتا رنگ ہو
طبلے پر پڑتی تھاپ ہو اور بجتا چنگ مرچنگ ہو ۔ سارنگی دارا جا بجنے ہو نسے وانکے ڈھنگ ہو

سبھی ہر و ساتھ مین ہو اور وہ میری نگاہ مین ہو
مزا جب اٹھے میرا وہ پیارا بھی ہمراہ مین ہو ۔ بند ۲

کچھ کچھ موسم ابر بھی ہو وہان گل ہو اور گلزار بھی ہو ۔ جام لبالب ہو چلتا بازیگی ہو دلدار بھی ہو
مین بھی اسکو پیار کرون اور اسکا مجھپر پیار بھی ہو ۔ ہاتھ مین اسکے ہاتھ ہو کیے سبھی سنگار بھی ہو

شعر

کھل رہا چو طرف سے چمیلی ہو بیلا بھی ہو ۔ موتیا ہو موگرا نرگس لگا کیلا بھی ہو
گلگشت نگا سنگ مین اس گل کے اب میلا بھی ہو ۔ پوشاک دھانی پہنے ہو گل مین پڑا سہیلا بھی ہو

مین بھی اسکی چاہ کرون اور وہ بھی میری چاہ مین ہو

بند ۳

مزا جب آئے میرا وہ پیارا بھی ہمراہ مین ہو

مین بھی اسپر فدا ہون وہ مجبر دیوانہ بھی ہو
روشن محفل عشق کی ہو اور شمع بھی پروانہ بھی ہو

غزل رباعی شعر اور قصہ افسانہ بھی ہو
ہر ایک بات مین وہ کرتا ہمسے بہانہ بھی ہو

شعر

وہی ہو بات ای مولا جو دلمین آب سمائی ہو
خوشی ہو عیش عشرت کی اور دل کی صفائی ہو

یہی امید تجھسے ہو نہ ہرگز اب جدائی ہو
تصدق آنکر گل پر خدا کی اب خدائی ہو

مین اسکا خاکسار کہلاؤن وہ کہلاتا شاہ مین ہو

بند ۴

مزا جب آئے میرا وہ پیارا بھی ہمراہ مین ہو

رشک قمر و ماہ حسن اب کسی طرح پرور نہو
ماتادین کہین سے اوس سکے اور آسے منظور نہو

مرور اسکا بنا رہے وہ دلمین مغرور نہو
میرے خیال سے خیال کچھ بنا تیرا اجر پورا نہو

شعر

کہنا ہو تو خیال کہو جسکا نیا مضمون ہو
کہتے ہو کیون سخت ہمین کیا تم افلاطون ہو

بھیالال اور بال گوبند کا خیال و ناادون ہو
پرمجھکو گاؤ اگر تم کیا تمھین زبون ہو

اننت رام باسنکے کہین کہو خیال کوئی ایسی راہ مین ہو
مزا جب آئے میرا وہ پیارا بھی ہمراہ مین ہو

خیال

کون نگ کا باناتیرا کون گت رہی جنگ کے باج
کون تمھارا ہے مرشد جو گانے کو آئے آج

کا ہے کا نشان تیرا اور کون راگنی گاتے ہو
خیال غلط گاتے ہو نہین تم دلمین شرماتے ہو
کسکے گھرانے کے چیلے تم شاعر کہلاتے ہو
سچ تبلاؤ کہو تم اسمین مزا کیا پاتے ہو

شعر

آپ گاتے ہو غلط اورون سے کیا کہتے ہو تم
کہنے کو کلام سخت ہر یک کو سہتے ہو تم
جانور ہو ہوش کس جنگل مین اب رہتے ہو تم
دیتے ہو جب شاعرون کے دامن کو گہتے ہو تم

اپنی حرمت کی حسب نہین اورون سے کہو تم رکھو لاج
بند ۲ کون تمھارا مرشد ہے جو گانے کو آئے آج

کتنی راگنی گانے کی ہے کون وقت اور کون گھڑی
کتنی موتڈی کتنی لونڈی زیر زبر اور کتنی بڑی
کتنی لفظین ہین اسمین چھوٹی کتنی اسمین ہین بڑی
کتنی ملایم ہین اسمین کتنی سخت اور کتنی کڑی

شعر

تیرے مرشد کی قسم جب تک جواب لاؤ
جون ہون سنگی تیرے انکو تم اب بلواؤ
چنگ بجاؤ نہ اب خیال کوئی تم گاؤ
سوال کا جواب میرے جلدی سے تم پہنچاؤ

اگر دخل نا گانے مین ہو کہین جاے کر بیچو ناج
بند ۳ کون تمھارا مرشد ہے جو گانے کو آئے آج

گانا چیز یہ بہت ہے مشکل نا اسکی تم کرو ہوس
تم ہو مورکھ عقل نہین جیسے کوئی ہو تیلی پس
منڈلی باندھکر لونڈون کی بس ڈھال رہنمین کے رس
بیکار مین ن گانے کو آئے ہو ملکے دس

شعر

تیرے مرشد نے دیا تجکو کون سا منتر
گانے مین لیتا ہے تو نام اب کس کا جا کر

پہونچتا ہی یہ کھٹکا دلکو کہ کانون تک آسمین ہے اثر — پھر خیال آتا ہی دلکو کہ ایسا کہان ہی اعتبار

دیکھکے سر لاکھون اکثر ہوئے ہین بے سر سر تیرا بنا گل کا سردار
بند ۳۵ دیکھکے جلوہ جان سے نثار ہوئے ہم عاشق زار

دیکھ چشم بھی غزالے مانند چشمہ کے حیران پھرتے چشم سے چشم چھپاتے ہین
دیکھ پلک کو پلک پھیر پلک نہین جھپکاتے ہین

تیرے دیکھے جو رخسارہ حور چھپاتے رخسارے تجھسے رخسارے پھیر جاتے ہین
گلشن مین بھی سبھی گل تجھ گل سے گل کھاتے ہین

شعر

مثال غنچۂ گل کے تیرا غنچہ دہن جو کھل رہا ہے — ہی لگی دلکو ہوائے بیکلی کی ہو پریشان دل رہا ہے
لب لالون کے دیکھنے سے گل انار کا دل جل رہا ہے — دیکھکر چین جبین تیری فلک بھی غصے سے بل رہا ہے

تیرے دندان ہین نرالے چمک دکھاتے ہیرا لالے موتی ہوتے ہین تجھ نہین پر قرار
بند ۳۵ دیکھکے جلوہ جان سے نثار ہوئے ہم عاشق زار

پیشانی نورانی گویا قیامت کی نشانی جس سے چاند کو حیرانی ہووے دلبر
گویا خدا نے کیا خورشید منور چہرہ پر

جو ہو وے مقابل اسکی بات یہ ہی باطل نہین ہو سکتا اس قابل کیسا ماہ و مہر
کیا طاقت ہی صفت کر سکے ادا اگر کوئی بشر

شعر

کہی سکتا ہی لوگونکو یہان قدرت دکھائی ہی یہی بانی — نہین معلوم قمر یا شمس یا اختر کی ساری ہی یہ رخشانی
گم ہوتی ہی عقل سنگین دلون کی ہی یہ حیرانی — نہین ہے چاند سورج کل جہانمین یار کی روشن ہی پیشانی

کوئی کہتا ہی خدا کی قدرت دیتی ہی دکھائی یہی لمبین ہی مالی جو دھوا چاند ہو ٹکرا

بند شہ دیکھکے جلوہ جان سے نثار ہوئے ہم عاشق زار

کیا ہی گردن بیگی گول جسکا نہیں ہی تا کچہ مول انمول صراحی سی گردن

پیارا ابھارا ہر فن مین بنا ہوا ہر فن پر فن

شعر

تیری پسلیکا اُجلا سینہ جیسے چمکے ہی آئینہ دیکھے پسینہ ہوتا ہی بدن	دیکھکے پستے پستے پس گئے لیتے دیکھ عاشق مگن
دیکھکر پاتھون کو ہاتھون ملکے عاشق ہاتھ باندھے ہین	دیکھکر کفدست ہو وین پست افلاطون پڑے
اونگلیان منھ دبا دین اونگلیون نگہ گرچہ جا پڑے	خوف سے ملتے کھڑے ہاتھو ملوانے جو دہا در کرکے

دیکھی جسنے ہی کلائی اُسکی جان نکل ہی گئی ایک لحظہ نہ کل آئی اُسکو تنہا۔

بند شہ دیکھکے جلوہ جان سے نثار ہوئے ہم عاشق زار

دیکھی ناف کی صفائی جو کہ خیال مین آئی ناف نافہ سے سوائی تیری دلجان

پیٹ دیکھکر دیکھا تیرے پیٹ پھرین سر دحیران

ہوئی ران سے حیران ایسی نازک تیری ران حیران کرے تیرے ہوران

ماتادین کہین تلوے دیکھ تلوے ملین رو غلمان

شعر

حسن کو دیکھے حسینون کے نکل جاتی بدن سے جان ہے	انسنت سے اُم تجھا لال کہین پیاری کی عجب پھینکی یاروستان ہے
کہتے بالکو بندگا وے برمہ جو آدھی تو کچہ انسان ہے	تو چلکر کلغی طرہ کو چنگ سے چھپتا تیرا نشان ہے

کیسا مضمون ہی نرالا خیال سلجھے کیسا دھالا الہٰیج راسے نے کیا طیار

دیکھکے جلوہ جان سے نثار ہوئے ہم عاشق زار

خیال

بند ۱۱

آج ناگہان جو وہ ماہرو نکل پڑے گل خانے مین
چمن کے غنچے سبھی رو دیئے فقط مسکانے مین

باغ باغ بلبلون کے دل ہوگئے ہر یک آشیانے مین
آگئین چہچہے مچانے گانے راگ رسے مین

بھول گئین ہر گل کو تجھ ایسے نایاب گل کے پانے مین
عجب کیفیت ہوئی گلشن مین تمھارے جانے مین

شعر

معطر ہی وباغ ہر گل کا تیرے بوسے ای دلبر
شر گین ہوتا ہی نکہت زلف سے تیرے عنبر

ہی یقین کوئی جو گل دو چار تجھے ہوا گر
صاف غش آئے گرے روی زمین پر بیخبر

بند ۱۲

سرو ٹھٹھکا چرگیا قد موزون کے تیرے دکھلانے مین
چمن کے غنچے سبھی رو دیئے فقط مسکانے مین

اٹھائی خجلت ہر گل نے تجھ گل کے یہان آنے مین
کھو گئی آبرو ہوئے مصروف وہ رنگ جمانے مین

زلف مسلسل سے سنبل کا دل الجھا جا شانے مین
کسی طرح نہ ہرگز پھر سلجھا سلجھانے مین

شعر

تیرا جلوہ ہی بالاسب جس سے خلق پر یہ نور ہی
ہی چراغ جان تو ہی ظاہر مین گو کہ دور ہی

سب قدم چومتا جہان تک کے پری و حور ہی
بادشاہ حسن گل عالم مین تو مشہور ہی

گشت خون عاشقون کی ہوگئی تیری نظر اٹھانے مین
چمن کے غنچے سبھی رو دیئے فقط مسکانے مین

دیکھ کر چشم کو حیران ہوکر ہرن بھاگے ویرانے مین
نگاہ قاتل قتل کرتی ہی ہر یک بہانے مین

تیری نزاکت کی ای پیارے دھوم ہی سارے زمانے مین
گل طرحدار ہوگئے نئے طرح طرح کے بنانے مین

شعر

شاعر مرت لال کو دیکھا تو خوش گفتار بھی ہے
تازہ مضمون کا نیا خیال یہ طیار بھی ہے

تیج راسے کہین وہ گل میرا سر وار بھی دلدار بھی ہے
جو عاشق ہے وہ تو بس راز بھی ہے بیزار بھی ہے

خیال لام کا دو انگ

لاکھون مین تو ہوا نمودار ہر شی مین ہر گل مین ہے
لاثانی ہے نہین کوئی بجھا عالم گل مین ہے
بند ۱

لیکے شام سے ایران تم راگ سمجھا نہین کامل مین ہے
لذت وصل کی جسنے پائی اُسے یاد ہر دل مین ہے
لاجواب ہے سبھون سے الگ اور پھر شامل مین ہے
لق و دق ہے تیری شان ہی آب و گل مین ہے

شعر

لگی جسکو تیری نظرون کی چوٹ اے یار قاتل ہے
لحظہ ساعت چین نہین آتی پڑا اسقدر گھایل ہے

لطف و عیش سے گذر وہ جا دے پڑا رہے شور غل مین ہے
لاثانی ہے نہین کوئی بجھا عالم گل مین ہے
بند ۲

لب لالی جیسی تیری ہے نہین لالی کسی لعل مین ہے
لکھی کوئی کیا صفت تیری تو ہی بنا ذوالجلال مین ہے
لعل بدخشان دیکھکر شرمندہ ہر حال مین ہے
لا بد تو ہی بنا اور تو ہی صاحب کمال مین ہے

شعر

لگی ہین نون طرف رخ پر تیرے جو یار کا کل ہے
لام تعلیق لکھی ہے یا کوئی پیچدار سنبل ہے

لوگ سبھی کرتے ہین ذکر اور تیرا ذکر بلبل مین ہے
لاثانی ہے نہین کوئی بجھا عالم گل مین ہے

لا ہووے کوئی مثال تیری تو یہ تو بات محال مین ہے
نوع نزاکت اور نخرہ نیارا تیرے ہر چال مین ہے
لچک کمر تیرے کی ایسی نہین آتی ہے خیال مین ہے
لیکن باریکی کمر کی دیکھہ بال و بال مین ہے

شعر

لٹا دی جان مال اپنا جو دیکھے عاشق چھل بل ہے
لیے ہاتھون مین کرتی ہین جھٹ پٹ یہ مرکی تمور چھل ہے

لگا ہوا جو طرفہ جلسہ عجیب تجمل مین ہے
لاثانی ہے نہین کوئی تجسا عالم کل مین ہے
بند سکہ

لحاظ رکھتا شمس و قمر ہے ایسی چمک تیری شکل مین ہے
لیوے پہچان تیری شان نہین کسکی عقل مین ہے
نعتین شاعر ماتا دین تو ہر دم خدا کے فضل مین ہے
لفظین کی لفظین خیال کے مصرعہ سے مصرعہ ملا ہے

شعر

لالہ بال گوبند نے گایا اگر یہان پر خیال ہے
لام ہے اول پھر آخر لام اور ای کے سنو یہ حال ہے

لال دیوان تو بیٹھا ہوا اسے اللہ توکل مین ہے
لاثانی ہے نہین کوئی تجسا عالم کل مین ہے

خیال

چاہت سے آگاہ نہ تھے اور چاہت کی کچھ چاہ نہ تھی
بے پرواہ تھے کسیکے دل کو کچھ پرواہ نہ تھی
بند لہ

رہتے تھے خوش خورم یارو اور کسی سے کام نہ تھا
چھپا نظر مین تیرے کوئی ایسا ہی گلفام تھا
سے محبت کا کسیکا پیا مین نے کبھی جام نہ تھا
زبان پر میرے عشق کا یارو کبھی کسی کا نام نہ تھا

شعر

رہتا تھا سب سے الگ یکتائی میں یک فرد تھا
نا کبھی صدمہ ہوا اور نا کسیکا درد تھا

نا ملالت دل پر تھی نا کچھ غبار و گرد تھا
عشق کہتے ہیں کسے نہی زبان پر ورد تھا

بند [illegible]
کوچۂ جانان کے جانے کی یاد مجھے کوئی راہ نہ تھی
سنے پرواہ سے تجھے کسیکی دل کو کچھ پرواہ نہ تھی

اتفاقیا ایک موقع پر میرے جانے کا گذر ہوا
بیخودی سے ایسا ستایا خبر سے اب بے خبر ہوا

عجب معرکہ ہوا اور عشق یہ مد لطف ہوا
حق اللہ تو مین کہتا معلوم ر[illegible] ہوا

شعر

عشق کی آتش جب ہی پڑ گئے چھالے میرے
غم کی بندشے یکبار گی آ گرد دل بیٹھالے میرے

پھر اٹھے دل سے بھبھک کے اسقدر شعلے مہر
وحشت پیدا ہوئی نا پھر ٹلے ٹالے میرے

بند [illegible]
اشک کے دریا بہے چشم سے ملتی جسکی تھاہ نہ تھی
سنے پرواہ سے تجھے کسیکی دلکو کچھ پرواہ نہ تھی

آہ کی آتش ایسی ہی فلک پر بجلی گر گئی
بیٹھے قلابے زمین کے آتش ہفت طبق تک بھڑک گئی

شور فغان سے فرشتہ جبرئیل کی طبیعت دہل گئی
ماہی بیک یک دھمک سے اپنی جگہہ سے کھڑک گئی

شعر

شق ہو گئے پردہ فلک آہ از یک آنے لگی
رسیان ٹوٹی سبہ خور کی اور بھر لانے لگی

کپ گئی زمین ساری خلق تھرانے لگی
یک بیک آتش ہوا سب چھپ ڈرانے لگی

بند [illegible]
ایسی حال سے طبیعت میری واللہ کبھی آگاہ نہ تھی
سنے پرواہ سے تجھے کسیکی دل کو کچھ پرواہ نہ تھی

اور جو عاشق تھے انکو دیکھ جاب یہ خیال ہوا
افسوس کرنے لگے سب انکو بڑا ملال ہوا

ذوالجلال کا اُسوقت سے مجکو بدرجہ کمال ہوا ۔ ملال جو تھا اس دل کا بجز توسط بمال ہوا

شعر

پھر تو محرمِ عشق کے کوچہ سے مین جزکل ہوا ۔ عیش کا سامان ہوا اور دورِ غم بالکل ہوا
مہربان وہ گل ہوا اور مین فدائے گل ہوا ۔ جو نہین تحمل تھا دلکو بجز نہ مجھے تحمل ہوا

ماتادین کہین منی لال کو کسطرح کی آہ نہ تھی
سنلے پرواہ سے مجھے کسیکی دل کو کچھ پرواہ نہ تھی

خیال صفت اُستاد

تم ہو رہزآگاہ تمھین روشن حال سارا ہے اُستاد
مین عاجز ہون مجھے آسرا تمھارا ہی اُستاد
بند لہ

مین پابند قید جہان ہون تمسے امید لگی ہی ۔ خدا نے چھوڑی تمھاری ہاتھ مین اب نمانی ہی
جسنے تمھین مرشد کرنا اُسکی امید آئی ہی ۔ سبب کیا ہی جو میرے لیئے دیر لگائی ہی

شعر

گمرہون کو راہ دکھلانا تمھارا کام ہی ۔ یاد میری بھول جائے حیف کا یہ مقام ہی
زور و بل جو کچھ کہ ہے مجکو تمھاری ذات کا ۔ تمسے منکر ہو بھلا جائے خیال خام ہی

تمھین یہ معلوم ہی صرف آپ کا مجھے سہارا ہی اُستاد
مین عاجز ہون مجھے آسرا تمھارا ہے اُستاد
بند لہ

کرو دستگیری میری یہ وقت لطف عنایت ہی ۔ یہی تمنا یہی آرزو یہ دلکی حکایت ہی
کرون تصدق جان آپسے مرشد شوق نہایت ہے ۔ یہی حوصلہ یہی اشتیاق بدرجہ نہایت ہے

شعر

نیّر اوج حقیقت آپکا القاب ہے
شکر خالق ہے تم ایسا سرپرستا پایا
سنئے حقیقت ہے یہ بندہ ذرۂ کمتاب ہے
سر بسجدہ اسکی درگاہ مین تحسین آداب ہے

سو اتمھارے مددگار یہان کون ہمارا ہے استاد
مین عاجز ہون مجھے آسرا تمھارا ہے استاد
بند سکہ

جسپر ہو دست کرم بھلا پھر اُسے خوف کس بات کا ہے
ہو مرشد برحق توقع مجھے تمھاری ذات کا ہے
نام آپ کا ٹالنے والا ہر آفات کا ہے
دھیان آپکا ورد ہوگیا مجھے دن رات کا ہے

شعر

لوح دل پہ نقش ہے اسم مبارک آپکا
ہو سکے توصیف اوصاف حمیدہ کی کہان
نقشہ آنکھون مین کھنچا قدم مبارک آپکا
نور حق صاف ہے جسم مبارک آپکا

آپ کی نظر کرم کا یہ ملتجی بیچارا ہے استاد
مین عاجز ہون مجھے آسرا تمھارا ہے استاد
بند سکہ

کیون نہ عاقبت سنے تمھارا اگر ہو خدمتگار سحر
تمھین سے ہے التجا غیر سے نہین ہے اصلاح کار سحر
یار چھوڑ دیوے پڑا پھر رہے نہ دو جہان مین سحر
تم مرشد ہو کہین سکے یونہین تحسین بار سحر

شعر

نام ناتادین تمھارا اور لقب استاد ہے
بیچ تحسین پر گیا ختم ہے از رہ انصاف ہے
آپکا ثانی جہان مین پیدا کب استاد ہے
شاعران ہند کہتے ہین عجب استاد ہے

کہین لال دیوان سحر کو نام یہ پیارا ہے استاد

مین عاجز ہون مجھے آسرا تمھارا ہے اُستاد

خیال

شب وصل ہے مرغ سحر کے بانگ لگائے جاتے ہین
دشمن جان ہین گھڑیالے گھڑی بجائے جاتے ہین
بند ۱

مدت مین ہوا وصل صنم ہم منت سنائے جاتے ہین
آدھی رات ہے باقی نقارچی نوبت بجانے جاتے ہین
صدا موذن اللہ اکبر کی سنائے جاتے ہین
دل میرا اب ایسی باتون تڑپائے جاتے ہین

شعر

جی مین آتا ہے نقارچی کو مین جاکر توپ دم کر دون
قیامت برپا ہوگی اس ستم پر مین ستم کر دون
موذن کی حلق مین جا کر یہ تیغ دو دم کر دون
گھڑیالی ہے عدو میرا کیا اُسکا سر قلم کر دون

جیون جیون باقی آواز ہے اور وہ بھی گھبرائے جاتے ہین
دشمن جان ہین گھڑیالی گھڑی بجائے جاتے ہین
بند ۲

لاکھون عجز اور منت سے ہم انھین سمجھائے جاتے ہین
اگر بغل گیر ہوتا ہون تو اور جھنجھلائے جاتے ہین
مچلتے ہین روتے ہین اشک بہائے جاتے ہین
گرما گرمی سے اپنے رنج بھر لئے جاتے ہین

شعر

منتین کر کے کہتا ہون نہین کچھ مانتے ہین
نہین سنتے ہین کچھ میری وہ اپنی تانتے ہین
جو حالت دل میری کی ہے بخوبی جانتے ہین
یہ باعث کم سنی کے کچھ نہین پہچانتے ہین

کسی طرح نہین مانتے بہت بہلائے جاتے ہین
دشمن جان ہین گھڑیالی گھڑی بجائے جاتے ہین

سخت و نرم ہم سبھی اس لیے اٹھائے جاتے ہین
ہنسی ول لگی مین ہم تو سبھی اڑائے جاتے ہین
اپنی تان مکنت ہمین ہر طرح دکھائے جاتے ہین
کہین کہان تک حال ہم ایسے ترسائے جاتے ہین

شعر

جھڑکیان ور گالیان اس لیے سہتے ہین ہم
آہ کا کلمہ زبان سے کچھ نہین کہتے ہین ہم
رنج سے خون جگر پی پی کے اب بہتے ہین ہم
ہرگز نہین ہوتے مقاصد دل کے جو چہتے ہین ہم

ذرا ذرا سی باتون مین وہ ہمین جلائے جاتے ہین
دشمن جان ہین گھڑیا لی گھڑی بجائے جاتے ہین

ماتا دین راقم رانت سام لو شاعر کہلائے جاتے ہین
تیرے سخن پڑھتے ہم سخن سنائے جاتے ہین
کلغی طرہ والے دونون ابیات شہر مانے جاتے ہین
بیحیائی سے سامنے منہ کو چھپائے جاتے ہین

شعر

مقابل مین جو ہو شیر کی کیا طاقت سیار ونکی
نہین مطلب تم آپ سے اس شعر جاسو کے
مثل ہے یہ بہت مشہور سن لو شاعرونکی
ایسا مضمون گھڑ لاوین اصل کیا ہے ستارونکی

تیج راس لے ہین سمجھے نہ سمجھے خیال تو گائے جاتے ہین
دشمن جان ہین گھڑیالی گھڑی بجائے جاتے ہین

خیال شمشیر کا

بند ۱

کیسی کاٹ کرتی ہے آج کل تیز دھار شمشیر تری
عشق بازون پر کرتی ہے ہر دم وار شمشیر تری

دکھارہی ہے کیا کیا جو ہر آبدار شمشیر تری
غضب ستم ہے قہر ہے ذوالفقار شمشیر تری

برق سے زیادہ چمک ہی ہی ایسی خونخوار شمشیر تری
سب ہنروں سے ہی بڑھکر زہر دار شمشیر تری

شعر

نہین آتی ہی قبضہ مین کہ صمصام ار کرتی ہی
نہین تسمہ رکھے باقی وہ سپلے پار کرتی ہی
جدھر چلتی نہین تھمتی وہ مار و مار کرتی ہی
خدا شاہد ہی یکدم مین فنا فنار کرتی ہے

میان مین رہتی پوشیدہ ہے مثل مار شمشیر تری
بند ۲ عشق بازون پر کرتی ہے ہر دم وار شمشیر تری

ابرو سے دیتے مثال ہر وقت یار شمشیر تری
فکر قتل مین رہتی ہی لیل و نہار شمشیر تری
چاک کرتی ہی قبا جیب دل افگار شمشیر تری
نگہ کو تیری سمجھتے خون فشار شمشیر تری

شعر

یہی ہی آب خورش اسکی کہ لاکھون خون سے چاٹے ہین
عجب ہے گھاٹ بنا اسکا عجب اسکے چپاٹے ہین
کہ کتنے بیگنا ہون کا گلا آ کرکے کاٹے ہین
چھٹے جس طرف کو ہی ادھر ہو جاسے سناٹے ہین

چلتی ہے عاشق کے سر پر نے اختیار شمشیر تری
بند ۳ عشق بازون پر کرتی ہے ہر دم وار شمشیر تری

گھوم رہی ہی چار طرف ہے پر خمار شمشیر تری
قتل کرنے کو کرتی ہے ہر دم انتظار شمشیر تری
خون عاشق سے رہتی ہی داغدار شمشیر تری
بہادرون کے کاندھے پر ہی ہو سوار شمشیر تری

شعر

تری شمشیر جو دیکھی عجب شان سر رکھتی ہے
چباتی ہڈیان اسطور گویا دندان رکھتی ہی
اگر روکے سے ہی سوچ جاوے تو کیا امکان رکھتی ہی
اٹھا لیتی ہی پہلیون عجب گھمسان رکھتی ہی

بند ۲

ہم تو تصور کرتے ہین پھولون کا ہار شمشیر تری
عشق بازون پر کرتی ہے ہر دم وار شمشیر تری

ناتاوین اور اننت رام کی زنار شمشیر تری
بھیا لال و رمنی لال کہین ہے پرکار شمشیر تری

منور خان کہین کہ رن مین دکھے بہار شمشیر تری
دکھاری ہے عجب گردش غبار شمشیر تری

شعر

بال گوبند نے انکی شمشیر تیری توڑدی
پرزہ پرزہ ہو گئی شمشیر تیری چھوڑدی

رنگت پر رنگت کہ سنائی آب تیری موڑدی
سچ کہو کیا شاعری پر شاعری ہی جوڑدی

کہین ہزاری لال ہوئی اتنو سمار شمشیر تری
عشق بازون پر کرتی ہے ہر دم وار شمشیر تری

خیال

بند ۱

اپنے دام الفت مین طایر دل کو رکھا دم دیدکے
بدون وصلت ہجر نے مارا ہمین غم دیدکے

تیز ہے آتش کو جو عشق کی جگر جلانا کیا مطلب
جان بوجھ کے ناحق کو یہ رنج اٹھا کیا مطلب

ثابت قدم ہو تو بن سے دل کو لگانا کیا مطلب
حسن سے ہیر طبیعت اپنی بھڑکانا کیا مطلب

شعر

بند ۲

دل دیا جب سے ہوا عشق کا ازار صنم — ہے یقین حق کی قسم
ذکر معشوق مین مشغل سدا رہتے ہین ہم — سہتے ہین رنج و الم

خیر ہمین اس بت نے مارا ایسا رنج و الم دیدکے
بدون وصلت ہجر ستمگار نے ہمین غم دیدکے

دل وحشی کہتا ہے تو اس بت کے کو چہ مین گر بجا
ستم قہر ہے ظلم ہے ظالم عشق یہ ہے سب سے ہے بڑا
ذلت ہوگی رنگ سے زرد تیرا اب حد سے سوا
شکر خدا کا ہمین مجبوروں کو یہ رنج دیا

شعر

ضبط سینہ مین ہوا عشق سے نکلی ہے آہ — ہے بہت حال تباہ
طائر ہوش بھی سب بھول گیا عقل و فہم — دیکھ کے تجکو صنم

صنم نے ہمکو رکھا منتظر اپنے سر کی قسم دیدے گے
بند ۳ بدون وصلت ہجر نے مارا ہمین غم دیدے گے

ظاہر مین یہ حال ہوا ہے باطن مین ہے چاک جگر
غرور کرتے ہین وہ حسن کا اور نہین پرواہ ہے دگر
عیان ہے رنگت چہرہ کی دل مین محبت کا ہے اثر
فلک نہین کچھ کسی کی اور نہین رکھتے جانت زر

شعر

قصہ کوتاہ عیش جان دی غم خواروں مین — ذکر یہ دلداروں مین
کون سے شہر کو ویران کرین جا کر ہم — ہجر مین تیرے ہمدم

گلے لپٹے ہو غیروں کے ہمکو شرم ہے گے
بند ۳ بدون وصلت ہجر نے مارا ہمین غم دیدے گے

لیکر دل قابو مین ستمگر کیسا ستم دکھاتا ہے
نام عشق جو لیوے کوئی دشنام اسے سناتا ہے
اتادین کہین اننت رام پیار تجھے سمجھاتا ہے
وحشی ہوں مین گلرو کا ایسا ستم بناتا ہے

شعر

ہاسے اس عشق نے اب تکو دیا و نیا سے مجھے — کچھ نہین خوف تجھے
یاد مین تیری منور خان اب رہا کرتا ہے — یہی وہ کہا کرتا ہے

یاد رکھو مارا ہے تمنے موچھون کو غم دیدیکے
بدون وصلت سحر نے مارا ہمین غم دیدیکے

بند ۱۲

کبھی بلاتا ہون مین تمھین صاف جی چرا جاتے تو ہو
اور غیرون کو جانے دو صنم تم میرے کھلاتے تو ہو

بہکی کیونکر چال دل بنا تم چھپاتے تو ہو
چھوڑ دو واسطہ غیر سے مجھسے دل لگاتے تو ہو

شعر

غیر جو ہین یہ سب کنارے ہون
رنجشین دور ہون تو بہتر ہے

تم ہمارے ہو ہم تمھارے ہون
جھگڑے آپسمین کیون یہ سارے ہون

کہو تو کب آؤ گے سحر کے دل کو لیے جاتے تو ہو
جان کے میرے پیارے مجھے نظر آتے تو ہو

خیال

غیر سے مل مل صنم ہمارے دل کو تم جلاتے تو ہو
صاف نہین ہو دل سے ظاہرا قسم کھاتے تو ہو

بند ۱۳

پچھتاؤ گے صنم دل عاشق کو ترساتے تو ہو
کہتے ہو ہان نہین جاتے ہین ابھی چلے آتے تو ہو

دیکھو گے اسکا نتیجہ رنج یہ دکھلاتے تو ہو
ملون مین کیونکر صنم یون مجکو تم بلاتے تو ہو

شعر

رنج دل میرا اگر آپ چھوڑانا چاہو
میرے ہی ہوکے رہو اور سے رکھو نہ غرض

سحر کو چھوڑو جو دل مجھسے لگانا چاہو
ملنا اس شرط پہ ہون گر مجھے ملانا چاہو

مین بھی خوب واقف ہون جیسے تم باتون مین لاتے تو ہو

بند ۱۶ ۔ صاف نہین ہو دل سے ظاہر اقسم کھاتے تو ہو

خفا نہو نا صنم زبان مری سے کہلاتے تو ہو ۔ سچ تو بات ہی آپ غیرون کے گھر جاتے تو ہو
چھپا نہین کچھ حال اب ہرچند گو چھپاتے تو ہو ۔ کب چلتا ہی کوئی انکا پیش لاتے تو ہو

شعر

سچ کہتے ہو تو تو کھاو تو گنگا کی قسم ۔ یا نہین کھاو صنم دیوتا تا نگا کی قسم
اسی طرح کی جو قسم کھاو تو لاؤن مین یقین ۔ مانتا کب ہون بھلا ٹوپی اور انگا کی قسم

دم مین کب آتا ہون تمہاری مجھکو بہلاتے تو ہو
بند ۱۶ ۔ صاف نہین ہو دل سے ظاہر اقسم کھاتے تو ہو

دم بھرتے ہو غیر کا مجھسے باتین یون بناتے تو ہو ۔ خوب نہین ہی تجھے ہر بات مین جو جھلاتے تو ہو
سمجھ گیا مین جو جھوٹھ ہو یا سچ اب تم سمجھاتے تو ہو ۔ دیتا ہون دل مین اگرچہ اب بھی تم ستاتے تو ہو

شعر

غیر کے اب بھی اگر دل مین سمائی ہوگی ۔ صاف کہتا ہون صنم تجھسے لڑائی ہوگی
اُنسے کہدو کہ خبردار نہ بولین ہمسے ۔ ورنہ کچھ حق مین اُنکے نہ بھلائی ہوگی

یہ بھی غنیمت ہی جو غیر کو کہنے پر دھمکاتے تو ہو
بند ۱۶ ۔ صاف نہین ہو دل سے ظاہر اقسم کھاتے تو ہو

کرینگے یہ بدنام انھین صحبت مین جھنجھلاتے تو ہو ۔ منع کرون تو مانتے نہین ہو جھنجھلاتے تو ہو
بھلے سمجھے نہین باتون کو پیچھے پچھتاتے تو ہو ۔ وہی تو آخر کیے اپنے کا پھل پاتے تو ہو

شعر

ماتا دین اُسکو منا ؤ تو ذرا جو مانے ۔ گر نہ مانے تو اُسے بھاڑ مین دیکھو جانے

اسکو انسان کہو جو بات ذرا پہچانے — آدمی وہ نہیں جو اپنی ہی اپنی تانے

مانو نہ مانو مگر سحر کی نام سے بکانے تو ہو
صاف نہیں ہو دل سے ظاہرا قسم کہانے کو ہو

خیال

نہیں تاب دوری ہے دل مضطر کو میرے پیارے آرے
آرے آرے لگی ہے رٹن صنم آرے آرے — بند ۱

ترپوں ہوں دن رین چین نہیں پڑے غم کے مارے آرے — خدا کے لیے حال عاشق پہ رحم کہا رے آرے
لگی آتش شوق ہے سراپا اوڑ رہین چنگارے آرے — دل عاشق کو نہ تو اب یادہ ترسا رے آرے

آئیں بلائیں لیلوں جگر کے جانکی دلکی یار رے آرے
آرے آرے لگی ہے رٹن صنم آرے آرے — بند ۲

بار بار ہے عرض یہی دلدار تو بلہار رے آرے — ہوں میں منتظر چشم دلکی تو میرے تارے آرے
سینہ ہے صد چاک چلیں ہیں تیر غم کے آرے آرے — دل جلتا ہے بہرون ہوں آہ کے ہیں نعرے آرے

صنم نہ آئے آپ کہتے تم کہہ کہکر ہارے آرے
آرے آرے لگی ہے رٹن صنم آرے آرے — بند ۳

ذرا اپنے مشتاق لقا کو دید تو دکھلا رے آرے — پوری آرزو دیو مجھ عاشق جان وار رے آرے
گدا ہیں ہم تو در کے تیرے تو شاہ ہے پیارے آرے — خوابیدہ ہے بخت عاشق کو تو جگا رے آرے

پھر بیٹھو مکھ نہ پھیرو عاشق کا کبھی دوار رے آرے
آرے آرے لگی ہے رٹن صنم آرے آرے — بند ۴

ماتادین کہیں اپنے کشتہ ناز کو بچا رے آرے — ستیاں سب جلیں جو ہے دست آسکو بلہار آرے
بھیا لال مجبور کو جان سے نہ بسکا رے آرے — بانکو بند کو دار دی وصل تو کیا رے آرے

تیر ہے پیکان صنم سے یا کہ تیر سے خنجر مژگان

خیال

عشق تو ہے گر صنم تو رشتہ عشق مین ہون آویز
شیرین شمایل تو ہے مین شیدا تیرا مثل پرویز
بند ۱

بالا سرو سے بالا قیامت ہے وہ تیرا قامت نوخیز
آتش ہے تو جہان مین ہون پارہ کمتر گلریز
قمری ہون نہین مجھے ہے طوق گران بھی لطف انگیز
مہ دلبری تو ہے خورشید صفت مین ہون طرح ریز

تو ہے شاہسوار تو مین پابوس تیرا ہون جون مہمیز
شیرین شمائل تو ہے مین شیدا تیرا مثل پرویز
بند ۲

تیغ ناز طناز قتل عشاق پہ گر رہتی ہے تیز
آمادہ پیکار تو ہے گر شوخ بکف خنجر خونریز
ہم بھی پیارے تو جام حیات سمجھین ہین لبریز
سر حاضر ہے تمہاری قسم مجھے نہین عذر و ستیز

تو ہے مسیحا صفت تو دل مجروح اپنا ہے درد آمیز
شیرین شمائل تو ہے مین شیدا تیرا مثل پرویز
بند ۳

تجھے حکمرانی ہے جہان کی تابع سکندر و چنگیز
اگر تو چین بر جبین ہو تو کیون برپا نہو رستخیز
فرمانبر ہون تیرا نہین مجھے حکم تیرے سے گریز
نظر رحم کا مین ہون مشتاق نکر مجھ سے پرہیز

تو ہے نگہ سے پوشیدہ گر تو ہین چشم میری اشک ریز
شیرین شمائل تو ہے مین شیدا تیرا مثل پرویز
بند ۴

نیک پسندی تجھے ہے گر تو نیک و بد کا مین ہون تمیز
تو ہے سراپا کرم تو بوی وفا کا مین بھی ہون مشک بیز
خلق ہی تجھین گو ہے ہر شبہ سے مجکو خیز و بیز
ماتادین سے رنگ و حدت کا تہ دل سے ہے گریز

تیرے ہی جا بجا مین تو ماؤ اسحر کا ہے خط تبریز
شیرین شمائل تو ہے مین شیدا تیرا مثل پرویز

خیال

بند ۱

کھائے وہ گل حسرت مین ہمنے تیرے اے گلعذار کہ بس
دل یہ ہمارا قابل دید ہے وہ گلزار کہ بس

نہین جای رفو اسقدر ہوا یہ سینہ افگار کہ بس
تیری دید نادید کا ہے دل یون محو دیدار کہ بس

چارہ گری سے یون ہے مجبور دل ناچار کہ بس
سوز ہجر مین تیری فرقت سے وہ ہے بیشمار کہ بس

بند ۲

تیرے ستم دیدگان کی حالت عجب ہے جای بہار کہ بس
دل یہ ہمارا قابل دید ہے وہ گلزار کہ بس

زلف آپکی آج صنم بگڑی ہے مثل مار کہ بس
چھوا ہوا ہوتا ہے اسکا ہے اسمین زہر کار کہ بس

ڈسے گی بیشک خون عاشق کی وہ ہے خونخوار کہ بس
چکھے جو لذت اسکی زندگی ہو اسکی دشوار کہ بس

بند ۳

خونریزی ہے شیوہ انکا ہین ایسے ظلم شعار کہ بس
دل یہ ہمارا قابل دید ہے وہ گلزار کہ بس

چاہ کیا کرتے ہین ذقن کو انسے ہے پکار کہ بس
دیکھا نہ جانبر کسیکو وہ دریا ہے شناور یار کہ بس

اس بارہ مین اور رکھتے ہو مثال یار کہ بس
ڈوبا نہ تیرا اسکا تیراک ہے بجز دلدار کہ بس

ہمتو اسکی تحریر صفت مین ہین وہ سرگرم کار کہ بس
دل یہ ہمارا قابل دید ہے وہ گلزار کہ بس

ماتادین اس سحر بیانی مین ہین لطف ہزار کہ بس
بالگوبند ہر لفظ تمہارا ہے مخزن اسرار کہ بس

ہو تو سخنور غیر کا توڑا وہ پندار کہ بس
بھیالال کو وہ ہے مرغوب خوب گفتار کہ بس

کہین لال دیوان ادھر بھی ہوگی وہ نظر پیار کہ بس
دل ہمارا قابل دید ہے وہ گلزار کہ بس ++

خیال

ابرو ہے خمدار دکھاتا بار بار شمشیر مجھے

بند ۱

حیف تو یہ ہے قتل کو کہتا ہے تقصیر مجھے

یاد میرے دلبر دلبر کی بھولی نہیں تصویر مجھے — دن تو تصور مین گذرے شب کٹے تدبیر مجھے

سبھی قید نہین کرتا ہے بیگناہ حقیر مجھے — کیا باعث ہے جو دیتا اتنی ہے تعزیر مجھے

معلوم مجکو ہوا ہے ظالم خون کا دامنگیر مجھے

بند ۲ — حیف تو یہ ہے قتل کو کہتا نے تقصیر مجھے

دام عشق مین جب سے اُسنے اپنے کیا اسیر مجھے — یار ہی یار کی دکھاتی کیا کیا ہے تعبیر مجھے

دیکھ حال یہ سوچ مین آیا مجنون انجیر مجھے — جب سے دیکھا ہے اُسنے ایسا ہے غمگیر مجھے

اگر ملے جو خاک اب در کی وہ بھی ہووے اکسیر مجھے

بند ۳ — حیف تو یہ ہے قتل کو کہتا نے تقصیر مجھے

اگر کسو کی نظیر دون تو ملتی نہین نظیر مجھے — ایسا ظالم ملا نہین آج ملک بشیر مجھے

دھمکاتا ہے باندھ کر خنجر بجھوا تیر مجھے — نہ تو قتل وہ کرے نا کرے رہا نے دیر مجھے

کسو کی اسمین خطا نہین ہے دکھلاتی تقدیر مجھے

بند ۴ — حیف تو یہ ہے قتل کو کہتا نے تقصیر مجھے

خطا معاف کر خونریزی کی نہ کر تواب لگیر مجھے — جام زہر کا جو دیتا ہوتا قند و شیر مجھے

ماتادین کہین محبت یار کی لیے پھرتی زنجیر مجھے — اننت رام کہین عشق دکھلاتا عجب تاثیر مجھے

بال گوبند کہین منی لال تو کر اپنا دستگیر مجھے

حیف تو یہ ہے قتل کو کہتا ہے تقصیر مجھے

خیال

راحت کو ناراحت سمجھے غم کو نہ ہم کچھ غم سمجھے

دم مین دم ہے اُسیے ہم ہین ہر دم بیدم سمجھے

شان مین برحق وہی ہی سبحانی کی بے تصویر کو کھینچ
لاثانی ہو وہی ربانی کی دے تصویر کو کھینچ

بند ۲
غور سے چاہیے دیکھے تو وہ غفار کی دے تصویر کو کھینچ
دل کے سوا کون دل دلدار کی دے تصویر کو کھینچ

دل جو کدورت دور کرے ہر طور سے دے تصویر کو کھینچ
وحدت تنہو وے جیسے کس طرح رسے دے تصویر کو کھینچ
جا ہی تعجب کچھ بھی نہین ہی غور سے دے تصویر کو کھینچ
فرق نہ آوے اسے فی الفور سے دے تصویر کو کھینچ

بند ۳
جو عاشق صادق ہے جیسے کردگار کی دے تصویر کو کھینچ
دل کے سوا کون دل دلدار کی دے تصویر کو کھینچ

ایسے مصور بہت سے ہین انسان کی بے تصویر کو کھینچ
کیا امکان ہے جو وہ لامکان کی دے تصویر کو کھینچ
سچا مصور وہی ہے جو جہان کی دے تصویر کو کھینچ
ظاہر کی کیا اصل ہی نہان کی دے تصویر کو کھینچ

بند ۴
کیا رتبہ مانی کا جو لیل و نہار کی دے تصویر کو کھینچ
دل کے سوا کون دل دلدار کی دے تصویر کو کھینچ

حق برحق وہی خالق تقدیر کی دے تصویر کو کھینچ
مانی بنجاے اسکی تحریر کی دے تصویر کو کھینچ
ماناوین کہین یادکر اسکے نظیر کی بے تصویر کو کھینچ
اننت رام کہین سے اسکے تاثیر کی دے تصویر کو کھینچ

بھیالال کہین بال گوبند جو رشیدار کی دے تصویر کو کھینچ
دل کے سوا کون دل دلدار کی دے تصویر کو کھینچ

خیال شعردار

بند ۱
تجھ گل پر گل کھائے گلون نے گلشن مین ہین گل پیارے
دیکھکے جلوہ بھول گئے جلوہ جلوہ گر سارے

عجب نور پر نور ترا ہی نور سے ہر چہرے کی جھلک
شان دیکھکر پریشان شان نہ پاوے جو ملک
سحر دیکھ بیبس ہوئے سردار کہون مین کہان تلک
گرد چہرہ کی جو گردہ گردش کھاتا زمین فلک

بند ۱۳ — دیکھکے جلوہ بھول گئے جلوہ گر سارے

نیا نیاز انداز ناز ہی نازنزاکت نازک پن
بات بات مین بات کرے ہر بات مین اوسی ہی پرزن

ہر یک چال مین ستم کی ستم ستم مین نیاپن
سر سے پاؤن تک سراپا سراپا گر دیا متھن

اشعار

ناتادین آدھین ہین بولین ان بر مھکے سمرن
بال گوبند کہین بھیالال ہے لال و لال بر مھ کا چمن

اننت رام کہین ام رام ہو گا تیرا اسمین زرن
تیج رام شاعر کی شاعری شاعر و ہیو بچن و کھن

ورشن کو درویش بڑے بڑے ٹکڑے ہو گئے تیرے دوارے
دیکھکے جلوہ بھول گئے جلوہ گر سارے

خیال

بند ۱ — جو عاشق صادق ہین انکے زبان پر غم کا نام نہو
رنج راحت سے یکسان آرام کا انکو کام نہو

ہر ایک طرح کے صدمہ مصیبت دل پر اپنے سہا کرین
جیون جیون ہو دنا غم ہو انکو عیش عشرت مین پا کرین
بحر عشق مین اُس لہر کے ہر دم وہ تو بہا کرین

شکوہ کا کلمہ زبان سے کبھی نہ اپنی کہا کرین
چاہ الفت کے سوا کچھ اور نہ دل سے چھا کرین
دامن عشق کا کبھی نا چھوڑے ہر دم گہا کرین

بند ۲ — سوا دید اُس گل کے انکو اور کام صبح شام نہو
رنج راحت سے یکسان آرام کا انکو کام نہو

کیا عشق جانا کا ہی جسنے رنج نہ دل پر لایا ہے
قدم و حر کے الفت مین اپنا جسنے نہین ہٹایا ہے
عاشق ہو کر جسنے اپنا جان و مال لٹایا ہے

عشق سے واقف ہوا اور مزہ اُسینے پایا ہے
عشق باز وہین وہی عاشق کامل کہلایا ہے
دیدار اپنا اُسینے اُسکو پھر دکھلایا ہے

ذکر صنم کے سوا اُنکے زبان پر اور کلام نہو
رنج راحت سب ہے یکسان آرام کا اُنکو کام نہو
بند ۳۵

عجب لطف ہوا حاصل عشق مین شیرین کا عشق فرہاد کیا
چڑھکے منصور نے سولی پر دلبر کو اپنے یاد کیا
ہوا عشق زلیخا کو جد دل کو اپنے شاد کیا
سب سے بڑھکر مجنون نے عشق کو بے آزاد کیا
جان تصدق کردی پھر اُسنے نا بیداد کیا
خدا نے رتبہ حسن کا یوسف کو امداد کیا

جس جسنے کیا عشق ہو صادق اُسے کبھی الزام نہو
رنج راحت سب ہے یکسان آرام کا اُنکو کام نہو
بند ۳۶

مزہ عشق کا اُسنے اُٹھایا جو بیٹھا ہو عاشق ہو
بحر عشق مین جسنے یار و دل کو اپنے دبا ڈالو
کہون خیال رنگین کہ جسمین جست مضمون ہون دو دو
راحت کو راحت نہ سمجھا غم کو نہ کچھ غم سمجھا جو
حال عشق کا یکا یک شیدہ کھل گیا اُسکو
ناتادین کہین اگرچہ شاعر ہو تو سمجھ تو لو

مزا نہین کچھ حاصل ہو میان جہان پر انت ام نہو
رنج راحت سب ہے یکسان آرام کا اُنکو کام نہو

خیال

اے پیارے دندان مین تیرے کیا سرخی ہے پانون کی گھتی
داغ جگر پر اپنے لگاتا ہے جس سے لعل یمنی
بند ۱

کیا طاقت گر تیرے دندان کی کوئی جوہری لاوے مثال
اگر زمرد کی مثال دون تو یہ بات ہو بہت محال
ہووے منور جو ہیرا تو وہ کیا رکھتا ہے مجال
سلک گوہر تیرے دندان کے سامنے ہون پامال

کہو نور مین کہان جھلک وہ جو دندان مین ہے روشنی
داغ جگر پر اپنے لگاتا ہے جس سے لعل یمنی
بند ۲

اور جو مشابہ دندان کے الماس اگر ہووے کہین
شرمندہ ہوکے چشموں سے اشک ڈھالے سنو ہین

گوہر نے دیکھا چشم سے اپنے اُسکے اشک کی نذر کی نہین
سچ تو یون ہے ثانی دندان کے ہووے اخر بھی نہین

برق تڑپ جاتی ہے شرم سے مرنے مین ہیرہ معدنی
داغ جگر اپنے دکھاتا ہے جس سے لعل یمنی — بند ۳

زبان کو نہین اسقدر کی طاقت صفت جو اُسکی کر
سبھی جواہر دیکھ دندان کو آہ آہ مار رہے ہین شیدا
لعل بدخشان بھی اُس پیارے کے در کا ہووے گدا
یاقوت مرجان دیکھکر جھلک اُسکی کو ہوے فدا

کسو مین اتنی کہان نزاکت جو پاوے وہ نازک تنی
داغ جگر پر اپنے دکھاتا ہے جس سے لعل یمنی — بند ۴

ٹک نکر سر اپنا موتی بھی دلمین ہووین حیران
ماتادین کہین کیا طاقت گر کرے جوہری کوئی پہچان
دیکھ جھلک کو مرصع جان ہے ابھی ہو بیجان
فلک کے تارے پیار پر ٹوٹ ٹوٹ ہووین قربان

تیج رانے کا سخن نہ پاؤ کرو چاہے جتنی تم سر زنی
داغ جگر پر اپنے دکھاتا ہے جس سے لعل یمنی

خیال

دام عشق مین اپنے یار نے مجھے پھسا کر کیا برباد
دے دے کے رکھا ہے دم ناکدھی کیا دل میرا شاد — بند ۱

دل کی میرے امید جو تھی نا کچھ وہ ہوئے حاصل مقصود
دن بن زیادہ لشکر غم کے سر پر سے لگے ہونے موجود
دریا عشق مین جو دکھانے نئے جوہر ہوئے نمود
دیر نکر تو نکال اس بلا سے مجکو ای معبود

دعا یہی ہے میری تجھسے ملے اب میرے دل کی داد
دیدے سے کے رکھا ہے دم ناکدھی کیا دل میرا شاد — بند ۲

اور گذرے زندگی سے اب ہم جان بچا ہوا بعید
دور ہوئی سب عقل فہم ہم دیوانگی ہوئے مرید
وقت دل کی دفعہ نہین ہوتی زیست کی امید
دوست آشنا کو سمجھے غیر ترک کیا گفت و شنید

دونی مصیبت جھیلی تو بھی دل کی نہ کچھ بر آئی مراد
دیدے سے کے رکھا ہے دم نا کدھی کیا دل میرا شاد
بند ۳

دیوانہ بن ایسی عشق مین جان سے اپنی گیا فرہاد
داروپہ چڑھکے انا الحق کہکے ہوا منصور آزاد
دروشیون نے صدا عشق مین جنگل بن کو کیا آباد
دیکھا ہمنے بہتون سنے پایا رنج سبھنے تعداد

دھمکا دھمکا مجھے وحشت نے رنج والم غم دیئے زیاد
دیدے سے کے رکھا ہے دم نا کدھی کیا دل میرا شاد
بند ۴

دم گذرا جاتا ہے دم مین سنتا نہین کوئی فریاد
دوا غدار ہے جگر مت ظلم کرے زیادہ جلاد
در در مجکو عشق پھرا تا ماتادین کہتے استاد
دانا کہئے اسے جو عشق کی سہہ لیوے افتاد

دنگل مین کیا تیج راے نے نئے مضمون کیے ایجاد
دیدے سے کے رکھا ہے دم نا کدھی کیا دل میرا شاد

خیال

ملک عدم سے ملک ہستی کو جسکا ہے چالان گیا
آیا تنہا گیا وہ اور نہ کچھ سامان گیا
بند ۱

بڑے بڑے یہ باغ بغیچہ مسند محل سب چھٹ جاتے
اجل جد آئی بچانا کوئی سب نا تھی گھوڑ جاتے
خواہش یہ رہی کسیکی سب سے محبت توڑ جاتے
کنبہ قبیلہ اور بھائی بندسے منھ کو موڑ جاتے

ایک لمحہ بھر ٹھہرا نہین وہ خالی کر مکان گیا
آیا تنہا گیا وہ اور نہ کچھ سامان گیا
بند ۲

جسنے دیا کچھ یہان پر اسنے جا کر وہان بھر پایا ہے
نام پر اسکے کہ جتنا زر و مال لٹایا ہے
دارا سکندر شاہ جمشید نے کیسا مزا اٹھایا ہے
جیسا اسنے کیا وہ ویسے ہی کہلایا ہے

جہان کا تھا وہ وہین گیا میان جہان کو سارا جہان گیا

بند ۲

آپی تنہا گیا وہ اور نہ کچھ سامان گیا

نا کچھ لائے نہ کچھ لیگئے سر کو جھکائے جاتے ہین
انکھین نہین کچھ خطرہ ہے نہین کہین ستائے جاتے ہین
مٹھی باندھے آئے ہاتھ پھیلائے جاتے ہین
پر سوا رت پرکہ جو کوئی مال لٹائے جاتے ہین

قارون نے رکھے تھے خزانے انکا بھی نام و نشان گیا

بند ۳

آپی تنہا گیا وہ اور نہ کچھ سامان گیا

جسے دیا نہین سنگ اسکے نام پر بات کیونکر ہی لٹے
دھرم کی خبر تپال گئی اور نرک گئے پاپی لٹے بیٹے
یا تو لٹا دے کچھ دولت یا تو برمھ کا نام رٹے
جسنے خزانہ جمع کیا نام پر آسکے کیونکر گھٹے

برمھ نام سے جو چوکے ہین انسپر ہوتا توان گیا

بند ۴

آپی تنہا گیا وہ اور نہ کچھ سامان گیا

کپڑے پرانے پہنے کسیکو ہاتھ سے کچھ دیا
نا خرچا نا کھایا کسنکو دیتے لیتے دیکھ لیا
جوڑ جوڑ کر سب رکھا سوم مین اپنا نام کیا
پھٹ گئی چھاتی سوم کی دیکھکر اسکا دھن چھیا

ساتھ نہ اسکے کچھ بھی گیا جدا ادھر کو وہ نے ایمان گیا

بند ۵

آپی تنہا گیا وہ اور نہ کچھ سامان گیا

جم کے دوت لیگئے جدا اسکو یا نیر جا کر مار پڑی
بھول گئے سب باتین یہان کی جو کرتے تھے بڑی بڑی
برمھ کمبھ مین بندھا ہوئے ڈھلی نس نس گڑ گڑی
ماتا دین کہین پانڈے نے خیال کی توڑی کسی کڑی

ہمت سنگھ اور موسیے کہین ہین برمھ نام کو جان گیا
آپی تنہا گیا وہ اور نہ کچھ سامان گیا

خیال

سارے دریا ڈھونڈھ پھرے ہم کہین نہ تر گوہر نکلے
شکر ہے خدا کا چشم دریا سے یہ جوہر نکلے

بند ۱

اُٹھا جوش یکبار تیرا ولیکو پیر بنکر بن نکلے اشکون کے سوتے جاری ہوئے جس سے الہی نکلے
اُمنگ اُٹھ ننگ کے ہوئے ولولے گھومر گھومر کے بخور نکلے دیکھ حیرت سے جیسے خشک ہو کر کے ساگر نکلے

غوطہ لگا کر ڈوبنے غوطہ گر بچہ نا تمام عمر نکلے
بند ۲ شکر ہے خدا کا چشم دریا سے یہ جوہر نکلے

بندھا تار اشکون کا کیا بنکر گوہر دون دون نکلے گویا کانٹے مین برابر تل تل کے یکسون نکلے
بیش قیمت اسقدر مقابل ہین نہین گنج قارون نکلے کہان تاب ہے زبان سے صفت کا جو مضمون نکلے

دیکھ دیکھکر اور جواہرات دل مین ہوش شدر نکلے
بند ۳ شکر ہے خدا کا چشم دریا سے یہ جوہر نکلے

جسدم رویا فرقت یار مین تب آکی گوندھ لڑیان نکلین ایسی بارش ہوئی گویا ساون کی جھڑیان نکلین
ہوا تعجب مجھے لاکھون لڑیوں کی کڑیان نکلین چشم بند گئی سو کھر بھر آرتے چنگریان نکلین

جسنے سنا یہ حال مرا وہ ہو کر لخت جگر نکلے
بند ۴ شکر ہے خدا کا چشم دریا سے یہ جوہر نکلے

چاند چھپے بدلی مین جا کر جسدم وہ جھل جھل جھلکے ایک ایک انکے موتی کے نبے تھے سیامین ڈھلکے
شرمندگی سے اور موتی نے آب ہوئے ہین گل گلکے کوئی بڑے تھے کوئی تھے چھوٹے کوئی تھے ہلکے

مقابلہ مین آن گوہر کے اور گوہر بہتر نکلے
بند ۵ شکر ہے خدا کا چشم دریا سے یہ جوہر نکلے

یاد مین اُس لبر کی میرے رونے کا جو بندھ گیا تھا تار اشکون کے طوفان سے بیڑے بہکے چلے سارے کہسار
تاتا دین لچھمی رام نت کہین جس سے نکلے دریا ہزار ملا کسیکو نہین اُس دریا کا ہے وار اپار

تیج رائے کی زبان سے ہردم برمھ نام بہتر نکلے
شکر ہے خدا کا چشم دریا سے یہ جوہر نکلے

خیال محمد صلے اللہ وسلم کا معجزہ

بھیجا خدا نے حضرت کو دنیا مین دینے کو اسلام
مکہ شریف مین محمد صلے اللہ نے کیا مقام

چوک

اتفاقیا ایک یہودی عرب سے آیا سفوذ کر
بیٹھے ہوئے اصحاب حضرت کے پاس تھے جو وہان پر
سلمان نام کا اصحابون مین تو وہ یون ہی اگر

چمڑے کی تھیلی بغل مین ہاتھ مین وہ لیے خنجر
لگا پوچھنے کون ہے اسمین رسول پیغمبر
کیا تو پوچھتا تجھے حضرت کا دید نہین آیا نظر

شعر

بھولا تو غفلت مین کیا تجکو نہین ہے کچھ خبر
مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو مکار ہے کافر

یہ چمکتا ہے پیشانی پر نبوت نور انور
محمد صلے اللہ سلم کا نور ہے سب مین ظاہر

پھر تو سامنے حضرت کے آنکر یہودی نے کیا کلام
مکہ شریف مین محمد صلے اللہ نے کیا مقام

چوک

لگا وہ کہنے حضرت سے اے شخص میری یک ہے تھیلی
نام میرا ابھی آپ بتا دین دلی مقاصد ہو وین حصول
یقین دل سے آپکا مذہب مع سب کے کرون قبول

میری تھیلی مین بتا دو بھرا ہے خاک یا ہے دھول
حبیب خدا ہو آپ اور کہلاتے ہو نبی رسول
تابعدار ہون کبھی نا کرون آپکا حکم عدول

شعر

پھر تو حضرت نے یہ سنکر سر بسجدہ ہو گیا
دست اجابت دیکھکر جبرئیل حکم دیا

دونون ہاتھون کو طرف معبود کے اٹھا لیا
مت کرو کچھ فکر اسکا اشرف ہو انبیا

کہدو نا کہ اسمین بھرونے سعد بن قیس ہے اسکا نام

چوک ۲۲
مکہ شریف مین محمد صلے اللہ نے کیا مقام

ہوا حکم حضرت سے آکر جبرئیل نے یہ بات کہی
اور آپسے کہا تم چھپنے کی جو اسنے ہر بات جہی
اسمین نہین کچھ فرق ہے حضرت یہ جو بات ہے سبھی

ہتھیلی مین آجو ہے وہ ناگن بھونی ہے اژدہی
سعد بن قیس ہے نام اسکا مین کہتا ہون سنو یہی
جو جو آرزو یہودی کے دلکی تھی ہوئی وہی

شعر

سر سجدہ سے اٹھا کر آپنے یہی ہے فرمایا
ارے بدکیش جو تو نے ہمین ہے آزمایا

ہے ناگن ہتھیلی مین بھونی چھپا کر جو تو ہے لایا
یہ سن سے سعد بن قیس نام تیرا ہے کہلایا

سنکے یہودی ہرگز نہ مانونگا تو کیا جادو کا کام
چوک ۲۳
مکہ شریف مین محمد صلے اللہ نے کیا مقام

کہا حضرت نے حکم خدا ہے یہ تو کچھ جادو ہے نہین
جو جو پوچھا تجھے بتلایا دل سے اپنے تو لا یقین
لگا پھر کہنے ناگن جلاد وجد مجکو ہو ذہن نشین

حق ہے مانکے میرے کہنے کو ای سعد بن رنگین
عذر کرو نا کلمہ کہو دین کا اب ہو سب مسلمین
خدا کی یاد کی آپنے حکم جبرئیل پھر لائے وہین

شعر

سنتے سخن کے آپنے یاد الہی جو کری
یہ کرشمہ حضرت نے سبکو دکھلایا سعروری

ایکا ایکی جی اٹھی ناگن جو بھونی تھی مری
ہو گئی حیرت یہودی کو جو دیکھا معجزہ ہی ہری

مع سبنے کے ہوا مسلمان لایا یقین پھر کیا سلام
بند ۲۴
مکہ شریف مین محمد صلے اللہ نے کیا مقام

ہوئی جب زندہ ناگن ہی لگی پھر رونے وہ بیکار زار
لگی وہ کہنے مین آدم تھی کیا تھا مین بے ننگ کار

حضرت نے پوچھا ناگن تو کیون روتی زار زار
اسکا نتیجہ ہوا جو مین یو گئی مین اب شرمسار

پھری جنگل مین ساری یہ قدرت دیکھیے کردگار — آدم کی صورت کیجیے میری دین کے سو ہوا

شعر

جد اُٹھایا ہاتھ حضرت کی خدا کی شان مین — افضل تیری سے آلتی ناگن ہو انسان مین
ہو گئی آدم کی صورت ناگن وہ اک آن مین — دیکھ قدرت ہو گئے اصحاب سب حیران مین

آدم کی صورت ہوئی جد اُسکی کہا رسول علیہ السلام
چوک ۔ مکہ شریف مین محمد صلے اللہ نے کیا مقام

ہاتھ باندھکر حضرت سامنے کہین لگا ہو کر غلام — توریت کو مین پڑھتا تھا بیٹھ کے حجرہ کے اندر
نام آپکا ہر یک ورق مین لکھا ہوا دیکھا اکثر — اُسکو چھیل کر لکھا تھا نام موسے کا اُسجا پر
یہی گناہ کیا آپکا مین نے نام سے ہوتا تھا منکر — آپنے میری معاف کی خطا ناگن سے ہو گیا بشر

شعر

کیا کہون حضرت پھٹی یکبار گی حجرہ کی چھت — دی مجھے پھر آنکر موسی پیغمبر نے یہ لعنت
مٹایا نام محمد کا تیری کیا آئی ہے شامت — کیا آدم سے ناگن یہ ملی مجھکو نصیحت

اب تو چھوٹے مین قدم مبارک نکلے سے ناقص ایام
چوک ۔ مکہ شریف مین محمد صلے اللہ نے کیا مقام

سنکے معجزہ حضرت کا جو یاد کرے دل کے درمیان — یقین ہے یون ہے اُسے جنت مین جا کر ملے مکان
اگر صفت جو کرے حضرت کی اتنی کسی تاب و توان — صدق صفت جو لکھی تو قلم نہین ہوتا ہے روان
نام نبی کا بھولو نہ کوئی دم پر دم کہو رہو جہان — کل عالم کا مالک ہے سرور محمد ہے مہربان

شعر

ماتا دین عاجز مراسن تو یہ شاعر نام ہے — یاد صلے اللہ وسلم کی نت مجھے مدام ہے

کچھ غرض مطلب نہین مجکو کسی سے کام ہی || جو مین قدم حضرت کے مین نے جب سے انجام ہی

شیخ حسین منو امرت تو یاد کرین اُسکی صبح شام
مکہ شریف مین محمد صلے اللہ نے کیا مقام

معجزہ دوسرا

ایکدن کا عجب معجزہ حضرت کا مین کرون بیان
ساٹھ سے آدم رسول اللہ کے دین مین لائے ایمان

جوک ملہ

ابوجہل تھا ایک شخص وہ کو یون مین کہتا تھا مدام || حضرت کے سامنے آکر اُسنے یہ کیا پیغام
ایک معجزہ مجھے دکھلاؤ جانون تمہیں سچا کلام || انھین کعبہ مین درخت ہو پیدا حضرت خیرالانام

شعر

اُسکی جڑ سونے کی ہووے چاندی کی ہون ڈالیان || اور زمرد کی کہ جسمین لٹکی ہووین پتیان
پھل سے لگے اسطور ہون جسمین ہون ستر رنگ عیان || بیٹھا ہو یک جانور خوبصورت اُسکے درمیان

جب مین سمجھون گا تم ہو پیغمبر اور مالک ہو دونو جہان
ساٹھ سے آدم رسول اللہ کے دین مین لائے ایمان

جوک ملہ

کلمہ آپکا پڑھتا ہووے کہتا ہووے رسول رسول || جو جو مقاصد ہین لئے ای حضرت سب ہووین حصول
دیکھ معجزہ حضرت آپکا مین بھی ہو جاؤن مقبول || کلمہ دین کا ای مصاحب دلسے اپنے کردن قبول

شعر

بیچ تھی سونے کی اُسکی ڈالیان تھین سیم و زر || پتی زمرد کی برنگ سبز آتی تھی نظر
بیٹھا ہوا تھا ڈالیون پر اک سفید جانور || بولتا بولی مین اپنی تم رسول ہو پیغمبر

چوک ۱۳

بیٹھا آنکر حضرت کے ہاتھ پر کہے بنی جی پڑھی قرآن
ساٹ سے آدم رسول اللہ کے دین مین لائے ایمان

ابو جہل کہین دیکھ معجزہ جادو ہی نہین لائے یقین — دیکھ معجزہ حضرت کا ساٹ سے آدم لائے دین
کلمہ پڑھا توحید کا سبنے کہکے یا رب العالمین — قدم چوم کے کہا تم ہو گے امام المتقین

شعر

ہوتی کسی سے ہی نہین حضرت کی جو صفت — تا قلم ہووے رواں ور نہ زبان کو اتنی طاقت
اس طرح کی حضرت کی لاکھون کروڑون ہی صنعت — ماتادین عاجز کہین سکی عجب ہی دیکھو قدرت

بال گوبند اور کنہیا لال سنگ گاتے شیر خان ہین منصفان
ساٹ سے آدم رسول اللہ کے دین مین لائے ایمان

خیال لڑائی حضرت قاسم

چوک ۱

کہون حال کربلا کا کیا مین جو جو ہا پر ہوئے ستم
عدو کے رن مین کہ جب ادم ہوئے شہید حضرت قاسم

سنو مومنو صدق دل سے اسد حال کرتا ہون بیان — فاطمہ کبرا کے سنگ مین شادی کا ہوتا تھا سامان
شاہانہ جوڑا تھا بدن مین بندھا کنگن ہاتھ درمیان — خبر آئی اتنے مین عدو کا لشکر پہونچا آن

شعر

سنتے خبر کے آپنے اٹھکر کے جھٹ باندھی کمر — نو عروس کو چھوڑ کر اور ہاتھ مین لیکے خنجر
مقابل مین وہ جا پہونچے کھڑا تھا جہان شمر — دیکھکر شکل مقدس کنگیا تھا سارا لشکر

تیوری چڑھی تھی آپکی اسد دم مزاج تھا درہم برہم

چوک کہ
عدو سکے رن مین کہ جبدم ہوئے شہید حضرت قاسم

دیکھ عدو نے شکل ایکی ارزق کو جھٹ بولایا — سُنتے سخن کے سامنے حضرت کے جب وہ آیا
لما لڑکے سے لڑون یہ کیا مین نے غرور دل چھایا — ہزار جوان کے بڑے سے مین لڑون مین ارزق کہلایا

شعر

جب کہا ارزق نے لڑکے لڑنے کو مرے ہو شیار — بیٹا اُسکا آگیا یہ بات سُن ہوکر طیار
حضرت قاسم نے فرمایا پہلے وار کر اپنا یکبار — ہاشمی کہلاتے ہم ہین نہین کرتے پہلے وار

پھر تو وار کیا حضرت سے اپنا بڑھکر کے دو چار قدم
چوک کہ
عدو کے رن مین کہ جبدم ہوئے شہید حضرت قاسم

ہوا وار جد پہلے ملعون کا حضرت نے تیغا سنبھالا — ہیٹے کا ہاتھ ایک اُس کا فربد کے ہی سر پر ڈالا
ایکی ہاتھ مین اُس ملعون کو حضرت نے کیا تہ بالا — عدو کے رن مین مچا شور پڑا او ہا نیر واویلا

شعر

بیٹا دوسرا و ہا نپر آیا ارزق کا جب نوجوان — جیون مین چاہا حضرت کے سر کردن تیز و سنان
چھین کر تیرہ کو مارا تیغا اُسکو ناگہان — گر پڑا زمین پر ٹکڑے ہوئے کہا الامان

آگا فاگا مین اُسکے تینون بھی آپنے جب کر دیا قلم
چوک کہ
عدو کے رن مین کہ جبدم شہید ہوئے حضرت قاسم

تیسرا بیٹا ارزق شامی کا آیا وہ تیہا کھا کر — طیش مین آکے آپنے اُسکو بھی مارا خنجر
وہ بھی مرا جیسے تھا بیٹا ارزق کا ہو احاضر — اُسکے تینون بھی گرد کیا چار و ہوگئے ترتر

شعر

دیکھ حال ارزق کا وہان جاتے رہے ہوش و حواس — رکھتا تھا سپاہگری کی کمین آپ نے بوسے پاس

کھا کر ضرب گبر نے رن سے کہا کے پھوپی پکارا | دوڑیو بابا میرے نیزہ ستمگار نے ہے مارا
پہنچنے کی صورت نہیں کرتا ہوں میں تم سے کنارا | قضا نے گھیر لیا پھرتا چلا کچھ اس سے چارا

چوک

شدنی امر جو ہونی تھی وہ نہیں کسو کے ٹالے ٹلی
عدو سے جا کر مبارز طلب کیا ہے اکبر علی

پھر تو ہو گھبرا ام و بانو ہوا وہی جو خدا کیا | بانو روتیں پیٹ سر آہ کیا بیٹا داغ دیا
کسکو دیکھکر ہو گی زندگی اب تو غم نے گھیر لیا | ہے ہے اکبر اب تم نے شہیدی کا ہے جام پیا

شعر

ماتا تو تیرا مجھے اب ہو گیا دشوار ہے | کیا بیان غم کا کروں ہوتا نہیں اظہار ہے
تا دین باندھے کا چھند یہ کیا بنا پر کار ہے | بچھیا لال اور بال گوبند تو دونو جو ٹریدار ہے

ہمت عبداللہ کہیں سنو یہ موسیے کی ہے راہ بھلی
عدو سے جا کر مبارز طلب کیا ہے اکبر علی

خیال دوسرا عباس کا

چوک

اس غم کی انتہا نہیں ہے قلم سے کچھ بھی کروں رقم
لب فرات پر کہو جو عباس علی پہ ہوئے ستم

کیونکر شانہ کٹے آپکے اس رن کا ہے سنو ذکر | بی بی سکینہ کے سبھی لب تھے پیاسی زیادہ تر
عباس علی چلے پانی لینے مشک کو اپنے کاندھے دھر | چشمہ شو کہہ گئے جاد کے حکم تھا یہی رب داور

شعر

شمر لعین کا اسجگہ پر جمع رہا تھا سارا لشکر | یہ تو جرأت دیکھیے عباس کی پہونچے نہر پر

مارتے جاتے تھے سبکو جو جو آتا تھا نظر ۔ اسطرح اسکو دتکھیے پانی لیا جب مشک مین بھر

رکھکر مشک کو کمر پر جھبک کر چلے آتے تھے قدم بقدم
چوک ۔ لب فرات پر کہ جو جو عباس علی پر ہوئے ستم

شمر لعین یہ دیکھ جرات کو صلح کی صلاح کرنے لگا ۔ الغرض تھا دلمین شمر کے کہون مین کیا اسکے انتہا
حضرت عباس نے یون فرمایا صلح اب ہوگی تجھ سے کیا ۔ بیجا نہ ہو کروگے ہمسے تم تیچھے کو دغا

شعر

اتنا کہکر جیون سے چلے عباس علی ہین خیمے کو ۔ صلح سے مایوس ہو بولا شمر اب مارلو
ہر ہر تلوہ وہ جاتا ہے عباس کو اب بھیجو ۔ کچھ اور بھی نا ہوسکے تو شانہ لیکے کاٹ دو

ذرا ترس نا کھایا حضرت کے شانہ کو کروایا قلم
چوک ۔ لب فرات پر کہ جو جو عباس علی پر ہوئے ستم

شانے تو کٹ گئے تھے تن سے جدا نہین ہوئے تھے کیا ۔ پھر تو دیکھیے عباس کی جرات کا کیا کرون اظہار
کھینچ لی نیام سے اسدم حضرت عباس نے تلوار ۔ ایک ایک دو کیے پھر دو دو سے کر دیئے چار

شعر

کٹ گئے شانہ درست تھے حضرت کے ہوش حواس ۔ غالب تھا وہ رعب شمر کی فوج ہوئی ہراس
ذوالفقار کو کھینچ کر جبن جا کھڑے تھے حضرت عباس ۔ آتے نہین تھے بیبیے حضرت کے کوئی آس پاس

اتنے مین تیر لگا مشک پہ پانی بہا ہوگیا زخم
چوک ۔ لب فرات پہ کہ جو جو عباس علی پر ہوئے ستم

سارا پانی بہا مشک سے جسدم اسمین تیر گیا ۔ عباس کو غم ہوا نا چلی کوئی وہان تدبیر
اتنے مین عباس علی کے لگا سینہ پر آکر تیر ۔ شہید ہوگئے تیر دہ گیا جگر کے پردے چیر

شعر

ایسا لگا تھا زخم کاری تیر کا سینہ پر بیر کار — خندق ساری بھر گئی جب خون کی نکلی تھی دھار
آتی تھی چاروطرف سے یہ صدا لو مار مار — لاشہ جب خیمہ میں لائے روتے تھے شہ زار زار

چوک ٹ
کوئی پھوڑتا سر اپنا کوئی چھاتی پیٹ کرتا ماتم
لب فرات پر کہو جو عباس علی پر ہوئے ستم

اودھر خیمہ میں لوگوں کا رونے کا ہو رہا ہجوم — ادھر کا حال یہ پیاس میں روتے تھے اصغر معصوم
بلکتے روتے تھے گود میں پانی کے واسطے کرتے دھوم — بانو بچہ کو ہاتھوں میں لیے گود چاروطرف کو وہ گھوم گھوم

شعر

بانو بولیں تب شبیر سے یہی سسکتے ہیں ملا — گود میں لیکر کے اصغر کو ذرا جا آؤ بھلا
بچوں نے کب ہے کیا اب آسکو وہ جا کر دکھلا — ایک جام معصوم کو پانی تو اب لیوے پلا

چوک ٹہ
اتیو آسکے تقصیر وار ہیں بچوں پر کیوں کرتا ظلم
لب فرات پر کہو جو عباس علی پر ہوئے ستم

گود میں لیکر اصغر علی کو جب حضرت شبیر چلے — بچے کو پانی پلا دو کہتے تیرے خیمہ کے تلے
شمر لعین نے سوچا دل میں تو مجھکو خوب ملے — حکم خدا تھا کہ وہ کیسے کیسے ٹالے ٹلے

شعر

پھر تو وہ یہی ہے بولا دیکھو تو سب لیکے کھار — کہا آؤ ہم پلا دیں پانی تمکو تہ تلوار
اتنا ہی کہتے دیا پھر حرملہ نے تیر مار — کھایا ترس نا بچہ پر وہ ایسا تھا کافر بدکار

ہونا میں کیا اب حضرت شبیر کو ایسا پر ہوا تھا غم

چوک ۵　　لب فرات پر کہ جو عباس علی پر ہوئے ستم

پھر تو شبیر اصغر کا دیکھ منھ روتے تھے دہان سکا بگاڑ　　اصغر پیارے خون میں اشہو نم ہو گئے سرشار
خیمہ میں بانو کھڑی اصغر کا کرتی ہیں انتظار　　بانو کو کیا منھ دکھاؤنگا ای میرے پروردگار

شعر

کیا کہوں خیمہ میں لاشہ کو وہ جس دم لائے ہیں　　گر کے لاشہ پر وہ بانو روتیں اور لیتی بلائے ہیں
کہتی تھیں ہمکو صدا نے صدمہ کیا کیا یہ دکھلائے ہیں　　ماتادین انت رام نے خیال کیا کیا اب بنائے ہیں

بال گوبند اور لال دیوان ہیں گو نے کیا ختم
لب فرات پر کہ جو عباس علی پر ہوئے ستم

خیال معجزہ

اب سنو عجائب عجوب یک معجزہ　　میر بجان یہودی عرب کا یک معزز

چوک ۱　　دین محمد صلے اللہ کا کرتا نہ تھا منظور

وہ رکھتا تھا نبی سے بغض دل اندر　　میر بجان کیا کرتا ہر دم تکرار
اپنے نزدیک کچھ نہیں سمجھتا تھا کافر مکار

اس بغض کا بدلا خدا نے اسکو دیا　　میر بجان نبی کا تھا کافر گنہگار
دونوں آنکھوں سے خدا نے اندھا کیا الاماں　　توڑا جسپر بھی نہیں اعتقاد
اسکو آیا کچھ خوف محمد نہیں وہ دلیرا یا　　میر بجان کدورت دل کی نکرتا دور

چوک ۲　　دین محمد صلے اللہ کا کرتا نہ تھا منظور + +

پھر بہت سا اسنے علاج معالجہ کیا　　میر بجان کرے نادوا کوئی تاثیر
طبیب سب لاچار ہوئے کوئی چلی نہیں تدبیر　　یک بہت خوبصورت یہودی کی تھی دختر

میر ہجان حسن مین بیٹی تھی بے نظیر ۔ وہ اس سے محبت رکھتا ہر دم دل اسکا اسیر

توڑہ

ظاہر مین وہ دین باپ کا کہتی ۔ مگر دل سے اسکی یاد محمد رہتی

چوک تہ

میر ہجان یاد مین نبی کے رہی مسرور
دین محمد صلے اللہ کا کرنا تھا منظور

یکروز باپ سے کہا دختر نے آکر ۔ میر ہجان حکم جو آپ کا پاؤن جی
آئے ہین ایک طبیب وہ امین اسکی لاؤن جی ۔ ہی یقین مجکو شفا کچھ اسمین ہووے
میر ہجان آنکھ مین تیری دکھاؤن جی ۔ دیو یگا جو دوا اسے مین ترت لگاؤن جی

توڑہ

پھر باپ نے کہا اس سے کیا ہی بہتر ۔ تو لگاوے جلد ہی دوائی اسکی لاکر

چوک تہ

میر ہجان طبیب وہ ہوگا بہت مشہور
دین محمد صلے اللہ کا کرنا نہ تھا منظور

وہ دختر رکھتی اعتقاد نبی کا دل سے ۔ میر ہجان خاک پا نبی کی لائی جی
پھر دل سے کرکے یقین یا آنکھون مین لی لگا پر جی ۔ یہ خدا کی قدرت نہین کسی نے پائی
میر ہجان روشنی آنکھون مین آئی جی ۔ پھر لگا دیکھنے سبکو نظر آئی اسے خدائی جی

توڑہ

پھر کہے یہودی طبیب کو یہان لاؤ ۔ اسکی صورت ذرا تو مجھے دکھلاؤ

میر ہجان حکمت مین طبیب ہی بھرپور
دین محمد صلے اللہ کا کرتا نہ تھا منظور

پھر دختر اپنے باپ سے یہی بولی — میر بجان نبی کے قدم کی یہ ہے دھول
ہوئی روشنی آنکھ میں تیری اتنو ہو معقول — وہ مالک ہیں عقبو دین دنیا کے
میر بجان کہلاتے وہ ہیں نبی رسول — مراد تیری بر آئی ہوا مقصد ہے حصول

توڑہ

پھر کہے یہودی میں اندھا تھا بہتر — یہ کیا ہے تو نے برا میرے سنگ ختر

چوک شہ

میر بجان بیٹی تو کیسی بے شعور
دین محمد صلے اللہ کرتا نہ تھا منظور

ای دختر تو نے برا کام ہے کیا — میر بجان اسی سے دل میرا غمناک
دل میں آتا تیغ سے سینہ کر ڈالوں تیرا چاک — اب تو نے دین کا اپنے پاس نہیں کچھ کیا
میر بجان ہوئی تو ایسی ہے بیباک — پتھر پڑیں تیرے سر کے اوپر جل بھن تو ہو خاک

توڑہ

اسطور سے اسکو بہت سا ہے دھمکایا — پھر ترس وہ دل میں اپنے ہے وہ لایا

چوک شہ

میر بجان نبی کا نکرو ذکر مذکور
دین محمد صلے اللہ کا کرنا نہ تھا منظور

اپنی دختر سے پھر اسنے چھری منگوائی — میر بجان آنکھ پھر اپنی نکالی جی
لگی ہوئی تھی دوا وہ ساری نکال ڈالی جی
اسطور سے آنکھیں سات بار نکالی — میر بجان لڑکی کا جنتا تھا والی جی
ہوئی آنکھ میں روشنی اور زیادہ ہوئی اجیالی جی
پھر غیب سے آئی آواز یہی سن منکر — گر ستر بار تو آنکھ نکالے کافر

چوک ۳

میری جان روشنی نبی رہی معمور
دین محمد صلے اللہ کا کرتا نہ تھا منظور

آواز یہودی غیب کی سُن گھبرایا
میر بجان بیٹی سے کہنے لگا بر بار
مجکو لیچل وہان جہان محمد ہین سردار
یہین الیقین مذہب پر ہون اُنکے لا یا
میر بجان کرونگا دین اُنکا اختیار
اب پڑھونگا کلمہ اپنے دین سے ہوا بیزار

توڑہ

پھر بیٹی نے کہا اُسے بہت سمجھا کر
دل صاف کرو اور دور کرو تکبر

چوک ۴

میر بجان جب مین لیچلون تجھے ضرور
دین محمد صلے اللہ کا کرتا نہ تھا منظور

ہاتھون مین ہتکڑی باپ پہنے تم ڈالو
میر بجان گلے مین ہووے طوق زنجیر
دونون جہان کے وہ مالک ہین اور ہین روشن ضمیر
پھر خطا کو اپنی جاکر معاف کرواو
میر بجان جب حضرت ہوونگے دستگیر
پھر پڑھو تم کلمہ حضرت کا جبھی ہے تیری توقیر

توڑہ

جس طرح بیٹی نے باپ کو ہے بتلایا
وہ اُسی طور حضرت کے سامنے آیا

چوک ۵

میری جان ہوا خوش دیکھ نبی کا نور
دین محمد صلے اللہ کا کرتا تھا منظور

پھر دیکھ حضرت نے خطا معاف فرمائی
میر بجان پڑھا یا کلمہ ہوا مسلمان
مع کنبے کے وہ تو یہودی لایا ہے ایمان
سب طریق کلمے کے اُسنے پھر سیکھے
میر بجان کہان تک کرون اُنکا بیان
کیا طاقت جو صفت کرون ہیچ ہے ماتادین ختم ہوئی ہے کہانی

کہین ناتادین اور انت رام سنگھ بمت — ہین بھیا لال اور بال گوبند سنگھ دوست
مریجان خیال کہین تیج لال رنسور — دین محمد صلے اللہ کا کرتا نہ تھا منظور

خیال دوسرا بلبل کا چھٹی تیس حرف آغاز پر

اب آیا خزان کا سنو باغبان لشکر — مریجان باغ سب ہوا اوارا جی
چوک ۱ — تم بھی چلو اور ہم بھی چلین نہین کام ہمارا جی

ثابت دل کو ہوا مرے اب ایسا — مری جان جدا وہ ہوئے ہمسے بن گل
حالت دل کی غیر ہوئی نہین آتا ہی تحمل — خوشی خورمی گئی سب دل کی برسکے
مریجان دل یہ گلتا ہی گھُل گھُل — ذکر سوائے اس گل کے نہین فل لگتا ہی بالکل
رات دن ہم تڑپ تڑپ بتے ہین غم کی کرن — پھر پھر کے یہ کہتے ہین مریجان ہجو بکا چھوٹ ملسہا

چوک ۲ — تم بھی چلو اور ہم بھی چلین نہین کام ہمارا جی

شور فغان کرلی تھین سنگ مین بلبل — مریجان صبر اب کیونکر اوے جی
ضبط نہین اس لکو مرے ہی غم یہ ستاوے جی — طرح طرح کے کھلے گل بوٹے جہان تھے
مریجان ظلم وہان خزان دکھلاوے جی — عقل فہم عالمون کی یہان گم ہو جاوے

توڑہ

غارت ہو گئی گلون کی سب گلکاری — فصل بہاری گئی چمن سے ساری
چوک ۳ — مریجان قمری نے کیا کنارا جی
تم بھی چلو اور ہم بھی چلین نہین کام ہمارا جی

کر دیا گلون نے چمن کو جب سے خالی — مریجان گل ہل نے باندھ تھا لاجی
لگا جہان تھا غنچہ وہان اب ہی کوڑیالا جی — ...ن موگرا کھلا تھا جہان چمیلی

مریجان نرگس تھا سب مین اعلا جی	ویران ہوا اسقدر خزان نے کیا تہ بالا جی

توڑہ

ہر جگہ پر زاغ و زغن کرنے لگے میلا	نحیدون نے آکر کیا اپنا طویلا

جوگ سے

مریجان یہان اب نہین گذارا جی
تم بھی چلو اور ہم بھی چلین نہین کام ہمارا جی

کسدن اب تھین گلون کی ہو گی صحبت	مریجان کبھی تو چمن ہوگا آباد
مت ہو رنجیدہ دلمین کہے ناتادین استاد	یہ رنج و الم سب تیرا گذر جاویگا
مری جان تو بلبل دل مین ہو گی شاد	انبت سرام اور بال کسبند کے سخن سے ایزاد

توڑہ

یہ منو لال اور چھنگو لال کہتے ہین	دشمنون کے دل سن سنکے اب جلتے ہین

مریجان ہمت سے جھنڈا لگا را جی
تم بھی چلو اور ہم بھی چلین نہین کام ہمارا جی

خیال راہ سودھی

بندلہ

جو تو کہتا برمھ ایک ہے دوجا برمھ پھر کیون تو کہے
دنیا مین کی تیاگ کے آپنی کیون نا ایک کی سرن گہے

برمھ تو کہے اسکے سین نہین لکھ مین کیسے آتا ہے	بیاپک سبکے گھٹ گھٹ مین ہے آتا ہے اور جاتا ہے
نہین وہ یہین ویسہ ہے اسکے ماتا ہے نا تا ہے	اسکا بھید ابھید بنا ہے اسکے تئین کون پاتا ہے

چوپائی

ست نامی ور وہی ودا ہی — کوئی سادھو یہ بات سلے

بند ۵ — دنیا من کی تیاگ کے اپنی کیون نا ایک کے سرن رہے

بھجے نام جو کوئی اسکا دکھ سنکٹ سب اسکے کٹے — ایا پاپ کی کیا گنتی ہو کوٹ پاپ چھن مین کٹے
بھگتن کی کہون کہان تک انگین تر گئے لے پٹے — برمھ نام تو کیول ہو تو یک تھر ہو کر کیون نا رٹے

چوپائی

برمھ برمھ ہر دم کہو تم — وہی ہو ویگا جو کر چہو تم
اسکے ہر دم سرن رہو تم — اور ون کیون باتہ گہے

بند ۶ — دنیا من کی تیاگ سے اپنی کیون نا ایک کے سرن رہے

وہی نام تت مول اسکے ہاتھ ہے سبکی گت مکت — پریت کر دیتا راگی راگی سبے کر دنے پیت
جو تو کہتا طرہ برمھ ہے طرہ طرہ کی کہان ہی اتیت — نانا دین اور انت رام نے بات کہی یہ بین بیت

چوپائی

بھیا لال کہین بال گوبند آب — شیو برسا دکہین چھند پر چہنداب
دیگا جواب نہین ہوگا بند یا — ایسے کہین سمین کونسا ہے

دنیا من کی تیاگ کے اپنی کیون نا ایک کے سرن رہے

خیال

جو چشم دل سے تم اسکو دیکھو تو ہر جا آتا نظر خدا ہے
بند ۱ — زمین سے تا بہ فلک تلک ہے وہ کون جا نہین جدھر خدا ہے

نہ ثانی اسکا نہ کوئی ہمسر وہ آپ مالک ہے ہر خدا ہے — ہر اسکی صنعت کا کہین سجادہ صانع بجز وہ جدا ہے

بند سلہ

جو چاہے سو کرے کیا کوئی اسکی قدرت کا نیر کرے
کوٹ مہر کو رج کر ڈارے رج کو چاہے سمیر کرے

جسپر اسکی نظر مہر کوٹ کال سے کھاے نہین
ہزار حکمت کری ختم پر کسی طرح سے سائے نہین
دے اگن مین ال پکڑ اپکا ل ابھی سکا نہ جلے پا
کوٹ جوڑے رتسو رجنگ کے پیر بھی اسکا لگے نہپا

بند ملہ

وہ اپنی قدرت سے چاہے جسکو زبر اور زیر کرے
کوٹ مہر کو رج کر ڈارے رج کو چاہے سمیر کرے

جل مین جلتی اگن اگن مین جلی مسدان پانی کی
گھنگ کے تیئین پانی لسا عجب تری قدرت کرتار
پکر کان بلی کا جو پا پھرے بیچتا سہر بازار
اندھا اادس چندر دیکھا بن بتی یہ جلنا بہار

بند سکہ

مو وا مانندہ کو لاوے ذرا نہ اسمین دیر کرے
کوٹ مہر کو رج کر ڈارے رج کو چاہے سمیر کرے

مکہ مین مسلمین سے اگرچہ ہر دم پڑھے نماز
نانا دین کہمت تا لکو بندسے انہد ڈنکا کی آواز
چار بید برہمن گو پڑھتے سب نے دیکھا ہی اعجاز
بھیا لال کہین شرم رکھو رب ہی ہے بندہ نواز

اگر پا ہزاری لال پر مالک ابھی کرے اور پھیر کرے
کوٹ مہر کو رج کر ڈارے رج کو چاہے سمیر کرے

خیال

بند سلہ

کون بات کی کمی لسمبھر تیرے الکھ خزانے مین
دیتے دیر نہ لگے چاہے ہو بستی اور ویرانے مین

جنکی بھال لکھی نہین بر بھاش کی نیک نشانی ہے
کون بھگت سکے گن ہر دوج مہا جگت نے جانی ہے
تن ان کن کو آئی سمبھارت انا یا مین دانی ہے
ہو رشن نہو شیو ہو چ تیرت بید بکھانی ہے

ہوت دیال دیا ندھ جنہ پنچک گال بجانے مین + +

تا تن پر میرے بستر بہنا چاہے گرمی ہو جاڑا برسات
نہین گیا مین گنگا نہانے نہین کبھی کیا کچھ خیرات
تجھے کبھی نہین چھوڑا مین نے کھایا کیا مین گھونسا لات
کیون نہین جلتی ساتھ مرے تو کوڑی ہے مندہ مین اٹھا کے ہات

بند ۳
کسکو دکھا دیتے ہوے تو وہان پر نکلے میرے پران
ساتھ کسیکے نہین جاتی چاہے غریب راجہ ہو بلوان

پھر جیبین نے کہا سو مے میری تو ہے موہنی شکل
جھلی روپ میرا بیکار سبکے من کو لیتی چھل
پونجی پرائی دیکھکے بھولا تو تو سوم ہے بے عقل
کرین خوشامد میری سب بیٹھے گھر کو جاؤن نکل
جانی پھرتی رہی ہاتھون مین مجھے نہ پایا راجہ نل
جیسے خالی آیا وہان سے ویسے خالی یہان سے چل

بند ۴
تجھے لیجانے کا دل مین کیون رکھتا اپنے ارمان
ساتھ کسیکے نہین جاتی چاہے غریب راجہ ہو بلوان

کہتی جیبین سن لے سوم مین اسکی ہون تابعدار
تیرتھ پھرے اور بانٹے سدا برت بھوکھون کو دیکے نار
ایک بچن ہاری اجہ کرن ہے جنہیر کا رہا ہے پیار
دان پن جو کرے اس جیبین ہر کا نام لیوے ہر بار
وہی کہلاوے داتا سچی مین بچن اسی سے جاؤن ہار
دوہے ہوے بہلا دہگت چھند ناتا دین نے کیا تیار

امرت لال اور چونا شاہ سے مت کر تو شیخی شان
ساتھ کسیکے نہین جاتی چاہے غریب راجہ ہو بلوان

خیال نایکا

دیکھت گرشیم آئی ہو لیٹ چلت ات جھپٹ کا من دکھدائی ہو
بند ۱
چڑھی تن پر پیرائی ہو نند نندن برجراج راج بن ات کٹھنائی ہو
شیام بن بیا کلتائی ہو اٹھت مدن کی پیر سدن سکھ ہمین نا سہائی ہو

دوہا
باسر لاگے گھرن کو سکھی تین لگے ات مہان
گھر گن لاگے بھون لوکن ہے دہت ہمارے پران
پیر تن مین چھائی ہو لیٹ چلت ات ڈپٹ جھپٹ کا من دکھدائی ہو

بند ۲ تکتا رہا دیوار و در کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

بیتاب رہے تا آیا قرار کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
پاس آیا کوئی پکار کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
کرتا رہا میں اسکا انتظار کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
عشق نشے میں ہار شار کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

ہتھی پر سر دھر کر بار ہی تکو کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
بند ۳ تکتا رہا دیوار و در کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

نعرے آہ کے بھرتا رہا کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
تکیہ پہ سر میں دھرتا رہا کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
دلبر کی یاد میں کرتا رہا کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
ایسے غم میں تا رہا کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

یہی سوچ رہا یہی فکر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
بند ۴ تکتا رہا دیوار و در کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

لگی چشم سے اشک جھڑی کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
پیا مضمون چھند اسی گھڑی کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
نا وصل ہوا چلیں گھڑی کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
جوڑ دی چھند کی کڑی کڑی کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

ناتادین کہیں آ دلبر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
تکتا رہا دیوار و در کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

جھگڑا کالی گوری کا

ایک گوری ایک کالی تریا لڑنے کو ہو گئیں کھڑی
بند ۱ کالی کہے میں تجھسے بڑی اور گوری کہے میں تجھسے بڑی

گوری کہتی کالی سے تو کیوں کرتی ہے برابری
میرا رنگ تو ایسا گورا پرستان کی جیسے پری
میرا رنگ گلاب جیسن خوشبو کیا خوش رنگ بھری
گورا رنگ کیا جھلکے میرا کالا منھ اپنا دیکھ ذری
کالی کلوٹی رات میں تیری صورت دیکھ ڈری
تو کالی کالی بھونرے سی ہر ایک جگہ بھنناتی پھری

میں تو چمکتی مثل تارہ کے گرد چہرے کے چپنی جڑی

گورے بیج سے سب ہی پیدا پانی اگن پچھی نسان
گورے راجہ دسرت ہوئے ہین جنکے پتر لچھمن بلوان
گورا رنگ تو سکے سن بھاوے جو دیکھے ہو جا قربان
پہلے گورے ہوئے کشن جی کا ہوئے نانک وساجبان
گوری اودہکا گوری گورا گوری جسومت بہ پہچان
نانا دین ہو بالگوبند کہین کالا رنگ اندہا کنوان

ہار کئی جد کالی کہے مین گوری سے ناحق جہگڑی
کالی کہے مین تجہسے بڑی اور گوری کہے مین تجہسے بڑی

خیال

حرام ہی یا حلال ہی اور کہانا اسکا سدا دہی
عجب مزا حاصل ہی اسمین سب کی ملتی مرادہی — بند ۱

کوئی کبہی کہے حلال ہی اور کوئی اسے کہتا ہی حرام
نا موسم برسات وہ بہیگا اور نہ سایہ نہین وہ گہام
کوئی وقت نہین اسکا مقرر سبہی وقت وہ آوے کام
نہین کچہ انجام ہی اسکا نہین ہی اسکا بدانجام

نہین کسی سے وہ چہوٹے ہی نہین ہوتا وہ آزاد ہی
عجب مزا ہی حاصل اسمین سب کی ملتی مرادہی — بند ۲

ایسی چیز وہ بنی ہوئی ہی مزا جو کوئی چکہتا ہی
جوگی تیشری فقیر اتیت ناسادہ سنت کوئی بچتا ہی
دہیان اسکا ہر دم دیکہو اسکے دل پہ بستا ہی
بچنے کی کوئی راہ نہین ہی آمدرفت کا رستا ہی

یہ تو حال سبکو ہی معلوم کچہ مشکل نہین بنیاد ہی
عجب مزا ہی حاصل اسمین سبکی ملتی مرادہی — بند ۳

نا سونا نا چاندی روپا نا لوہا کوئی مال ہی یہ
نا مشروع نا کلبدن تافتہ نہین وہ شالہ شال ہی یہ
نا گیہون نا مسور ارہر چنا نہ چاول دال ہی یہ
نہین زمرد نہین مرصع نہین جواہر لعل ہی یہ

فقط عقل کا پہیر ہی اسمین نہین کچہ مشکل فساد ہی
عجب مزا حاصل ہی اسمین سبکی ملتی مرادہی

بند ۱۳ جو عاقل فاضل ہین سمجھنا کچھ مشکل نہین انکو سمجھیر — ناخوانده تو کبھی یاد ہین جاپے گرین لالھون تدبیر
کاٹ سکے وہی کلام میرا جسکی تیز ہووے شمشیر — ناتادین اور آنند رام کہین خیال کی دیکھو کیا ہو نظیر

کہین شیرخان لچھمن کہتے مضمون نرالا ایجاد ہی
عجب مزا حاصل ہو اسمین سبکی ملتی مراد ہے

خیال

ہوا حکم ست گرکا مجکو کھول دیا اب تیرا خیال
بند ۱ — بند بند سب توڑے چھند سے حرف حرف کا کہدیا حال

جو تونے پوچھا ہی مجھسے قستان کے بند کا کر و بستار — جدا جدا گنوا تا مین موج رسے اپنے کر وشمار
ایک بند ہی واحد نام کا دو جا بند محمد یار — پانچ بند اور پانچون پنجتن جانے جسکو سب سنسار
ہشتر اولیا بہتر پیر کا سایہ رہتا ہی ہر بار — اصل بند ہین تین کہ جسکا دل سے اپنے کر و بچار

جواب دیا اب اُسی طور پر جیسا آپنے کیا سوال
بند ۲ — بند بند سب توڑے چھند سے حرف حرف کا کہدیا حال

اور جو تم کہتے ہو ہمنے زمین بندھا آسمان باندھا — یون کو باندھا پتال کو باندھا اور سارا مکان باندھا
چرند پرند اور تال سمندر اور سبھی استھان باندھا — بھوت باندھا پلیت باندھا ہنیاں باندھا شیطان باندھا
وہی شکل ہی اندھے کے آگے جیسے سارا جہان باندھا — اسی طرح ہر مصرع پر تونے ہی کفران باندھا

خدا چاہے تو باندھے سبکو اور کسکو اتنی ہی مجال
بند ۳ — بند بند سب توڑے چھند سے حرف حرف کا کہدیا حال

ایک مٹھی مین خدا نے دیکھو جن انسان کو باندھا ہی — حور ملک اور جنت دوزخ رستان کو باندھا ہی
پھول ڈال پربت پہاڑ اور بیابان کو باندھا ہی — طرح طرح کی گلکاری بر باران کو باندھا ہی
وہ مالک کونین کا ہی سبحان نہان کو باندھا ہی — اسکو تو اتنی ہی قدرت فہم گمان کو باندھا ہی

کشتی شش نے جیتا والوث ایسا لاکھون سے بہتر ۔ چلی نہین تدبیر کسی کی ہار گئے سب شاہ و وزیر
برجھ بازی کے کھیل کی یارو ہمنے دیکھی عجب تاثیر ۔ دانو لگایا چھوڑ مہرہ کو جیتا دانو ہوگیا اہیر

سلے بُرا مال جیت کا جسکا ہوتا ہے کچھ سنج نہین
اس بازی سے بڑھکر بازی تیری بازی شطرنج نہین

پیادہ چلے جدسو ہے گھر نہین بازی کو پھیر ہوے دخل ۔ سارے مہرہ مارے پٹے جدبات پہونچے بادشاہ اوپر
کشت نہ پہونچے جسکی ہانپر کہو کیونکر ہو دیگا گذر ۔ پکڑ لیجا وین بادشاہ کو قلعہ کے اندر گھسا

ویرانہ ہوجاوے وہانپر باقی رہے کچھ گنج نہین
اس بازی سے بڑھکر بازی تیری بازی شطرنج نہین
بند ۵

وہ کیا جانے اس بازی کو جسکو ہے کچھ یقین نہین ۔ سب شاہ مون مین وہی ہے ایسا کوئی شاہ مین نہین
اس محفل کو زینت نہین جہان استاد مانادین نہین ۔ اننت رام کہین کیا سمجھے جیسے گن آمادہ تین نہین

بابل کو بند کہین گا نا مشکل کچھ شیرین ترنج نہین
اس بازی سے بڑھکر بازی تیری بازی شطرنج نہین

خیال

مجال وصف وثنا ہے کب ناچار ہی لکھین ہین بس ہم
ماہ لقا خورشید رخا غارتگر عقل ہے حسن اتم
بند ۱

ماتھا ہے یا لوح نور لمعات سے جسکے یون ہیم ۔ مثل شمع فانوس رخ اسکین وہ کیا جھلکے جم جم
مار سیہ خونخوار ہے کاکل یا کہ وہ ہے افعی ارقم ۔ مار لیا پھنکار سے جسکو جیا نہ وہ آخر یکدم

ملک و جن و البشر مین نجسا نہین کوئی خالق کی قسم
ماہ لقا خورشید رخا غارتگر عقل ہے حسن اتم

محراب ابرو ہے خمیدہ یا کہ سراسر وہ ہمدم ۔ لمنانی ہے کمان کوئی یا قوس آسمانی پر خم

بند ۳ بھرک دھن بھرک دھن تھئی تھئی تھئی تھئی لگے ناچنے سری کشن

کرری کرری ککری بجے اور تیس راگنی چھراتن
ترٹ ترٹ تاشہ بجے وہ موہن بجاوین کیا غبی ادھرتن
دھوندھون دھون ھون ساسرنائی رباب کاہی نیاری چلن
کھلن کھلن گھنگرو بجا ستدلیج تاکتے دھن دھن

اون لون لون چنگی بجتی کرے نفیری پن تن تن
بند ۴ بھرک دھن بھرک دھن تھئی تھئی تھئی تھئی لگے ناچنے سری کشن

دھو تو دھو ترہی بجی کیا اپوسٹھ باجے کا برتن
چھوری چنگ مرچنگ بجی تجھین برہمہ نام کا سدا من
ماتا دین استاد میرے کے چھوٹو لو آنکر آج چرن
اننت رام پانڈے کے سنگ میں بھیا لال اور بندراین

بال گوبند ککر دسرت گاتے بھوری کالی چرن
بھرک دھن بھرک دھن تھئی تھئی تھئی تھئی لگے ناچنے سری کشن

خیال

کرکے اشتیاق تیرا صنم جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
بند ۱ وصل نہ ہمسے ہوا ہمدم جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے

لطف نہ حاصل ہوا دل جان جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
بہت ہیا آخر ہوے حیران جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
دونوں لگی رہی زبان جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
البتہ ہوتا ہی کہاں جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے

دلبر نیا یک لیکر غم جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
بند ۲ وصل نہ ہمسے ہوا ہمدم جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے

کوئی نامیرا کام ہوا جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
آخر یہی انجام ہوا جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
مفت نام بدنام ہوا جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
اب قصہ یہ تمام ہوا جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے

دل کا نہ نکلا کوئی محرم جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
وصل نہ ہمسے ہوا ہمدم جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے

کون سے نفع یہان ہمکو ہوا جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
اُسنے کیا الم کو ہوا جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
یہی کہتا ہر دم کو ہوا جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
کچھ غم نہ میرا ہمدم کو ہوا جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے

سچ کہتے ہین کھاکے قسم جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
بند سکہ
وصل نہ ہمسے ہوا ہمدم جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے

ہم تو نت پھرتے آخر جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
ہمکو کرنا پھر ہی سفر جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
کچھ تمنے نیکی نکی دلبر جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
ہم نام ترا رکھکر سر پر جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے

پھر آن ملینگے جو باقی ہی دم جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
بند شہ
وصل نہ ہمسے ہوا ہمدم جیسے آئے ویسے لوٹ چلے

سبکی توڑ کر محبت جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
ہمسے کیسکی کیا نسبت جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
کہین سر وا ینکہ کہو شفقت جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
کہین لگ گئی الفت جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے

تیج رائے کہین کیا کہین ہم جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے
وصل نہ ہمسے ہوا ہمدم جیسے آئے تھے ویسے لوٹ چلے

خیال

پیش آنی ہی وہی جو کہ پیشانی مین منظور ہوا
چوک سلہ
ہوتا وہی ہی وہی ہووےگا جو اُسکو منظور ہوا

آرزوئے موسی پر جمال یار کا جو ظہور ہوا
طاقت نظارہ دور ہوئی اور جلکر سرمہ طور ہوا
نگل گئی یونس کو ماہی نکلنے سے مجبور ہوا
پردہ جہان مین آیا دین سے جبکہ حکم غفور ہوا

جسکے واسطے قلم قدرت نے لکھا وہ ہی مامور ہوا
چوک ٹہ
ہوتا وہی ہی وہی ہووےگا جو اُسکو منظور ہوا

ذرا غور کرکے تو دیکھو نمرود کیا مغرور ہوا
نشہ خودی مین آکر اسنے کیسا وہ مخمور ہوا

دیا دھرم سنتو کہ دینتا ان چار و پل دنیا جھیل
چوک ۳　جنکی سمت شرک سے اوپر رام نام کی چلتی ریل

لگا تار کرتا ہے جنکا ہن ایچھا اسٹیشن پر　　دھجا دھرم سے ترگن رنگ کے دیکھا رہے اگوا لچ
دھن شن شبد انادھ الکھ ڈرٹ کھولت کپٹ پٹ تن اندر　　پرلبت پریاتم پُرانم پُران پرس سنگ کچھ رت نر

جُرا مرن سے رہت ہوت الوجُبو پھندن سے ہوت الیل
چوک ۴　جنکی سمت شرک سے اوپر رام نام کی چلتی ریل

اربھ دھرم کامنا موکچھ پھل لکھت شرت بید پران　　رو ہو سیدھ بھرپور دور دکھ اس منجھن تا آگیان
ناتادین پر رام نام کی ریل بنیت سنت سجان　　نام پریاپ کہین پانڈے جیا وت ہو نربت نربان

بھیا لال اور بال گوبند کہین چوسنے دکھ شکھ تن جھیل
جنکی سمت شرک سے اوپر رام نام کی چلتی ریل

خیال

جو گنگا جل پان کرے شنک آئے نکے نہین تر جانے مین
چوک ۱　سری گنگا جی دیتی ہین چار و پھل صرف نہانے مین

بشن لوک سے بشنو کے پد سے پرگھٹ ہو کے آئی گنگا　　آوت ہی شیو جی نے جٹن مین آپ الجھائی گنگا
بین بھاگیرتھ کرے تپسیا تب لائے مائی گنگا　　تارو کل بھاگیرتھ کو جگت تارن شکھ دائی گنگا

اور دیو کے سیوا کرو تب پرشن ہو دھیان لگانے مین
چوک ۲　سری گنگا جی دیتی ہین چار و پھل صرف نہانے مین

جب سے آئی مائی گنگا تب سے ادھم اسنت تارے　　سری گنگا کو دت لکھا کے تب جم کے دوت جھجھکی وہ
جمراج سے جا کے دوتون نے کری بنتی جیمن ہارے　　گنگا تارن لگی ادھم جن پاپی دکھی ہتیارے

ناتھ نہین تم آیا ورے نرکم پر دوت بٹھانے بین

چوک ۱۲ — سری گنگا جی دیتی ہین چارو پھل صرف نہانے مین

تب جمراج جا بشن کے پاس حقیقت کہی ساری — لوک ہمارو ہوا اجاڑ جی سنو عرض جن تہکاری
کرم اڑال گہن کے کرتا جو مرت لوک مین نرناری — تہی وی ہکتی سری گنگا ماسون سوچ منجہے بھاری

چوک ۱۳ — کہی بشن جمراج سنو گنگا کی مہان نہیں گانے مین
سری گنگا جی دیتے ہین چارو پھل صرف نہانے مین

گنگا جی آئی ہین جگ مین جگت تارن کل مان ہت — جو جن جات سرن گنگا کے دھیان گنگا بیٹھے آسن
ورسن بین پاپ گئے بیٹھے رکھہ من پان سیاسن — ماتادین کی بات گیان کی کھان شل بلدھر کا سن

بال گوبند کہین لال دیوان ہین انیک جس مانے مین
سری گنگا جی دیتی ہین چارو پھل صرف نہانے مین

خیال نام کا

راگھو کہو رگھنندن کہو رگھبیر کہو چاہو رام کہو
چوک ۱ — برہم کہو چاہو بشن کہو بلدیو بہاری شیام کہو

موہن کہو چاہو گوبند مادھو مکند مراری کہو — نرنجن کہو نرنکار کہو نرسنگ روپ اوتار کہو
نندلال کہو نندنندن کہو چمپا راین نردھار کہو — نندکشور نرہری نرہتم چاہے سرجن ہار کہو

پرسوتم کہو پچھہ دھاری کہو چاہو پرمانند پرسرام کہو
چوک ۲ — برہم کہو چاہو بشن کہو بلدیو بہاری شیام کہو

کشن کہو کرتار کہو لاپت کرناندھان کہو — بندھو کہو چاہے بہو دھر کہو چاہے باسدیو بھگوان کہو
بھگونت کہو بھون ہاری کہو چاہے بالگوبند لبن کہو — گوپی ناتھ چاہے گردھر کہو گردھاری کنھیا کان کہو

سیتا نند سیس بھان کہو اور چاہے سیتارام کہو
برہم کہو چاہو بشن کہو بلدیو بہاری شیام کہو

دوہا

اتی سار او سنگر مہی مین لگ دست سو ساتھ　　آنو اکیلی پڑنے سے سبنے چھوڑا یو جا پاٹ

جگمین آکر جگ بیادھ سے بچا نہ کوئی ہوشیار رہے
چوک ۔ کر یا کون بدھ کرے اسمین جسمین نت بھر اپکار رہے

ہوگی جیتی پتی سنیاسی سادھو سنت انگن مین　　پر سب جگ بیادھا سے ہت مین گے کرنت اسکا نام
ماتا دین کہین دوا دارو جنتر و منت انگن مین　　اپنی ادھ بچار پر ٹھم تب گیان کی نت اسکا نام

دوہا

کہین ہزاری لال جی ستو سبھی سے کاپت　　سمجھو اسکو دھیان دھر کہتے لال دیوان

پھیالال کہین پر ی پر ننگی جو جگمین نزنار رہے
کر یا کون بدھ کرے اسمین جسمین نت بھر اپکار رہے

خیال راہ شکستہ بحر

یہاں کا لیکھا عجب ہو دیکھا کوئی ایا کوئی ہوا روانہ
بند ۔ قیام نہین ہو کسیکا یہان پر یہ دنیا ہیگی مسافر خانہ

ہو جو آیا وہان سے یہان کو جمع کیا سب مال خزانہ　　مسند تکیہ فرش فنوس سے سجا ہو اکر دیوانخانہ
بڑے بڑے رنگ محل بنائے باورچیخانہ اور توشکخانہ　　طرح طرح کے باغ بغیچے کھودے گل بوٹے مینا بیخانہ

کھینسے جیب پھندے مین آکے بند سے لگے بتانے اپنا بیگانہ
بند ۔ قیام نہین ہو کسیکا یہان پر یہ دنیا ہیگی مسافر خانہ

سبز سرخ اور دھانی صندلی پوشاکین پہنے جد شاہانہ　　کوئی رباعی غزل کہے کوئی ٹپا ٹھری کوئی ترانہ

کوئی میخوار و نہین جا کے بیٹھا کوئی ہے تو کعبہ تجانہ
کوئی کسیکے وصل مین مشغول کسیکے ہاتھ مین ساغر پیمانہ

چھوٹے اودھر کا ذکر فکر سب دیوانون مین کوئی ہوا دیوانہ
قیام نہین ہے کسیکا یہان پر یہ دنیا ہیگی مسافر خانہ
بند ۳

پھر کیدم بھر نہ ٹھہرا یہان پر کہ جسکا پلٹا ستو زمانہ
پچکا وہان تک سنو جہان تک اٹھا قسمت کا آب و دانہ
سارا قافلہ چلا اودھر کیا معشوق عاشق و کیا بیگانہ
خزان کی آئی بہار جب نظر مین آیا اوسے ویرانہ

بچا نہ ہرگز کسیطرح پر اجل کا جسکو لگا نشانہ
قیام نہین ہے کسیکا یہان پر یہ دنیا ہیگی مسافر خانہ
بند ۴

کسینے سنگ نادیا وہ تنہا چلا عدم کو کیا چالانہ
ماتادین اور اننت رام نے کہا کلام ہے کیا عاشقانہ
سر کو نہین وہین لوا جی تاہے برابر ہے تھا بیگانہ
طفلک نادان بھاگے گھر کو خیال سنکر کے کر بہانہ

یہ تیج رائے کہین پر ہم والونکا ہر جگہہ پر جمع ہے تھانہ
قیام نہین ہے کسیکا یہان پر یہ دنیا ہیگی مسافر خانہ

خیال

تمھارے جلوے کی وہ تجلی کہ ماہ منہ پھیرے ہے شرم سے
جو تاب دیکھے نہ تاب لائے نقاب ڈالے وہ منہ پر غم سے
بند ۱

جو کالے کالے وہ بال دیکھے تو کالے کلولین ہین ہیں کو ہم
چھپا کے منہ کو بسور دے کو وہ چشم نرگس بھی دیکھے جسدم
جو دیکھے ماتھا وہ ماتھا پیٹے اور بخت اپنے کو روئے برہم
خوبان عالم بصد تمنا تمھارے ہی دم کا بھرتے ہین دم

مین آنکھ پھوڑون غزالے کی بھی جو ہو مقابل مرے صنم سے
جو تاب دیکھے نہ تاب لاوے نقاب ڈالے وہ منہ پر غم سے
بند ۲

جو چاہ آنکھے کی چاہ دیکھے رہ وہ چاہ غم مین غرق بیشک
سنی ہے جسنے کہ خوش کلامی تو مجنون بنکر کرین ہین بک بک
جو ہمین ڈوبے وہ پھر نہ نکلے پتا نہ ہرگز لگا نا اب تک
جو صفت لکھنے کیا مجال ہے گئے ہین علما بھی تھک تھک

جو تاب دیکھنے نہ تاب لاوے نقاب ڈالے وہ منھ پر غم سے

ہے نور برسا یا چہرا یا لکھا آنچل سے کی شان میں ہے
یہ ماتادین کہیں ظہور اسکا سنو مرے جی جان میں ہے
یہ امرت لال کے خیال رنگین عجب لطافت بیان میں ہے
کہ دھوم گانے کی ہنگلی رشد بنائی اسباب سے جہان میں ہے

یہ سچ ہے اسے کہیں ہمارے دلبر کا رتبہ زیادہ ہے دارا جم سے
جو تاب دیکھنے نہ تاب لاوے نقاب اسے وہ منھ پر غم سے

خیال

جو دیکھی صورت ہے جب سے تیری اس لب پر میرے یہی ذکر ہے
بند ۱ — یہ حسن کیا ہے کہ عقل دنگ ہے نہ فہم ہوتی بیان کا رگر ہے

نکہے ہیں ایسے از نشان ہیں پیارے ہمارے دلبر کا حسن عجب ہے
ملایکون نے بھی ایسا کوئی نہ دیکھا اب نہ تب ہے
جو ماہ خور بھی مقابل ہووے تو ہم ہیں کہتے مجال کب ہے
بس اب ہے کہنا یہی ہے لازم کہ ثانی اسکی نہ کوئی اب ہے

ذرا جدھر کو نگاہ پھیری تو سمجھے برپا ادھر حشر ہے
بند ۲ — یہ حسن کیا ہے کہ عقل دنگ ہے نہ فہم ہوتی بیان کار گر ہے

حلب کا آئینہ ہے وہ سینہ کہ جس سے آئینہ کا ہو رنگ فق ہے
وہ جھلجھلاہٹ ہے چھپا ہے صفائی آتی ہے جس میں مطلق
وہ ساق سیمیں بلور کو بھی ہے شرم دیتی تمہاری مشفق
نہ لاف آمیز کچھ خلاف ہے قسم کھاتا ہوں تجھ سے حق حق

کہ جسکو دیکھا تمہارے آگے وہ سرنگوں ہے جھکائے سر ہے
بند ۳ — یہ حسن کیا ہے کہ عقل دنگ ہے نہ فہم ہوتی بیان کار گر ہے

جو پاوے خنجر کو کاٹ ڈالے وہ کاٹ چتون میں ہے کٹیلا
وہ بھار ترچھی مثال برچھی وہ حسن محسن عجب سجیلا
سخن بیانی وہ لنترانی ہر ایک سخن ہے بنا رسیلا
کسی سے وصلت کا وعدہ کا ٹل کسی سے کرتا بہانہ حیلا

ہے غالباً جنس حور سے وہ ہم اسکو کیسے کہیں بشر ہے
یہ حسن کیا ہے کہ عقل دنگ ہے نہ فہم ہوتی بیان کارگر ہے

اریسے دوانگی اکنگی جسپر چاہے امیر ہو چاہے فقیر ہی
کسا بانکھیا یہ ماتادین نے بنایا چھند یہ کیا بے نظیر ہی

لنگوٹ کسکر چلا ہی جسپر ور باندھ جمدھر اور کر طیاری
کہ جسکے سامنے کھڑا ہی ٹھم ٹھوک اُسی نے مانی ہی اُسسے ہاری

خیال

نہ عشق پیدا خدا جو کرتا تو تمسے دل ہم لگاتے ہی کیون
وہ غرض کیا تھی جو تمسے ملتے وہ پاس تمکو بٹھاتے ہی کیون
بند سلہ

اسیر دام زلف نہ ہوتا تو تم بھلا مجکو پاتے ہی کیون
نہ خواہش وصل ہوتی ہمکو تو گالی گفتا سناتے ہی کیون
نہ غمزان مقتل عشق ہوتا تو سیف ابرو دکھلاتے ہی کیون
نہ ہوتا سایل وقف جو تیرا تو در سے اپنے پھراتے ہی کیون

نہ مشتری دل جو ہوتا تیرا تو تیرے ہاتھون بکاتے ہی کیون
وہ غرض کیا تھی جو تمسے ملتے وہ پاس تمکو بٹھاتے ہی کیون
بند سلہ

نہ نعرہ حسرت سے پرچا ہوتا جو دل کو تم پھر جلاتے ہی کیون
جو دل کو ٹک چین آتا اپنی تو التجا پیش لاتے ہی کیون
جو جوش الفت کچھ ہوتا تمکو تو دل سے اپنے ہٹاتے ہی کیون
نہ باولی غرض ہوتی اپنی تو ہمسے جی کو چراتے ہی کیون

نہ روٹھ جانے کا خوف ہوتا تو اسکے نخرے اٹھاتے ہی کیون
وہ غرض کیا تھی جو تمسے ملتے وہ پاس تمکو بٹھاتے ہی کیون
بند سلہ

جو آنکھ لگنے پر آنکھ لگتی تو دیدہ آنسون بہاتے ہی کیون
نہ چاہ کرتے نہ تم سے ہر گز تو ایسی باتین بناتے ہی کیون
یہ دل لگانے ہی کی سزا ہی نہین لوگون مین تم رلاتے ہی کیون
نہ ہوتے مشتاق جو دید تیر تو ہر گھڑی تم ستاتے ہی کیون

نہ تیر خوردہ گلو جو ہوتا تو تیرے کوچے مین آتے ہی کیون
وہ غرض کیا تھی جو تمسے ملتے وہ پاس تمکو بٹھاتے ہی کیون
بند سلہ

جو تمکو ہوتی سمجھ ذرا بھی پر نظر سیر کر چھپاتے ہی کیون
نہ عاشق نام سے ہوتے تو ماتادین اسکو دکھاتے ہی کیون
جو عقل ہوتی تمیز ہوتی تو اور بانی کو گاتے ہی کیون
جو خالی عقل سے ہو وہ را نجات تمکو سمجھاتے ہی کیون

کہ بولا کوئی ذرا جو گا سبے تو اسکو فوراً سنائی گالی

خیال

جو تمنے گانے پسند نہ آئے یہ راگ چھوڑو ہٹاؤ گھنگرو
بس اب اٹھاؤ یہ مسخرہ پن بغل مین اپنے دباؤ گھنگرو
بند ۱

ہو اسقدر شوق گرچہ تمکو بنارسی جا کے ڈھاؤ گھنگرو
وہ پانو جو کہیں پہ جاکے ادا دکھاؤ بجاؤ گھنگرو
اور شوق دلسے تم اسکو پہنو پھر آکے صاحب بتاؤ گھنگرو
کہ تمکو زیبا بھی خوب ہے گا تو ہین پاین دکھاؤ گھنگرو

ہو دو وظیفے الٰہی کا جلسہ جو ڈال پیروں او گھنگرو
بس اب اٹھاؤ یہ مسخرہ پن بغل مین اپنے دباؤ گھنگرو
بند ۲

وہ چال ناز و ادا کی چلکر کے پاس آ و ملاؤ گھنگرو
ہے شرم کس بات کی تمھین یان نہ ہمسے اپنے چھپاؤ گھنگرو
کچھ وجد کا کہ لطف اٹھے نہ پیر ڈھا کو چراؤ گھنگرو
ہے حسرت دل یہی ہمارے ذرا تم ہمکو سناؤ گھنگرو

یہ تمسے کچھ بھی نہو سکے گر تو نذر ہمین دلاؤ گھنگرو
بس اب اٹھاؤ یہ مسخرہ پن بغل مین اپنے دباؤ گھنگرو
بند ۳

یہ لوگ مشتاق سب ہین بیٹھے ذرا تم اپنے سجاؤ گھنگرو
جو دھوم سنتے تھے ہم تمھاری وہ فوج لاؤ اور لاؤ گھنگرو
اب حق تو یہ ہے شرم چھوڑ دو زیب پایہ بناؤ گھنگرو
یہان نہین غیر کوئی ہے تم یہ پہنکر کے بجاؤ گھنگرو

ہوئی تو خوب ہی تمھارے باعث سے دل لگی اب اٹھاؤ گھنگرو
بس اب اٹھاؤ یہ مسخرہ پن بغل مین اپنے دباؤ گھنگرو
بند ۴

کہین نانا دین اسطرح سے کوئی بطرز دیگر ڈھلاؤ گھنگرو
کہین پانو کو بند دیتے تو ہین نہ بار بار او کھینچو گھنگرو
کہ بیسا لکھا مسخرہ اس عہد کی ہے کوئی بیا چھلاؤ گھنگرو
ہوئے پرانے یہ تو اب نیا لے سے نئے کوئی منگاؤ گھنگرو

تو اب کسکو یہان سے اٹھکو دباؤ بستہ میں باؤ گھنگرو
بس اب اٹھاؤ یہ مسخرہ پن بغل مین اپنی دباؤ گھنگرو

ہمدم ہم مین ہم ہمدم مین ہمدم رہتے ہمدم سے
جب تک دم مین دم ہیگا ہم خادم ہین اُسکے دم کے

ہر جلوہ مین جلوہ اُسکا جلوہ گری مین جلوہ گر
حسن مین اُسکے کیا ہی حسن ہے بھرا حسن ہین دلبر
ہر یک شے مین نور ہے اُسکا نور نور مین شک قمر
ایک عالم مشتاق ہے اُسکا عالم حسن کا عالم پر

چمک مین اُسکے عجیب چمک ہے جیسے بجلی چم چم سے چمکے
جب تک دم مین دم ہیگا ہم خادم ہین اُسکے دم کے

ناز مین کیا ہی ناز و انداز ناز مین ہے یکتا حسن
غمزے مین ہے کرشمہ اُسکے کیا کیا بناوٹ کیا کیا فن
فریب فن مین ہے کیا کیا بنا ٹھوس چلے بنا چلن
عجیب ہے نزاکت کیا ہے ملائمت عجب شائستگی ہے نازک تن

شمس قمر بیتاب دیکھکر چہرہ اُسکا دم دم دیکھے
جب تک دم مین دم ہیگا ہم خادم ہین اُسکے دم کے

لب شیرین شیرینی شکر سے لب لال مین کیا لالی
سینوں تھی ہے کم سن زیادہ سن سال مین عمر بالی
لعل مین ہر گوہر مین گہر دندان مین ہے آب جیالی
بالی عمر مین بالا قد بالی صورت بھولی بھالی

دیکھکے بھولے غم اپنا جو غمزدہ ہین گے غم سے
جب تک دم مین دم ہیگا ہم خادم ہین اُسکے دم کے

چال مین اسکی عجب ہے لچک لچک کے چلتا چال
ماتادین اننت رام کہین پیارا بنا کمین پیارے لال
چھل بل ہے کیا چال مین اسکے دیکھ چھلاوا گرے نڈھال
بالگوبند اور دولت سنگھ کہین مکھند سنگھ چھیلا لال

اور بانی کو چھوڑو شاعر خیال گاؤ برہم کی قسم کے
جب تک دم مین دم ہیگا ہم خادم ہین اُسکے دم کے

خیال

ادا ہے پیاری کیا چال چھل بل عجب غضب کے تجھ مین ستم ہین

بند ۱
قہر بلا ہین اشارے ترے نہین یہ آفت سے کچھ بھی کم ہین

عجب نزاکت ہے نازک بن ہی یہ دیکھ حیران حور و پری ہم ہین | کف دست حیرت کا ملین ہو کے دشمنی ہین نادم بنا
ملک ملائک علمان غلمان عامل فاضل خاک قدم ہین | رتبہ مرتبہ شان شوکت مین دارا سکندر سے خادم ہین

الانسان کی کیا اصل قدم تیرے کو سلتے بابا آدم ہین
بند ۲
قہر بلا ہین اشارے تیرے نہین یہ آفت سے کچھ بھی کم ہین

ماہ و مہر تیری حیات ملک سے بہا کر چہرے نور سے چکم ہین | حسن جمال نے مین لیا ہے جہانمین نہین صنم ہین
اگر کسیکی شان دیکھین تو کیا مثال وہ بہشت سے کم ہین | سبھی سرو قد جہانمین تجھے دیکھ کے دلمین غم ہین

لاثانی تیرے ثانی نہین ہے کہئے کہا کہا سمر کی قسم ہین
بند ۳
قہر بلا ہین اشارے تیرے نہین یہ آفت سے کچھ بھی کم ہین

کہتے لوٹے پڑے سسکتے کتنے بیٹھے پر چشم نم ہین | کتنے تصدق ہوئے ہین تجھ پر سر اٹھا کے کرکے قلم ہین
لیلا ہیر اور شیرین سسی کے دلمین چھپائے شرم ہین | انگشت حیرت زبان مین داب کر کہتے کلمہ ہی دم ہین

پیار کر شانکے پیارے تجھے ہم حسرت بیچارے ہین وہم مین دم ہین
بند ۴
قہر بلا ہین اشارے تیرے نہین یہ آفت سے کچھ بھی کم ہین

ما تا دین پر انت ساہے کلام دیکھو کیسے کرم ہین | ضمیر اسکی کو کیا ہین یا دین نہین سمجھے نثر و نظم ہین
بڑھو کی تند اکرتے ہین رکھو سے اپنا ہاتھ دھرم ہین | اور بانی کو گاتے ہین نہین چھپاتے دلمین انشرم ہین

بالگوبند کہین تیج راے سے ہم تو جیتے اسے ہردم ہین
قہر بلا ہین اشارے تیرے نہین یہ آفت سے کچھ بھی کم ہین

خیال

سکھی چلو تم برج کو چلیے اب کیجے درشن بس ناگر نٹ کے
سنے ہین بنسی کے جب سے لگے پران ہمارے ہین چا کے اٹکے

بجائی بنسی ہو وا دن ایسی جب تجھے انکھین کیا تو نے ٹھٹکے
یہ سنکے وہ ہے پران موہے ہین گا کے بنسی کیسے لٹ کے
ہو گئے ہین حیران مدھ بن سیان تجھی پھرتے ہین بھولے بھٹکے
پڑی جھنک جو نک سنگ گئی رہے جھومتے ہین ٹھار ٹھٹکے
جو ویسی بنسی وہ پھر سنا دین مٹ جا دین جی کے ہمارے کھٹکے
سنے بنسی کے جب سے سکھی پران ہمارے ہین جا کے اٹکے
مچی برج مین ہے دھوم بھاری کرے ہی طیاری رہس کی وٹ کے
سکھی سب آئین بن بن گھر سے : ہائین جھٹ کشن کے گئین جھٹ کے
ہین زیور ساجے بجے سب باجے سجے لچک کر اور کیا مٹکے
نہین کہہ سکتا ہے کب چھب اب کشن جی کے اب سو مکٹ کے
یہ کالی کالی لٹین نرالی ہین گھنگھر والے کشن کی لٹ کے
ہیں سند کالا لیے برج بالا سکھین کے سنگ مین وہ کھیلین ہٹ کے
کسیکو چھیڑین کسیکو دھاوین کسیکی بہیان پکڑ کے جھٹکے
وہ سانوری صورت ہے مدھری مورت پہنے پیتمبر ہین پیلے پٹ کے
سب راگ گاوین گیان جڑاوین یہ لٹکے دیکھو اس نہی بٹ کے
سنگ رادھا پیاری ہے جو نیاری وہ دیکھین کھڑے کو اوٹ گھونگھٹ کے
کہین یا دین ہین برھ کے آدھین سیلے درشن پٹ کھول کے پٹ کے
نہین تم پاؤ اب جتنا دھاؤ اب سر کو چاہے تو کتنا پٹ کے
کہین اننت رام بھج سر کا نام کیون رہو تم ہمیشہ اسے بھٹکے
یہ بھیا لال سکے یہ بال کئے خیال ہین پھنک کیسے اب کٹ کے
یہ بالکو بندرہین سدا ان انند اب دشمن بھاگے یہان سے ہٹ کے

صنم نے اپنے رخساروں اوپر زلف کا کیا ہی جھومر ڈالا
بند ۱ گویا بابنی سے آن بیٹھا دونون طرف سے ہی ناگ کالا

یہ ناز و انداز دیکھ زلفوں کا جس سے عاشق ہوئے ہیں گھائل
یہ نوک زلفوں کی ایسی تیز ہیں ہیں تیر سے کہیں زیادہ قاتل
ہزار لاکھوں کی کیا ہی گنتی کرور بادل کئیے ہیں بسمل
یہ کاٹ ایسا ہی ان لٹ میں ہی تیغ خنجر نہو مقابل

یہ ٹھاندہ بچھوے کی کیا اصل ہی نہ پایا اسکو ہی برچھی بھالا
بند ۲ گویا بابنی سے آن بیٹھا دونون طرف سے ہی ناگ کالا

یہ کالی کالی لٹین ہیں الی عجب ادا سے لٹک رہی ہی
لٹوں کی لٹ میں جو دیکھے لٹکے یہ جا کے طبیب اٹک رہی ہی
گویا یہ کالی گھٹا کے اندر اجیالی سی چمک رہی ہی
زلف کے کنج میں ناگنا بھی ہے کو چھوڑے جھٹک رہی ہی

نہ تاب سنبل کو ٹھاتا پیچ و تاب پڑا زلف سے ہی جس سے پالا
بند ۳ گویا یہ بابنی سے آن بیٹھا دونون طرف سے ہی ناگ کالا

کہ جسکے دلکو وسین نہ بلغین وہ ایکدم پھر نہ جلنے پاوے
کہ کتنے سیانے ہوئے دوانے لہر زلف کی ہیں لہرو نے
کہ اسکے کاٹے کا نہیں ہی منتر مجال کیا کوئی لہر کاوے
ہزاروں تدبیر کرے جو جا نہ چھوڑے ہرگز حشر دکھاوے

پھنسا پھندون میں کتنے زندون کو ناحق اسنے کیا تہ بالا
بند ۴ گویا یہ بابنی سے آن بیٹھا دونون طرف سے ہی ناگ کالا

اب ماتادین کا ہی چھند موزون کلام پرشیرین سخن ہی
ہی رنگین مضمون چست قافیہ نہی پیاری کیسی جتن ہی
یہ تاب کیا ہی کسے جو کوئی ہر ایک مصرعہ انکو کٹھن ہی
اننت رام اور بھیا لال کہین کہ وہ تو ہنر کن ہی

یہ دولت رام جی اور بالگوبند کہین کہ یہ خیال پر خیال ہی ڈالا
گویا یہ بابنی سے آن بیٹھا دونون طرف سے ہی ناگ کالا

بند ۱

بنا کے سج دہج چلا وہ گھر سے سامان جنگ کا طیار کر کے
کسیکو گھائل چھوڑ اسکتا کسیکو مارا ایکبار کر کے

جدھر کو پھیری نگاہ اُسنے کمان ابرو سو دھار کر کے
بچا نہ کوئی پڑا جو آگے رہے بہت سے پکار کر کے

یہ تیر پیکان سے زیادہ قاتل پلک بنائی ہے دھار کر کے
یہ تیغ بچھوا اور کٹار خنجر گیا ہے تیزی سے مار کر کے

اب ایک وکی میں گنتی کیا کروں تڑپتے لاکھوں ہزار کر کے
کسیکو گھائل چھوڑ اسکتا کسیکو مارا ایکبار کر کے

بند ۲

شعلہ بھبھوکا سا چہرہ چمکے چلے وہ جسدم سنگار کر کے
ہوئے تصدق ہیں آ کے عاشق جان کو اپنی نثار کر کے

سکے ہیں جا عاشق اب بنے تفتے شیشے میں آپ شمار کر کے
کرے وہ تدبیر نہ چھوٹے ہرگز پھندے سے اُسکے نہار کر کے

پری ملایک حور فرشتہ رکھے ہیں منہ مانپہ دار کر کے
کسیکو گھائل چھوڑ اسکتا کسیکو مارا ایکبار کر کے

بند ۳

کہ جب عاشق کو رکھا اُسنے عشق میں اپنے بیمار کر کے
بچانا اُسکا بہت ہے مشکل نہ بیت ہوئی ہے شمار کر کے

عامل علما اور حکیمن ہیں تھکا ہے سبکو لاچار کر کے
عاشقوں کی موت کا رکھا ہے اُسنے اکرم کیا ہے بنا کر کے

عجب طرح کا ستم ہے اسمیں بیان کروں کیا اظہار کر کے
کسیکو گھائل چھوڑ اسکتا کسیکو مارا ایکبار کر کے

بند ۴

یہ تاتادین کا کلام شیرین سنو شاعر و نہار کر کے
اننت رام اور دولت سنگھ نے گا یا سبھا میں لگا کر کے

یہ پیارے لال سنے کہا خیال ہے دل سے اپنے طیار کر کے
جسن کی میں تاثیر نہیں ہے وہ بانی ہے مردار کر کے

یہ بھیالال اور بالگوبند کو رکھا اُسنے جو اُیدار کر کے
کسیکو گھائل چھوڑ اسکتا کسیکو مارا ایکبار کر کے

خیال

چمن میں کیا چل رہی ہے اسدم باد بہاری یہ آتا آتا
کھلی ہے غنچہ نو کی ہر طرف کیا ہی کیاری یہ آتا آتا

کہین کسی جانب کو بانگ بلبلان ہی پیاری یہ آہا آہا
کرین بلبلین گلو ن مین ہین گرم جوشی بہاری یہ آہا آہا
کہین کسی جا صدائے قمری کی ہی جاری یہ آہا آہا
غرض ہی سامان عیش بالکل خوشی کی طیاری ہی آہا آہا

پس ایک ساقی اور جام مے کی ہی خواستگاری یہ آہا آہا
بند ۲ کھلی ہی غنچہ نو کی ہر طرف کیا ہی کیاری یہ آہا آہا

ہو کیفیت طرب اس سے دو چند جو ایکباری یہ آہا آہا
جو ہوا بھی ہی ہمارے دلکو وعدہ شماری یہ آہا آہا
کرے کہین آن کرکے گا ہے وہ یار یاری یہ آہا آہا
وہ دور کلفت اب ہووے سارے ولی و انتظاری یہ آہا آہا

ہو باغ باغ اپنا دل اسدم اور گلزاری یہ آہا آہا
بند ۳ کھلی ہی غنچہ نو کی ہر طرف کیا ہی کیاری یہ آہا آہا

قرار ملنے کا جو کرین تو ہو قراری یہ آہا آہا
چڑھی بادہ شوق وصل دلبر کی خماری یہ آہا آہا
اور ہم تو سمجھین یہ جا کی قسمت کہین ہماری یہ آہا آہا
کرین ہمین ایک لطف سے پر قصد جان نثاری یہ آہا آہا

ہی تو قابل دید ہماری جان فشاری یہ آہا آہا
بند ۴ کھلی ہی غنچہ نو کی ہر طرف کیا ہی کیاری یہ آہا آہا

ماتادین شد نبے تو ہو کیا بات تمہاری یہ آہا آہا
کہین ہین کیا کیا مضمون عالی لال ہزاری آہا آہا
بال گو بند نے خیال کیا ہی بحر یہ نیاری آہا آہا
کہین گجادھر خیال سنکے کہے محفل ساری آہا آہا

نہج رکسے ہی غضب تمہاری یہ سحر کاری یہ آہا آہا
کھلی ہی غنچہ نو کی ہر طرف کیا ہی کیاری یہ آہا آہا

خیال تیس حرف جیسے اول ہین

اگر ارادہ جو گانے کا ہو تو بکوند یا نیر جھونٹھا بکسدھ ہی
بند ۱ بیٹھو تم آکر ہمارے سامنے نکالو دل کا جو جو گھمنڈ ھ ہی

تمہارے میرے دو دو خیال ہون گے جس سے دلگا لگے گا
ثابت ہو جاوے سبکے تئین کون سخت اور کون نرم ہی

جواب نیا سوال تیرے کا تمھارا شاعر ہی محرم ہی
حال جد معلوم ہوگا ہمارا کھا وسگے دلمین تمھیں شرم ہی

خود مختاری چلی نہ تیری کھل جاے سارا تیرا بھر منڈ ہی
بند ۲
بیٹھو تم آکر ہمارے سامنے نکالو دلکا جو جو گھمنڈ ہی

دلمین سمجھے تم ہو کر شاعر کھو نہ ہمسے کوئی بڑا ہی
رواؤگے دلمین اپنے بہت سا جیسے کسی سے کھوتی گرا ہی
ذلت ہوگی سب میں تمکو دھرو ان خیال جو تیرے گرا ہی
زبردستی نہیں چلے تمھاری سارا عالم تمھیں کھڑا ہی

سر کردون مین تجھے یکدم مین کھل تیرا سب جاے بھر بھنڈ ہی
بند ۳
بیٹھو تم آکر ہمارے سامنے نکالو دل کا جو جو گھمنڈ ہی

شرطی گانا مین گاؤن تمسے آپ غور کر کے ذرا سن لیجے
ضلع زبانی نہ بولو ہم پر کلام کڑوا نہ ہمسے کیجے
صفائی ہوگی جد ہین تیرے مرے سوال کا جواب دیجے
طرح نرالی نئی ہو راگنی کھو کہ جس سے عالم پسیجے

ظاہر مین دھرتے ہی ظاہر بنی پوشیدہ کھو کی گھنڈ ہی
بند ۴
بیٹھو تم آکر ہمارے سامنے نکالو دل کا جو جو گھمنڈ ہی

عامل فاضل جو ہووے اسمین تیرا تو سمجھے ایک ہی پاوے
فلک سے اوپر زمین جاوے پھر اسکو کوئی نہیں ہی پاوے
غور دل کا اب وہ سمجھے اس بھید کا مرے تو حال سناوے
قرآن پشتک گیتا بھاگوت سب جن اسکا ہی گن گاوے

کال کے بس مین نہیں وہ آیا وہی اب سب میں پرچنڈ ہی
بند ۵
بیٹھو تم آکر ہمارے سامنے نکالو دل کا جو جو گھمنڈ ہی

کتنو وہ لمبا اور کتنا چوڑا اور رنگ اسکا ہی لال کالا
نظر نہ آوے کسیکو وہ تو وہ کون شے ہی تو سن لے لالا
مورت نہیں ہی صورت نہیں ہی نہ ہاتھ پاؤن ہین سب سے بالا
وہ کہتا برہم ہی صدا ہی نہیں ہی مجھسے ایک کی اعلا

یہ ماتادین کی تری اب دھوم ہی جواب نہیں سمجھے اب بند ہی
بیٹھو تم آکر ہمارے سامنے نکالو دل کا جو جو گھمنڈ ہی

خیال چوسر کا

یہ چال چوسر چلین نرالے ہی کھیل کھا سا زوال کیا ہی
بند ۱ — عدل کے پانسے چلین یہان سے تو کال جم کی مجال کیا ہی

جو چار جگ ہین سو چار پلے ہین بیچ کا گھر عجب نرالا — جو را اسی گھر کو ہی زبر کرکے جرا مرن ہی جیت والا
ہی نام پیارا سو جگ ہمارا یہ برہم دوارا کا دیجے الا — ہی نردکھا سی مین جو ن ما نسی کرن کر سی تمر کا بھالا

جو جگت جانے سو کھیل جانے سمجھ لے سیانے یہ خیال کیا ہی
بند ۲ — عدل کے پانسے چلین یہان سے تو کال جم کی مجال کیا ہی

جو تین پانسے بنے یہان ہین تین جون لوک ایکدانا — دو داو کھا یا سو برہم مایا رچا ہی آپ ہی سبھی تانا
جو تین کانے ترگن بکھانے ہی عرک چار و بید کا گانا — جو ان مین نچری سو پانچ تت ہین اسی سے انا انہین جانا

چھ ہت کا چھکا کو دیکے دھکا ہی مرد یکا پھر ڈھال کیا ہی
بند ۳ — عدل کے پانسے چلین یہان سے تو کال جم کی مجال کیا ہی

جو اسکا ستا سو ستانو ہی ساتوں ہوکے بیچ تھانا — یہ دیکھ اٹھا سو اٹھ سدھے نو انو ناتھ اندر آپ و انا
چھم چار دس اہی ہین آتما را اسکے اسی سے اسکو سرگن بکھانا — جو دس ہو گیارہ سو سب کا پیارا ہی گیارہ جو رور و نکانکا

ہین بارہ سو بارہ راس ہین تمام خلقت کا حال کیا ہی
بند ۴ — عدل کے پانسے چلین یہان سے تو کال جم کی مجال کیا ہی

ہی تیرہ سو گن کا ایک لک متھن سے چودہ رتن نکالے — سو پندرہ تتھ کی سرشٹ ستارے دو پاکھ جسمین ہین جگ کو جالے
سولہ کلا کا پرکاس جسمین سو سترہ جیت کرے جوانے — برن اٹھارہ یہ نادین ہین کہین انگو نبد کے سخن نرالے

سنگھ کھلاڑی ہین وجہ ہزاری یہ سمجھو میرا سوال کیا ہی
عدل کے پانسے چلین یہان سے تو کال جم کی مجال کیا ہی

خیال راہ متفرقات

پار برہم و ہی نجن اور او ہی او نکار سے — آپی آپی ہی اور نہ دو جا گت اپرم پار ہے

خیال

کہین روپ نرسنگہ دھرا اور ہرناکس بارا
دروپدی کا چیر بڑھا کھینچ دوساسن ہارا

کہین مچھ اور کہین کچھ کہین بار بار روپ دھارا
لیا کشن اوتار آپ برجباسن کو تارا

توڑہ

کہین کبجا سنگ نیہہ کیا کہین گوالن سے دان لیا کہین بھگتن کو تار دیا

چھپے

سیوری کے پھل جو تھے کھائے گنکا کو تارا
اذوبت سے گجراج کو جا کر جل سے ابھارا

اوڑان

گدھ جٹائی کو تارا جانے سنسارہ سے
سین بھگت نائی بھی ترا اور تر گئے وہ ریداس
جوگیشر اور تپیشری اور برہم ونڈی سناس

آپی آپی ہی اور نہ دوجا گت اپرم پارسے
تلسی داس اور سورداس کو بردھم اسکی آس
جیتے ہین سب نام اسی کا گھٹ گھٹ مین ہے باس

توڑہ

کہین ونپا اپنی ہر کہین دھر انگہہ برگرور کہین رگھبیر اور کہین رگھبر

چھپے

کہین رام ہو راون مارا کر لنکا ناس
کہین جا سر کے جدہ کیا کہین کیا بنون مین باس

اوڑان

لونا روپ جب دھارا آپ گئے راجہ بل دوارے
آپی آپی ہی اور نہ دوجا گت اپرم پارسے

کہین بنی ہی سختی بھابرجا کہین بھیرون انی ۔ کہین کوٹ جن آسر سنگار سے راچھیل بھانی
کہین برہما ہو بید پڑہا کہین سنبھو سیلانی ۔ جیتے ہین سب نام اُسی کا رکھی منی گیانی

توڑہ

سادہ سنت سُبہ تے دھیان ۔ اُسی کا گیتا بھاگوت پُران ۔ پڑلائے اُسکو پہچان

چھپے

وہی ہو مادھو مقصود وہ اور اوہی مُراری ۔ اوہی ہنواری وہی دھاری بھاری

اوڑان

بند کہ
کول کیشب کرنا ندھان اور اوہی کنسارے
آپی آپ ہو اور نہ دوجا گت اپرم پارے

کہین مندر مین ٹہاکر بنا کہین مسجد سبحان ۔ کہین پر کعبہ کہین پر قبلہ کہین وہ رحمان
کہین بنا وہ اللہ اللہ کہین بنا بھگوان ۔ کھیل کھیلے انیک اُسنے برج کے درمیان

توڑہ

اُسکی گت کوئی کیا جانے ۔ ماتادین کہین گنوا نے ۔ اننت رام دھرتے دھیا نے

چھپے

بھیالال اور ستی لال کے سنگ مین بال گوبند ۔ شیو پرساد پر کرپا برہم کی کہتے کبجانند

اوڑان

حسین بخش کہین کروڑی جب گرو للکارے
آپی آپ ہو اور نہ دوجا گت اپرم پارے

خیال گنتی کا

کہو گنکہ سے ایک دو تین یار
دے جواب نہین جنگ سے اپنے باناتو اتار

بند ۱

چارو اسمین اربع عناصر پیدا ہوا آب آتش باد اور خاک سے بشر
پانچو پنجتن کا کرتا ذکر علی حسن اور حسین فاطمہ بنگے پیغمبر
گنا کر چھ کروڑ سات بار

بند ۲

آٹھ نو دس اور ہین گیارہ چارو کو چھوبھاگ کرو آوین جسمین بارہ
پدم اور سنکھ نو تیرہ چودہ بھول ور پندرہ پاکھ سے ملا سولہ سترہ
مہاسنکھو نکا کرو شمار دے جواب نہین جنگ سے اپنے باناتو اتار

بند ۳

جو ہین ستارہ وہی سولہ لچھن تیرہ اصدی کا حال کہون مہاسنکھون کا متھن
تینون ترلوک ہین تینون پن جدا جدا تو حساب کردے جس سے بنا یہ تن
ہرشن پرس کا بستار دے جواب نہین جنگ سے اپنے باناتو اتار

بند ۴

چھند کو کہتے ماتادین ان گنتی سے زیادہ کہو نہین تو نکا ڈھایا چھین
اننت رام منی ہین شاہین بالگوبند اور بھیالال ہین برمھ کے وہ ادھین
برمھ والون کا گرم بازار دے جواب نہین جنگ سے اپنے باناتو اتار

خیال

تو دغا کیٹ کو تیاگ ہوگئے بے لاگ کہو برمھ رٹن کہو برمھ رٹن

بند ۱

یہی رہ رہ کے پکارے
عجب گردش زمانہ ہے
میرا دل گل پر دیوانہ ہے
ہوا دل تیر نشانہ ہے
زبان پر یہی افسانہ ہے
کھاتے ہین و نزات غم کو
ملا دے گل سے دلدار سے

چھوٹ گئے ہمسے گل سارے
نہ کوئی اپنا نا بیگانہ ہے
باغ بن گل کے ویرانہ ہے
فریفتہ مثل پروانہ ہے
نہ وہ نغمہ نہ ترانہ ہے
خدا کیا بھول گیا ہم کو
جان مین کر دون تیار سے

چھوٹ گئے ہمسے گل سارے

بند ۲

یہی رو رو ہے کہتی بلبل
کس طرح دل کو ہو تحمل
نہین ہے گلون کا شور و غل
غائب ہو گئے غنچہ سنبل
جس طرح سے ہمنے اُٹھائے غم
حال دل کہین صیاد کیا رے

نظر نہین آتے وہ گل
دھیر نہین دھرتا دل بالکل
مثل بیابان باغ ہے کل
جان نکلی ہے میری گھل گھل
خدا دشمن کو نہ دے کوئی دم
جگر ہوتا ہے پارے پارے

چھوٹ گئے ہمسے گل سارے

بند ۳

نہ ہو تو صیاد سنے رحم
ذرا تو کچھ بھی کر رحم
جسمین بھی دیتا ہے یہ غم
ملین گل اپنے سے باہم
عیش عشرت کا ہووے سامان

خدا کی طرف دیکھ ظالم
اپنے ہی غم سے مرین ہین ہم
گلون سے ملا دے اب اکدم
چمن ہون گلزار سب باہم
نکلین اس دل کے سبھی ارمان

خدا وہ دن دے ہمارے	گلون کی دید ہون یکبارے

چھوٹ گئے ہمسے گل سارے

بند ۴

دعا یہ سُن تو حق تعالے	ہووے ضیاد کا منھ کالا
جسنے اس رنج مین ہر ڈالا	ہمکو ہی وطن سے نکالا
عرض کیا کرون میرے مولا	نظر نہین آتا وہ گل لالا
آہ کا اُٹھتا ہی شعلا	جگر پر پڑا غم کا چھالا
ظالمون جان میری ست لو	ذرا شک چین تو سے لینے دو
بس مین ہم پڑے ہین تمھارے	زندگی اپنی سے ہارے

چھوٹ گئے ہمسے گل سارے

بند ۵

ناتا دین کی ہوئی دایا ہی	مُریدی جام پلایا ہی
پانڈے جی نے نام گایا ہی	سخن یہ کامل پایا ہی
پنچ راے یہ چھند بنایا ہی	قصہ یہ غم کا سنایا ہی
جگر دشمن کا جلایا ہی	شاعری رنگ جمایا ہی
خیال کا مطلب سمجھے جو	کہان جاہلون مین طاقت ہی
مطلب پر مصرعہ کے نیارے	خیال سنکے ہی بہارے

چھوٹ گئے ہمسے گل سارے

خیال نیا

پرنکھو ناکھ ناتھن کے ناکھ تم سب کے دکھین ہارے

بند ۱

اٹک رہی مجدھار مین نیّا کھیہ کے لگا پارے

نہین خبر جن کو دام کرہ مین نہین نیہ مین میری بل
تمھین لگاتے پار سوامین نہین لگے ایک پل
میری پرانی نیّا پربھو ہو گئی ہے ہل چل
چاہے ڈوباد چاہے تیرا دو تمھین سمجھی اٹکل

ہے نہین تمھین مشکل

تم ہوا تھاہ نہین کہین تمھاری تھاہ ہے
نہین تیرے سوا اب کہین میرا نباہ ہے

سب گھاٹ اوگھٹ کی معلوم تمکو راہ ہے
کرنا ندھان اب دیال ہو جیے اور کرپا کیجے آگہ
پڑے بھنور مین نیّا میری کھائی رہتی ہے ٹکر
تم بن سامین کون ہے جو اس نیّا کو اتارے

بند ۲

اٹک رہی مجدھار مین نیّا کھیہ کے لگا پارے

سنکٹ کاٹن ہار تمھین ہو پربھو ہر جن کے
بھگتن کے مَنُوبس مین پربھو سادہ اوستن کے
لاج رکھیا بانہ گہیا تم ہو بھگتن کے
تم ہی پالن ہار ہو سبکے بھو کھے ننگن کے

اور دین بار دھن کے

پہلاد بھگت کو دی ہے بھگتائی تمنے
لیا بچہ کھمبھ سے اسے چھڑائی تمنے
کشن روپ جد آپنے دھر اکنسا کو ہے مارا جی
یہ رام رام کی بانی کہانی سنی تمنے
جام ونت نل نیل کو تمنے پربھو بیگا را جی
میری بھی اب نٹر سنو مین کہتا پکارے

بند ۳

اٹک رہی مجدھار مین نیّا کھیہ کے لگا پارے

سبکے کاج اب سدھارنے ہین کرپا کر کے
بار بار مین عرض کرون کرو سچا آکر کے
میرے لیے کیون دیر لگائی سنو دھیان دھر کے
پاپن سے ہے نیّا بھری تم بن کیونکر سدھر کے

ہم ہینگے سب بے ڈر کے

ہر جگہ پر پربھو کری پربھتائی
ہے سو اپر طہارت تر گئی گنگا بائی
تر گئے بھگت ریداس سدن قصائی
گوال سب تار سے آپنے اور تار سے بر جکے باسی

تلسی داس اور سورداس سے اور ہری کو بجا دا سی | تھیں ہو ملاح لگا دو نیا کنارے

بند ۵

اٹک رہی مجھدھار مین نیا کیہ کے لگا پارے

کری دیا پربھو نے لگا دی ہی نیا کنارے | کہان تلک برنون برنک گت اپرم پارے
ماتادین اور آننت رام ہین اُس کے پیارے | بال گوبند اور بھیا لال ہین یہ ہو طرف دارے

چھند برمھ کے للکارے

یہ تیج رام نے کہا چھند ہی رنگین | ہی جیست قافیہ مضمون جسکا سنگین

تو ٹھنکے دل سے اب اسنیے لایقین + + +

برمھ والون نے اُنکے گائے نئے نئے ہیں گے خیالے | کہا چھند پر چھند تمھارے ہیں گے سچے ٹکسالے

امرت لال اور منو لال کہین خیال پڑ کارے
اٹک رہی مجھدھار مین نیا کیہ کے لگا پارے

خیال مجنون لیلے کا

لیلا مجنون کا عشق بھاری
پاک تھی دونون کی یاری

بند ۱

پڑھنے کو دونون تھے جاتے معلم اُنکے تھے پڑھاتے
سبق پڑھ دونون ساتھ آتے مجنون تو عاشق کہلاتے

دوہا

لیلے عاشق مجنون پر اور مجنون لیلے پر دیوانہ | فدا تھے دونون سطور پر جیون شمع پر پروانہ

لیلی مجنون کو بہت پیاری
پاک تھی دونون کی یاری

بند ۱۰

لیلے کے باپ نے سُن پایا　　پڑھنا جھٹ اُسکا بند کرایا
آنا جانا سب چھُڑایا　　مجنون پھر دلمین گھبرایا

دوہا

بن دیکھے لیلے کے نہین مجنون کو چین آتی　　ادھر تڑپتے مجنون تھے ادھر لیلے گھبراتی

آنسو دونون کے ہوئے جاری
پاک تھی دونون کی یاری

بند ۱۱

لیلے مجنون کی یاد کرتی　　آہ کے نالے وہ بھرتی
مجنون لیلے پر مرتے　　اُسیکا دھیان وہ تھے دھرتے

دوہا

پھر تو ہوئی بیتابی ایسی رہا نہ ہوش حواس　　سارے گھر کے لوگ لیلا کے پھرنے تھے آس پاس

عشق کی چڑھی تھی بیماری
پاک تھی دونون کی یاری

بند ۱۲

حکیم اور طبیب کو بلوایا　　حال سب اُنکو ہی بتایا
لیلے کو سبکو دکھلایا　　دھیان مین کسیکے نہین آیا

دوہا

کوئی کہے دیوانی ہے اور کوئی کہے سودائی　　مرض کسینے نہین پایا کری سبنے ہے دوائی

فصد کی کردی طیاری

بند ۵ — پاک تھی دونون کی یاری

پکڑ کر سبھون نے بٹھلایا   لیلے کے نشتر جب لگایا
آہ کر مجنون چلایا   یاد دلبر کی دلپر لایا

دوہا

نشتر لگا لیلے کے ادھر مجنون گھبرائے   چونک اُٹھے اور ماری چیخ وہ رو کر چلائے

عشق کا لگا زخم کاری
بند ۵ — پاک تھی دونون کی یاری

سبھون نے لیا مجنون کو گھیر   کہین سب کیسا ہی اندھیر
لگی نا ذرا بھی اُسکو دیر   کوئی کہے جادو کوئی کہے پھیر

دوہا

بنا فصد کے مجنون کے ہی نکلی خون کی دھار   باپ ماں تعجب کرتے روتے تھے پُکار پُکار

کرین سب کھڑے گریہ وزاری
بند ۵ — پاک تھی دونون کی یاری

لیلے نے بھیجا پروانہ   جہان تھا مجنون مستانہ
لکھا سب کلام دوستانہ   میرا تیرا عشق ہی حقانہ

دوہا

قاصد پہونچا مجنون پاس ہی پروانہ دیا   سارا احوال پروانے کا جب مجنون پڑھ لیا

ہوئی اور زیادہ بیقراری

بند ۸	پاک تھی دونون کی یاری

مجنون پھر ہوئے بہت حقیر پھرے جنگل مین مع زنجیر
لیلے کی الفت مین اسیر لکھا تھا سو یہی تقدیر

دوہا

ایسا جنون نے زور کیا ہوئے مجنون آوارا
کوہ صحرا اور بیابان مین پھرتا مارا مارا

بند ۹	سوکھ گئی دینہہ ساری پاک تھی دونون کی یاری

عشق دونون کا ہوا بھرپور عالم مین ہوئے بہت مشہور
خدا کو تھا یہی منظور زبان پر سبکے ذکر مذکور

دوہا

ایسا عشق نہین ہوا کسی کا جیسا لیلے مجنون | ماتا دین اور آننت رام نے کہا چست مضمون

راہ یہ ہے سب سے نیاری
پاک تھی دونون کی یاری

خیال ادھر کہ جی فون مین لب نہ لگے

بند ۱	اے دلداری اے دلداری رنج نہ دے عیار رے چین نہین آتی جان ہی جاتی ذرا دید دکھلا رے

تیرا ہی دھیان ہے اُٹھ بیٹھ بیان اے جانان حیران | یاد ہے تیری ناکر و بیرخی دکھا جھلک دلجان

ناکر حیران ناکر حیران در تیری ہی شان — دیا حق تعالے رنگ ہی آلا شان الہی جان

چھپے

نہین ثانی تیری کہین دیکھا دلدار ہی — ترے عشق سے یہ دل ہر لحظہ سرشار ہی

نا دسے خار سے نا دسے خار سے سہے رنج ہزار سے
بند سہ — چین نہین آتی جان ہی جاتی ذرا دید دکھلا رے

نہین ہی طاقت نہین ہی طاقت کہین کیا دلکی حالت — کس سے کہیے کہان تک رہیے نہین ہین ہی راحت
کری اطاعت کری اطاعت نظر نکی عنایت — داغ ہی دیا ایسا کیا جدسے کری ہی جاہت

چھپے

کیا کہین ہزاران رنج سہا کرتے ہین — نہین آہ کرتے ہین دل سے کیا کرتے ہین

نبگئے عاری نبگئے عاری اس دل کے اندار سے
بند سہ — چین نہین آتی جان ہی جاتی ذرا دید دکھلا رے

دل کر دے شاد دل کر دے شاد رہتی ہی تیری یاد — ہر لحظہ قاتل کیا ہی حاصل دیدے دل کی داد
یا کر آزاد یا کر آزاد رنج ندے ایزاد — جگر ہی جاتا ناحق گھلتا کیسا ہی جلاد

چھپے

نہین ترس ادا دل تد تیرے آتا — اس خنجر سے ناحق جانان ہی جلاتا

نیا یاری نیا یاری ہی خنجر کی دھار سے
بند سہ — چین نہین آتی جان ہی جاتی ذرا دید دکھلا رے

رہتا ہی درد رہتا ہی درد آہین نکلین سرد — جگر یہ خاک ہی سینہ چاک ہی رنگت ہیگی زرد
کر دیا گرد کر دیا گرد جیتی تیری ہی نرد — سر دار سنگم کہتے یہی جیتے نکہ جلال سے کرد

چھپے

یہ تیج رائے کی نئی پُرانی چال ہے　کہا خیال یہ کیسا ادھر بھی ٹکسال ہے

کرطیاری کرطیاری گائے چھند ہیں نیارے
چین نہیں آتی جان ہے جاتی ذرا دید دکھلا رے

خیال معجزہ

بند ۱　مسجد اندر مسجد اندر پڑھیں نماز پیغمبر اصحابٗ اپنے سنگ لیکر

عثمان عمر عثمان عمر حسن حسین اور علی فاطمہ وہاں پر تھے سب پیغمبر
سب تھے حاضر سب تھے حاضر مچا شور غل ایسا وہاں پر گھبرائے آواز سنکر دیکھے ادھر اُدھر دیکھے ادھر ادھر

بند ۲　مسجد اندر مسجد اندر

فاختہ آئی فاختہ آئی کہے نبی جی عرض سنو میں فریاد تک تمسے لائی گری قدم پر گری قدم پر
پیچھے دوڑا پیچھے دوڑا آئی باز مجھے ستاوے حق کو رو رو وہاں پر چلائی گری قدم پر گری قدم پر

بند ۳　مسجد اندر مسجد اندر

پیچھے میرے بن پانی دانے کے ترستے پڑے ہوئے اپنے ڈیرے کرتا پھرے
مانگے گوشت یہ تین دن سے پھرتا ہے مجکو گھیرے ہے ہے یہی فکر ہے یہی فکر

بند ۴　مسجد اندر مسجد اندر

یہی فرمائے باز کو اپنے سامنے محمد رسول پھر تو بلوائے یہی بتلائے
گوشت میرا ہے باز فاختہ چھوڑ ہم تمکو سمجھاتے کہیں سمجھا کر کہیں سمجھا کر

بند ۵　مسجد اندر مسجد اندر

نہیں وہ مانے حسن حسین کہیں دونوں کا گوشت لے فاختہ کو دے اب تو جانے دیدے طعنے

بھت سمجھایا نہین وہ مانے کافر سنگر نے ایمانے وہ کرسے عذر وہ کرے عذر

بند ۷

مسجد اندر مسجد اندر

باز ہوا حیران ناپایا فاختہ کو بہت سنا دل مین وہ ہوا پشیمانی تھی رب کی شان
کہنے لگا ہم دونون فرشتہ نا فاختہ ناباز انسان قدرت قادر قدرت قادر

بند ۸

مسجد اندر مسجد اندر

شکر حضرت نے کیا ادا شکر یہ خدا کا کہین تیری کیا ہو قدرت نہین ہو طاقت
ناتا دین کہین کرے صفت کیا کوئی آنا چھوٹی ہمت قادر نادر قادر نادر

مسجد اندر مسجد اندر

خیال برکھا تصنیف ذاکر حسین

چوک ۱

پیا نہین کیا کرون سکھی جیا تڑپے چھائی کالی گھٹا

آیا اساڑھ اور برین پھوارے ٹھن ٹھن ٹھن گرجے سکھی
چمک دامنی ڈرا وے کیسے چین پڑے مہکارے ہوا برڈٹا

چوک ۲

پیا نہین کیا کرون سکھی جیا تڑپے چھائی کالی گھٹا

آئے ساون نہین من بھاون جھولا مین جھولون کیسے سکھی
پیا نہین گھر جیرا دھڑکے بیرن یہ مہکا مارے آرام گھٹا

چوک ۳

پیا نہین کیا کرون سکھی جیا تڑپے چھائی کالی گھٹا

بھادون مانس بھیا دن رین اور جمنا جی کرین شور سکھی
پی پی رٹے پپیہا مور شور للکارسے جیا جات پھٹا

چوک ۴

پیا نہین کیا کرون سکھی جیا تڑپے چھائی کالی گھٹا

جیسے لاگا کنوار مہینہ اور اندیشہ بڑھا سکھی

پیا نہ آئے برکھا بیتی اب جیا ہارے بربہا رے سا جنا چھوٹا

چوک ۶ | پیا نہین کیا کرون سکھی جیا ترپے چھائی کالی گھٹا

کاتک مین سب لنکی کرین اشنان بہت خوش ہوئے سکھی
پیا بدیسی گوری اکیلی نہ کچھ بھاوے ہمکا رے درجام بٹ گھٹا

چوک ۷ | پیا نہین کیا کرون سکھی جیا ترپے چھائی کالی گھٹا

اگہن آیا پیا نہ آئے سردی رت آئی سکھی
سوت رے ساتھ بیدردی ریجھے ہم گھڑی تاکت تارے سب جپنا

چوک ۸ | پیا نہین کیا کرون سکھی جیا ترپے چھائی کالی گھٹا

پوس ماس تن پھونس بھیو اور آگ برہ کی لاگی سکھی
بہا سجن سر دینی جاوے ترپ ترپ کٹی رتیاں جیا جاے مٹا

چوک ۹ | پیا نہین کیا کرون سکھی جیا ترپے چھائی کالی گھٹا

ماہ ماس بن پھولے روکھ اور بسنت کرین سب نار سکھی
نئی جوانی اگے جوبنوا دھرین نہ آپ یہ دھیر ارے من جات گھٹا

چوک ۱۰ | پیا نہین کیا کرون سکھی جیا ترپے چھائی کالی گھٹا

پھاگن مین سب پھاگ مچا دین ہولی گاوین لوگ سکھی
پیا بنا کچھ نہین موے بھاوے کون نگاو چوندرا رے جی سب سٹا

چوک ۱۱ | پیا نہین کیا کرون سکھی جیا ترپے چھائی کالی گھٹا

چیت ماس پپیہا بولے گرمی کی رت آئی سکھی
سیج اکیلی گوری ترپین کو ڈالا دے تیارے تن جات پھٹا

چوک ۱۲ | پیا نہین کیا کرون سکھی جیا ترپے چھائی کالی گھٹا

بیساکھ بیس سب یون ہی بیتی اب ہون نہ آئے چھیل سکھی

کون سکے سییان سے ہم اجائے سندلیا سگراری جی ہے ٹھٹا

چوک ۲ پیا نہین کیا کرون سکھی جیا ترٹپے چھائی کالی گھٹا

جیٹھ جوگ ستیان پر گیہا راج بھوگ سب تجا سکھی
اب بھی آلے سیام سندر کوئی لکھدے ہمکو پیارے سب ماجھوٹا

چوک ۳ پیا نہین کیا کرون سکھی جیا ترٹپے چھائی کالی گھٹا

لوند ماس سکے بلہاری گھر آسے آئے کنتہ سکھی
کہین ماتادین اُستاد میرے اس طرح سے بارہ ماسا کیا خوب کہتا

پیا نہین کیا کرون سکھی جیا ترٹپے چھائی کالی گھٹا

خیال دیارام گوجر کا راہ مین خان کے خیال کی

دیارام پہلوان بہادر بیگم کا زیور لوٹ چھاتی پہ اڑا

بادشاہ کی فوج سنگ اکیلا جھگڑا

چوک ۱

ایکدن کا ہے یہ حال سنو تم ذکر
گوجری بولی دیا سے طعنہ دیکر
سب گوجرین تو گوجر ہوا اتنا ونر
بیگم کا زیور لوٹ دلی کے اندر

بیٹھے تھے گوجری پاس دیارام گوجر
تیرے راج مین پہنا نہین جڑاؤ زیور
تیرے نام کا شہرہ پھیلا شہر شہر
جب سچا زیور مجھے پہنا وے تن پر

جب ہونگی خوشی مین دل سے اپنے بجتیر

جھپے

دیا گیا دل مین غصہ کہا سے ماتا سے کہا یہی ہے حق
گوجر نے دیا مجھے شرماے مانگتی سچا ہر زیور

دوہا

وہ تو جوان تھا بڑا بہادر کھولا جھٹ گھوڑا
خنجر تیر لو ڈھال او رہاتھ مین لگا گھوڑے پہ چڑھا گھوڑے چڑھا

چوک سلہ بادشاہ کی فوج سنگ لڑا اکیلا چھیڑا

یہ دیکھ حال جدو دیا کی ماں نہ چھپاتی — وہ لگی کوسنے آہ یہ کیسا کر چھپاتی
بادشاہ کا کڑا حکم تجھے سمجھاتی — اری دیا تیری اب مفت جان ہے جاتی
کیا جان سے پیاری گوجری تیری کہلاتی — زیور کی خاطر ناحق ہے لڑوا اتی
مت جا بٹیا بات نہیں تیری بجاتی — پھر آئی اسکی بہن خبر جو پاتی

اسنے بھی دیکھا حال وہ بھی گھبرائی

چھپے

بہن بھی اسکی روتے کھڑی دیا تیری آئی کیا بدگھڑی — چھینک سامنے کو ہوپڑی شگون ہوا نکارا

دوہا

بہن چھینکا کا بچار کیا دی گھوڑے کو ایڑی — لوٹا سنگ اس گھوڑے کا نکل پڑی سب گڑی جوان گر پڑا جوا گر پڑا

چوک سلہ بادشاہ کی فوج سنگ لڑا اکیلا چھیڑا

نا کسیکا کہنا مانا جوان سدھارا — اٹ پٹا البیلا گبھرو جوان تھا پیارا
جھٹ جوان نے لیا کھینچ خنجر دو دھارا — جا پہونچا بیگم کا جہان تھا لشکر سارا
جاتے کے ساتھی سب کو ہی للکارا — ایک ہاتھ سٹے کا جوان نے اوس پہ مارا
وہ چمکا رن میں جیسے ہو ستارا — پھر بگڑا جوان میدان کر کے کنارا

کہا آو سامنے ہووے وار انیارا

چھپے

کھچا کھینچ ہونے لگی یکبار چو طرفہ چلنے لگی تلوار — کوئی لیے تیغ کوئی کٹار دیا پر پڑتی تھی بوچھار

دوہا

گولا گولی پڑی چہو طرف ٹھٹھ انیچ رن مین | ایسا دلاور بہادر رہتا چھپو چھاتی مین کھڑا بھایا اکیلا

چوک ۵۴ | بادشاہ کی فوج سنگ لڑا اکیلا چھڑا

سب کہنے لگی بیگم کی فوج کے جوان | نا دیکھا سنا ہی نہین کوئی پہلوان
کوئی ہاتھ مین لیے تفنگ تیر کمان | کوئی کھڑا دو بیسے مار رہا تھا بان
جسپر بھی گھبڑ کے نہین اُڑے اوسان | کیا مچا ہوا تھا رن اندر گھمسان
نہین بگڑی جوان کی ذرا بھی صورت شان | اُسوقت دکھائی دیوے قدرت بھگوان

جب بیگم کھڑی دیکھے خیمہ درمیان

چھپے

بھیکتا بیٹا دیا جدھر ہوئی فوج ساری تتر بتر | بیگم رہی دل مین دہشت کھا کر عجب کیا دیا کا تماشا چھپا

دوہا

بیگم کہتی کہان سے آیا موذی دئی مار | میری فوج کو قتل کیا یہ ہیگا ہتیارا جوان مسلمان اکیلا دیکھا

چوک ۵۵ | بادشاہ کی فوج سنگ لڑا اکیلا چھڑا

پھر جوان گیا تھا تیہا دل مین کھائی | گھس پڑا فوج مین سنو اکیلا بھائی
جس جس پر شمشیر آسنے چلائی | کیا کتنون زخمی کتنی لاش گرائی
ایک ایک کی دو دو لاش نظر جب آئی | پھر بھاگ گئی سب فوج دیکھ تھرائی
بیگم کے منہہ پر سنو سیاہی چھائی | پھر دل مین اسنے بیگم ہی گھبرائی

جب دیارام کی بات ہوئی سوائی

چھپے

بیگم کی چھاتی پر چڑھ گیا دیا نے کری نہین کچھ حیا ۔ کہا میرا نام ہے گوجر دیا فوج سب زیور اسکا لیا

بادشاہ کی فوج سنگ لڑا اکیلا چھڑا

دوہا

رو رو بیگم کہنے لگی مت نوچو میرے کان ۔ آہستہ سے اتار بالا کہا میرا مان جو اٹھا اٹکر ان تنگ کرا

چوک ۔ بادشاہ کی فوج سنگ لڑا اکیلا چھڑا

بیگم کہتی مین دیا تجھے بلواؤن ۔ بادشاہ کے سامنے محل مین جد جاؤن
مارے کوڑون تجھے تیری کھال تن کی گراؤن ۔ ہاتھی کے پیر سے تیرے تئین بندھواؤن
بادشاہ کی روبکاری تیری کراؤن ۔ تیرا ماس مین تن کا چیلون کو کھلواؤن
جد سارا زیور تجھسے مین بھر پاؤن ۔ کرے یاد عمر بھر ایسی سزا پہونچاؤن

بادشاہ کی بیگم جبہی مین کہلاؤن

چھپے

دیارام گھر کو اپنے وے گوجری کو زیور سب وے پہنا سے ۔ جب بادین آسکی ہے سن پاوے بڑا کام بیٹا تو نے کیا

دوہا

سر سے کچہری بیٹھے بادشاہ حاضر ہوئے خاص عام ۔ حکم دیا گوجر کو پکڑ لاؤ پاؤ گے انعام جعفر ہے اٹھ کھڑا جعفر ہوا کھڑا

چوک ۔ بادشاہ کی فوج سنگ لڑا اکیلا چھڑا

پانچ پان کا بیڑا بادشاہ رکھواوے ۔ سب نوکر اور نامدار بلواوے
سید جعفر جب بیڑا ہی اٹھاوے ۔ پھر بادشاہ یہ زبان سے ہی فرماوے

اُس کو جو جعفر اُنکو کو جو زندہ لاوے / یہ شال دوشالہ خلعت انعام ہی پاوے
جب دیارام کو جعفر پکڑ لیجاوے / یک دل مین اپنے پھند بنا بناوے

جب وہ چلکر دیا کے پاس ہی آوے

چھپے

دیا پاس پہنچے جعفر آن دیا کو پایا بیٹھا مکان / خوشی ہوئی دونون دل کر دیا تم بھائی ہمکو خوب ملے

دوہا

دیارام سے کہتا جعفر سن میرے بھائی / یک کام ہی تجھسے میرا کہنا سمجھائی مجھے کھڑا مجھے گھیرا

چوک شہ بادشاہ کی فوج سنگ لڑا اکیلا جھگڑا

مین بیٹی اپنی کی شادی اب کروا تا / کوئی بھائی بند اب کام نہین ہوا تا
اب تجھسا بہادر نہین کوئی مجھے بھا تا / تم چلو اب بھائی تمھین یہی سمجھا تا
مین چھوٹا بھائی تیرا ہون کہلا تا / جب دیا کہتا ہے مالک سبکا دا تا
اُس جعفر کے تئین دیا وہین ٹھہرا تا / طرح طرح کا کھانا اُسکو ہے کھلا تا

اور رنڈی بلا کر ناچ اسے دکھلا تا + ۳

چھپے

منگائی دیا نے پھر شراب بڑا اچھا جعفر کو گلاب / بنائے تحفہ تحفہ کباب کھانا کیا تحفہ ہی کھلا

دوہا

چلے پیالے شراب کے ہوئے دیا نشے مین چور / کری دغا جعفر نے دیا کی مشکین کسی بھر پہ جکڑا

چوک نمبر ۵ — بادشاہ کی فوج سنگ لڑا اکیلا چھڑا

بادشاہ کے سامنے جعفر دیا کو لاتا۔ — جب شال دوشالہ خلعت انعام وہ پاتا
پھر بادشاہ زبان سے ہی فرماتا — گو خبر ڈوانکو کھو ہی کھلاتا
ایک مستا ہاتھی بادشاہ بُلواتا — ہاتھی کے پیر سے دیا کو ہی منہ بندھواتا
سڑکوں کے اوپر اُسکو ہی کھچواتا — ہاتھی کے پیر کی ٹھوکر ہی دلواتا
وہ سارا عالم دیکھنے اُسکو دھاتا

چھپے

دیا نے غصہ پھر ہی کھایا پکڑی سونڈ ہاتھی آیا — تان کر گھوسہ ہی جمایا۔ بادشاہ دیکھ کے گھبرایا

دوہا

بھاگ گیا وہ ہاتھی لوگ سب سے حیرت کھا کر — بادشاہ پھر فرمانے لگے یہ ہی زور آور ہاتھی سے گھبرا ہاتھی پھر

چوک نمبر ۶ — بادشاہ کی فوج سنگ لڑا اکیلا چھڑا

بادشاہ نے غصہ دل میں کھایا — اور دیا رام کو سامنے ہی بُلوایا
وہ ہاتھ باندھ حضرت کے سامنے آیا — پھر بادشاہ نے زبان سے یہ فرمایا
دیا حکم بادشاہ شیر ببر منگوایا — اُس دیا شیر سے شیر ببر لڑوایا
جب شیر ببر نے پنجہ ہی اُٹھایا — وہ شیر دیا کے اوپر جھپٹ چڑھ آیا
وہ دیا شیر تھا شیر سے شش سوایا

چھپے

دیا نے لیا شیر کو گھیر گرا دیا شیر سوا — گھبرایا دل اندر وہ شیر پنجہ سے پنجہ دیا پھیر

دوہا

بکرا شیر کو خوب روز کر پنجہ دیا مروڑ | آسنے اٹھا کے دیا پھر ٹکڑی ہاتھ توڑ زمین میں گڑا زمین میں گرا

چوک ۱۱ بادشاہ کی فوج سنگ لڑا اکیلا چھڑا

وہ شیر ہر گیا دیا سے ہی جب ہار
وہاں تماشا دیکھنے ٹھٹھ لگا سبھی سنسار
واہ واہ کہنے لگے سبھی ہر بار
بادشاہ کے تئین بیگم لیا پکار

پھر بادشاہ کو حیرت آئی کیبار
حاضر تھے وہاں فوج کے سب سردار
بیگم کا حکم ہوا دیا پر پیار
زیور لینے سے ہی دیا سے اب انکار

ای بادشاہ مت دیا کو تو اب مار

چھپے

بیگم نے دیا کو چھڑوایا معاف سب قصور کروائی | مال سب میں نے بھرپایا دیا سائیں کی سپاہی

دوہا

بادشاہ تو اتنا سنکر بیٹھے سر دربار | شال دوشالہ انعام دیا اور سپر تلوار سونے کا کڑا سونے کا

چوک ۱۲ بادشاہ کی فوج سنگ لڑا اکیلا چھڑا

بادشاہ کو جب دیا آداب بجاتے
سب دوستوں کو سلام ہیں سناتے
سید جعفر ہمکو سچے چھپاتے
ہاتھوں میں سونے کے کڑے بادشاہ ڈلواتے

رخصت ہوکر بادشاہ سے گھر کو آتے
کہے مالک وہی خدا اسکو بچاتے
ہوئی مالک کی دیا دوشالہ پاتے
ململ کے ہاتھ سب دشمن میر کے بچاتے

دشمن میرے سب دل میں ہیں جلجاتے

چھپے

یہی اب کہکے دیارام چلے اتنے مین سید جعفر ملے — جھپٹ کے لگے دیا کے گلے بھیا تم قسمت کے زورآور

دوہا

قصور میرا معاف کیجیے کہا سنو دیارام — چلو اس رنڈی کے گھر سے کچھ دیر کیرو ارام جعفر بولے پکڑ کر ہاتھ جھپٹ

چوک ۳۱۵ — بادشاہ کی فوج سنگ لڑا اکیلا چھڑا

وہ دیارام تو دل مین کچھ بھی سوچا — جعفر کے وہ مکان پر جھپٹ پہونچا
اور باندھے سپر تلوار ڈھال وہ نیچا — وہ گبھرو تھا جوان تھا عمر مین بچا
سید جعفر سامان کھانے کا رچا — اور دھوم دھڑکا خوب وہان تھا مچا
نہین کسی بات سے دیارام تھا کچا — اور اپنی بات کا وہ تھا پورا سچا

سب سنیے دیا کے پاس باندھے مور چا

چھپے

جعفر جھپٹ کھانا لیکر ایا اور دیا ہی کو کھلوایا — زہر پھر شراب مین ملایا دیا کو دھوکھے مین پلایا

دوہا

چڑھا نشہ جب دیارام کو معلوم ہوا کھٹکا — ایک لڑتی تلوار ہاتھ مین کتنون کو جھٹکا جوان گرکے شیر لپٹا

چوک ۳۱۶ — بادہ شاہ کی فوج سنگ لڑا اکیلا جیتا

سید جعفر بھاگ گیا حال یہ دیکھکر — گرگیا دیارام زمین پر چکر کھاکر
ہوگیا بہت بیہوش کہون سمجھا کر — پھر وہین پہونچا سید جعفر آکر

جعفر نے کلیجے مارا خنجر ہنکر — ہو گیا ہتیارا جعفر کافر منکر
دو چار لاشین مرتے دم تک گرا کر — مر گیا دیا رام صفت جان کو دیکر
سب کرنے لگے افسوس حال یہ سنکر

چھپے

ہوا پھر جعفر وہ بدنام ہوا جعفر کا کافر نام — ماتا دین خیال کیا تمام اننت رام ہین گاتے

دوہا

بال گوبند اور تھیا لال کے سنگ مین ہین ہنمنت — ٹھیکیدار گوکل کے ہین جوڑی دار امرت خیالون کا جھگڑا
بادشاہ کی فوج سنگ لڑا کربلا جھنڈا

خیال نقطہ اوپر

چوک سلہ — ظلم اتنا مت کر ظالم کہان تلک اٹھاؤن صدمے و درد الم ہر دم
کہان طاقت دل کو دلدار کمزور ہوا اس طرح کرون کس طرح اسکا اظہار
روتا ہون ہر دم زار و زار شکر خدا کا ادا کرون وہ مالک واقف کار

دوہا

کہان تلک دلدار تمہارا دل کو ہوا انتظار — نشہ عشق کا ہوا اس دل کو اوترنا دشوار
چوک سلہ — الم ہوا اس دل کو ہمدم کہان تلک اٹھاؤن صدمے و درد الم ہر دم
تصدق سر کو کرتا ہون دونون وقت ہر لحظہ ساعت نام سمرتا ہون
ذرا نا موت کو ڈرتا ہون تا خوف خدا نا ترس تمکو ہر دم مرتا ہون

دوہا

ہوا عشق کا زخم دل اندر کس طور ہو آرام　　درست ہو تا زخموں کا ہو رہا مشکل گلفام

چوک　　در دکس طرح رہو دلکا کم کہان تلک اُٹھاؤن صدمے درد الم ہر دم

نہ ہو ہمدم اتنا مغرور　　شہرہ حسن کا ملک ملک اور شہر شہر مشہور
غصہ تو کرو سارا دور　　گنہگار اور خطاوار ہون معاف کرو قصور

دوہا

نگہ کا مارا مرتا ہون اب کرو دیدار جسم　　قہر ستم اتنا کرنا دلدار کہان لازم

چوک　　مہر کرو دل خوش خرم کہان تلک　اُٹھاؤن صدمے درد الم ہر دم

خدا کا ہوا فضل و کرم　　ملا وہ آکر گلرو ہمکو دور ہوا سارا غم
ہوا مشتاق اُسکا عالم　　سردار سنگھ اور منولال ہوا اُس گل کا خادم

دوہا

گانا ہو تو گاؤ شاعر سید نگل آکر　　سخت کلام نا کہا مت ہو آزردہ خاطر

سنو تم خیال نثر و نظم کہان تلک اُٹھاؤن صدمے درد الم ہر دم

خیال دوسرا نقطہ زیر

چوک　　یاد دلبر کی آوے جسدم مجکو ہو بیکلی گھڑی گھڑی پل پل در ہر دم

رہی اس دلپر یہی لکیر　　اس مجھے ہر دم دلبر کی کیسے برسے اب دھیر
گھلا میرا سارا سریر　　پاس آویگا کا ہے کو وہ ایسا ہو سنگلے پیر

خیال تیسرا چار بولی کا

چوک ١

ملے نہیں مرے ساجن جی ڈھونڈھ پھری میں سب پچھم اور اُتر دکھن جی

نا کھوج ملے نا کچھ سوجھے جیو جات سو ران بن اسرا
قربان شدم اے جان منم از تو گفتم کن جسم ورا

اے ماہ جبین و ال النقش ملین تم ہو ترینی کیوں نہ پھیرا
چھائی دکھیان کرتا ہمیان کب یہ ملیان مو ابا

نا چین پڑے بن دیکھے پیا اب جاتا جوبن جی
ڈھونڈھ پھری میں پورب پچھم اُتر دکھن جی

چوک ٢

کہان عشق کو جاؤن کیسے میں نا ذن بھلاؤن بن پیا
رنجیدہ شدم از زردہ دلم بر جگر منم بس داغ دیا

مشتاق تیرا اشتیاق نگر نفاق کنا دکھیا تیرا کیا
کس گئی کا نسی کرجوا مین بجائی سی ال گئے پھٹا جاتا ہیا

نکلے نہیں نہیں اور کے جاتی ڈھونڈھن بن بن جی
ڈھونڈھ پھری میں پورب پچھم اُتر دکھن جی +

چوک ٣

پیت کر نئی نزیت بھی سب بیت چلی میری جوانی
نا دید گردید نا گفت و شنید منقطع امید ہوئی زندگانی

حسن کھلا یہ مفت چلا کس طرح سے میری زندگانی
چھاٹ چھپیان بتیت رتیان بجا دو نہ بات کوئی سونا

الکھ جگاؤن بھسم رماؤن سنگے جوگن جی
ڈھونڈھ پھری میں پورب پچھم اُتر دکھن جی

چوک ٤

ملجاسے پیا جی جا جیا خوش ہو وہیا سیرے دانا
نثار کنم بران زر و درم گردید خورم سر دار بھانا

چوموں قدم آو صنم نکلے یہ غم من چھپتا تا
اُگے جو بنوان نہیں با البن اکیسی ہی تو بدھاتا

بال گوبند لین امرت سلے مجھے واروں تن من جی
ڈھونڈھ پھری میں پورب پچھم اُتر دکھن جی +

خیال راو دیگر سات بولی کا

بات کیا محفل میں مردود اب تجکو ذرا کہا تو شرم

چھپے

ایسے کاہے سنگ ڈالا کون بیر ہے نکالا برہمن کا منھ کالا
کیسے جی سمجھاؤن برہمن کو پاؤن پکڑ توچون جھوٹے

چوک ۱
ایسے کرم مرے کھوٹے
سیج پھولون کی جد مین سجواؤن پکڑ پلنگ پر لاؤن
چھاتی سے اسکو اپنی لپٹاؤن اپنا منھ چھپاؤن
پاؤن پر ناوان کو سمجھاؤن جھٹ مین آپی جاؤن

چھپے

کبھی کلی ہی کھلاوے مور کھ کو سمجھاوے
خیال نہیں اسکے آوے سنو انکی گت ایسی ہی کھیت ملکونکے سچے بیٹھے

چوک ۲
ایسے کرم میرے کھوٹے
کیسی کری ہی تونے بدھاتا ایسے سے جوڑا ناتا
ایسے سوچ مین یہ دل گھبراتا مل نہ مجھے ایسی پیا بہتا
آن پانی کچھ نہیں بھاتا بالا کلیجا مُرجھاتا

چھپے

ایسے دکھ وسیے بھاری برہا کی مرتی ماری +
ایسے سجن سے مین ہاری ایسا دکھ مین ہون کچھ بھی کہون گلا جیکو گھونٹے

چوک ۳
ایسے کرم مرے کھوٹے
کے کیونکر زندگی بھگوان پیا میرے اگیان
تکیہ کی قدر میری نہ کچھ پہچان مین ایسے نادان

نکلے سکھی کیونکر یہ دل کا ارمان دوں کسے جوبن ان

چھپ

ماتادین ہنگلے گیانی برھسکے ہو زندگانی
امرت کہتے سیلانی جواب تجھے ہو دیا پٹھا تیرا جیا ہو نام کے کھاتو نکلے

ایسے کرم میرے کھوٹے

خیال

امیری کیا سرداری ہو
فقیروں سے بھی بھاری ہو

چوک سلہ

خاک جو بدن پر اپنے ملی گویا ہو لباس یہ صندلی
دوست وہ بنے خدا کے دلی درگاہ کے وہی مجاور ولی

عبادت خدا کو پیاری ہو انہی سے محبت ساری ہو

امیری کیا سرداری ہو

چوک سلہ

ملکوں میں انکی ہو جاگیر زبان پر انکے یہ تاثیر
امیر سے چاہیں کریں فقیر چلی نا کسی کی کچھ تدبیر

حکومت پر بھاری ہو ہفت اقلیم پر جاری ہو

امیری کیا سرداری ہو

چوک سلہ

ہر ایک جا پر بادشاہت ہو خدا کی انپر عنایت ہو
رحم انکو نہایت ہو ہر ایک کو انکی چاہت ہو

خلق کرتی تابعداری ہو عجب اسکی کردگاری ہو

امیری کیا سرداری ہو

چوک ۵۲

گلے پڑی سیلی مالا ہے   مرصع زیور سے اعلیٰ ہے
کمل جو ہے دو شالا ہے   وہ بھی زربفت سے بالا ہے

اصل کیا گوشہ کناری ہے	مال کیا ساہو کاری ہے

چوک ۵۳
امیری کیا سرداری ہے
شاہی سے بڑھکر گدائی ہے   کٹوری خدمت مین خدائی ہے
گدائی خدا کو بھائی ہے   گدا سے شاہی بنائی ہے

فقیرون کی راہ نیاری ہے	انھین تو من مختاری ہے

چوک ۵۴
امیری کیا سرداری ہے
فقیر تو مولا والے ہین   خدا آنکے رکھوالے ہین
پیے کوثر کے پیالے ہین   وحدت کی مے مین متوالے ہین

وحدت کی چڑھی خماری ہے	انھین کیا دنیاداری ہے

چوک ۵۵
امیری کیا سرداری ہے
بھوکے رہے اگر تو کیا پرواہ   حلوا ملا تر تو کیا پرواہ
فرش تر عطر تو کیا پرواہ   خاک پر بستر تو کیا پرواہ

چھٹی نہین انھین بھاری ہے	فقط انکو خاکساری ہے

چوک ۵۶
امیری کیا سرداری ہے
کلام حقانہ درویشون کا   ہے دل مستانہ درویشون کا
وطن ویرانہ درویشون کا   بانا شاہانہ درویشون کا

وہین کیا گلکاری ہے	کسی سے نہین سروکاری ہے

چوک ۵۷
امیری کیا سرداری ہے
نہین وہ طالب ہین زر کے   گدا وہ خدا کے ہین گھر کے

دل کا دلدار تو ہیگا یہ بین کرتا پیار تجکو ہمدم

خیال حضرت عباس کے غم کا

عباس کا غم عباس کا غم بیان کرین کیا ہم
لب فرات پر پانی لینے گئے ہین حضرت جسدم
چوک ۱

اب سنو ذکر اب سنو ذکر سبھی مومنون ملکر
سکینہ پیاسی ہو گئین تھی زیادہ تر
یہی کہکر یہی کہکر بولین چچا سے آکر
تھوڑا پانی پلواؤ کہین سے لاکر

نکلے ہمدم نکلے ہمدم بیان کرین کیا ہم
لب فرات پر پانی لینے گئے ہین حضرت جسدم
چوک ۲

اتنا سنکر اتنا سنکر مشک کو کاندھے دھر
وہ آپ تنہا جھٹ ہو گئے نہر کے اوپر
بیخوف و خطر بیخوف و خطر دل کے تھے دلاور
آپ نے پانی جھٹ لیا مشک مین بھر

چلے قدم چلے قدم بیان کرین کیا ہم
لب فرات پر پانی لینے گئے تھے حضرت جسدم
چوک ۳

جم رہا لشکر جم رہا لشکر شمر لعین کا وہان پر
دیکھا حضرت کو جب شمر نے بھر کر نظر
لیجو اسکو لیجو اسکو جاتا ہے نلوہ
مار دو اسکو یا تیر کوئی یا خنجر

کہا دیکے قسم کہا دیکے قسم بیان کرین کیا ہم
لب فرات پر پانی لینے گئے تھے حضرت جسدم
چوک ۴

جھٹ دیا مار جھٹ دیا مار تیر سے یکبار
مشک کے اوپر بہا پانی بمثل فوار
ایسا کفار ایسا کفار مارا گرز خونخوار
عباس کے سینے جب نکلی خون کی دھار

ہوا ایسا ستم ہوا ایسا ستم بیان کرین کیا ہم
لب فرات پر پانی لینے گئے تھے حضرت جسدم
چوک ۵

خیال

چوک سلہ پہلے تم بولو بسم اللہ نام حضرت محمد صلے اللہ کو جھک کر سلام
پانچوں پنج تن کو لو پہچان علی حسین اور حسن فاطمہ ان سبکو اب مان
اور ہین ابوبکر عثمان حضرت عیسےٰ موسیٰ پیغمبر صدیق او سلمان

چوک ۲ سمجھو ہین بارہ[12] امام حضرت محمد صلے اللہ کو جھک کر سلام
گئے تھے حرا کو حضرت حاصل ہوئی تھی انکو باپر جنت کی سعادت
بخشائی سب اپنی امت بھولو نہین کوئی نام ہی کا کرو عبادت

چوک ۳ وہی ہے نام خیر الانام حضرت محمد صلے اللہ کو جھک کر سلام
توڑا ہو کافر کا کفران دکھلایا معجزہ حضرت نے کیا سبکو مسلمان
پھر تو سب لائے ہین ایمان پڑھین درود حضرت کے نام پر جو ہین قربان

چوک ۴ پڑھایا کلمہ کا کلام حضرت محمد صلے اللہ کو جھک کر سلام
صفت کیا کرون نہین زبان کیا طاقت ہے مجھے جو کوئی قلم ہے حیران
نانادین عاجز کا بیان وہی محمد ہے وہ مالک ہین دونون جہان
کہین بال دنیا پر نعت نام حضرت محمد صلے اللہ کو جھک کر سلام

خیال پوربی بولی

چوک ۱ پدپسا چھانڈ مو ہے گیلو ٹوک ٹوک اب ہوکر جیب ہے مشکل بھیلو
وہ بیٹھے ہین کبھون نہین پتیان ہوک اٹھی رہ رہ کے کرجوا پھاٹت ہے چھتیان
تفند یا مارت ہے تبیان مجھری ایس جٹ پٹات جیر ابقیت ہے رتیان

ختم

خیال

بند ۱

چلاوہ گھر سے بنا کے سج دھج نگاہ قاتل حسن مین اوّل
عمر ہی بالی بھولی سی صورت چلے اٹھکیلی سی چال چنچل

وہ نخرہ غمزہ دکھاکے ہردم لبھاوے دل کو مرا صنم ہی
یہ کیا ہی بیچ ہی عجب انکت نہو مقابل یہ جو ارم ہی

عجب ہی شوخی عجب کرشمہ بھری شرارت کیا کیا ستم ہی
یہ کیسا چہرہ ہی رنگین شفاف صفائی آئینہ جس سے کم ہی

بند ۲

یہ تیغ ابرو ہی یا کمان ہی یا کہکشان ہی یا ماہ زحل
عمر ہی بالی بھولی سی صورت چلے اٹھکیلی سی چال چنچل

دو زلف چہرے پر یون لٹک رہی ہی گویا دو طرفہ بیٹھی ہی ناگن
وہ لال لب ہی زبان ہی شیرین سخن ملائم ہی غنچہ دہن

ہین نین نرگس ہی مثل آہو اور ابرو ہی جیسے خنجر
یہ کنٹھ کو کلا سا کوکتے ہردم الف سی بنی دو نا جوبن

بند ۳

جدھر کو دیکھے نگہ پھرا کر ادھر کو لاکھون ہون اسیر گھائل
عمر ہی بالی بھولی سی صورت چلے اٹھکیلی سی چال چنچل

کسی کو گالی کسی کو جھڑکی بنا کے چھانولی کرے اشارا
کسی پر گالے خوشی وہ ہووے کسی سے کھینچے ایسا کنارا

کسی کے آگے گلے چمٹ جا کسی کو مارے وہ پھول نیارا
کسی کو مارے کسی پر تڑپے کسی کو رکھے دیدے سہارا

بند ۴

قدم قدم پر وہ سج کے چلتے ہی لاکھون عاشق کو دکھ دے دل مل
عمر ہی بالی بھولی سی صورت چلے اٹھکیلی سی چال چنچل

کہان تک کہ صفت مین اسکی زبان قلم کی ہوئی قلم ہی
یہ ناتادین کہین مہا کا کا سنو شاعرو بڑا دھرم ہی

یہ سینہ دلدار حنائی پنجہ کلائی اسکی عجب نرم ہی
برہمہ چھوڑ کر گاتے اور کو سمجھو دل مین کیسی شرم ہی

یہ بھیا لال کہین انت رام جی یہ بال گوبند کے ہین سنگ مین کل کل
عمر ہی بالی بھولی سی صورت چلے اٹھکیلی سی چال چنچل